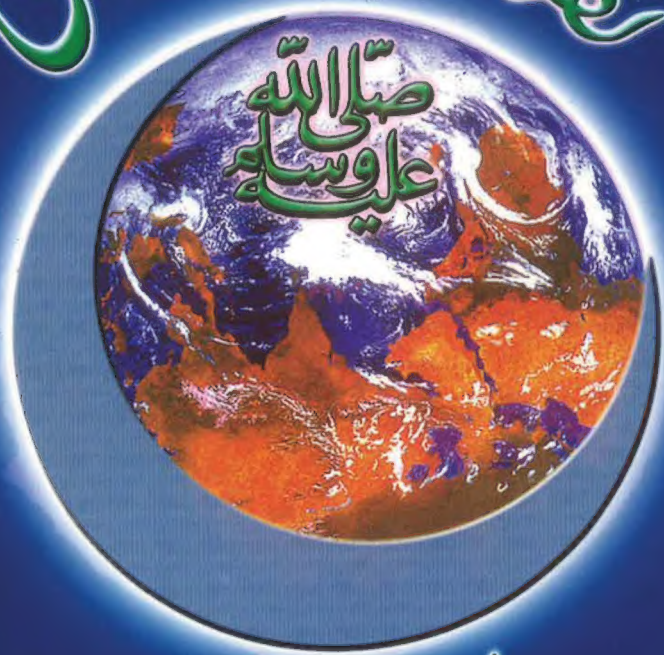


پندرہویں صدی عہدِ نبوی



علی محمد خان

تقویم عہد نبوی ﷺ

علی محمد خان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

کتاب	تقویم عہد نبوی ﷺ
مولف	علی محمد خاں
ناشر	ڈاکٹر نور محمد یوسف زئی
نظر ثانی	پروفیسر ڈاکٹر ثار احمد
طالع	
طبع اول	جنوری 2007ء
قیمت	250/= روپے

پتہ: پاکستان

ڈاکٹر نور محمد یوسف زئی (ایف۔ آر۔ سی سائیک)

E-66/1، بلاک۔ 7، بکشن اقبال، کراچی۔

فون: 021-4962589

پتہ: انگلستان

Dr. N. M. Yousufzal

FRC Psych

203 Walsall Road

Four Oaks

Sutton Coldfield

West Midlands B74 4QA

U.K.

Tel: 004401213530656

E-mail: nooryousufzal@hotmail.com

## فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان / مضمون	نمبر شمار
۹	عرض ناشر ڈاکٹر نور محمد یوسف زئی	(۱)
۱۰	عرض مؤلف علی محمد خان	(۲)
۱۸	مقدمہ پروفیسر ڈاکٹر شارا محمد	(۳)
۳۵	حصہ اول..... تقویم قبل ہجرت	(۴)
۳۶	قری تقویم ۵ قبل ہجری اور اس کے متوازی تقاویم	(۵)
۴۷	" " ۵۶	(۶)
۴۸	(ولادت رسول مقبول ﷺ) " " ۵۵	(۷)
۴۹	" " ۵۴	(۸)
۴۰	" " ۵۳	(۹)
۴۱	" " ۵۲	(۱۰)
۴۲	" " ۵۱	(۱۱)
۴۳	" " ۵۰	(۱۲)
۴۴	" " ۴۹	(۱۳)
۴۵	" " ۴۸	(۱۴)
۴۶	" " ۴۷	(۱۵)
۴۷	" " ۴۶	(۱۶)
۴۸	" " ۴۵	(۱۷)
۴۹	" " ۴۴	(۱۸)
۵۰	" " ۴۳	(۱۹)
۵۱	" " ۴۲	(۲۰)
۵۲	" " ۴۱	(۲۱)
۵۳	" " ۴۰	(۲۲)

صفحہ نمبر	عنوان / مضمون	نمبر شمار
۵۳	قری تقویم ۳۹ قبل ہجری اور اس کے متوازی تقویم	(۲۳)
۵۵	" " ۳۸	(۲۴)
۵۶	" " ۳۷	(۲۵)
۵۷	" " ۳۶	(۲۶)
۵۸	" " ۳۵	(۲۷)
۵۹	" " ۳۴	(۲۸)
۶۰	" " ۳۳	(۲۹)
۶۱	" " ۳۲	(۳۰)
۶۲	" " ۳۱	(۳۱)
۶۳	" " ۳۰	(۳۲)
۶۴	" " ۲۹	(۳۳)
۶۵	" " ۲۸	(۳۴)
۶۶	" " ۲۷	(۳۵)
۶۷	" " ۲۶	(۳۶)
۶۸	" " ۲۵	(۳۷)
۶۹	" " ۲۴	(۳۸)
۷۰	" " ۲۳	(۳۹)
۷۱	" " ۲۲	(۴۰)
۷۲	" " ۲۱	(۴۱)
۷۳	" " ۲۰	(۴۲)
۷۴	" " ۱۹	(۴۳)
۷۵	" " ۱۸	(۴۴)
۷۶	" " ۱۷	(۴۵)

صفحہ نمبر	عنوان / مضمون	نمبر شمار
۷۷	قری تقویم ۱۶ قبل ہجری اور اس کے متوازی تقاویم	(۴۶)
۷۸	" " ۱۵	(۴۷)
۷۹	" " ۱۴	(۴۸)
۸۰	" " ۱۳	(۴۹)
۸۱	" " ۱۲	(۵۰)
۸۲	" " ۱۱	(۵۱)
۸۳	" " ۱۰	(۵۲)
۸۴	" " ۹	(۵۳)
۸۵	" " ۸	(۵۴)
۸۶	" " ۷	(۵۵)
۸۷	" " ۶	(۵۶)
۸۸	" " ۵	(۵۷)
۸۹	" " ۴	(۵۸)
۹۰	" " ۳	(۵۹)
۹۱	" " ۲	(۶۰)
۹۲	" " ۱	(۶۱)
	حصہ دوم ..... تقویم بعد ہجرت	(۶۲)
۹۳	قری تقویم ۱۶ ہجری اور اس کے متوازی تقاویم	(۶۳)
۹۴	" " ۲	(۶۴)
۹۵	" " ۳	(۶۵)
۹۶	" " ۴	(۶۶)
۹۷	" " ۵	(۶۷)
۹۸	" " ۶	(۶۸)

نمبر شمار	عنوان / مضمون	صفحہ نمبر
(۶۹)	قری تقویم ۷ ہجری اور اس کے متوازی تقویم	۹۹
(۷۰)	" " ۸	۱۰۰
(۷۱)	" " ۹	۱۰۱
(۷۲)	" " ۱۰	۱۰۲
(۷۳)	" " ۱۱	۱۰۳
(۷۵)	" " ۱۲	۱۰۴
(۷۶)	" " ۱۳	۱۰۵
(۷۷)	حصہ سوم ..... توضیحات	۱۰۶
(۷۸)	چند یادگار تاریخوں کا تقویمی تطابق	۱۰۷
۱۰۸	۱۔ ہجرت	
۱۰۸	۲۔ یوم عاشورہ	
۱۱۰	۳۔ غزوہ بنی نضیر	
۱۱۰	۴۔ معاہدات	
۱۱۱	۵۔ غزوہ بواط	
۱۱۱	۶۔ معرکہ بدر	
۱۱۱	۷۔ غزوہ بنو قریظہ	
۱۱۱	۸۔ غزوہ سبویہ	
۱۱۲	۹۔ غزوہ بنو لہیع	
۱۱۲	۱۰۔ قتل کسریٰ پرویز	
۱۱۲	۱۱۔ سریہ عبداللہ بن انس	
۱۱۲	۱۲۔ غزوہ خندق	
۱۱۳	۱۳۔ چاند گرہن ۵ ہجری	
۱۱۳	۱۴۔ غزوہ حدیبیہ	

صفحہ نمبر	عنوان / مضمون	نمبر شمار
۱۱۳	۱۵۔ رحلت رسول اللہ ﷺ	
۱۱۴	۱۶۔ سورج گرہن ۶۔ ۵	
۱۱۴	۱۷۔ حج زیارت حضرت ابوبکر صدیق	
۱۱۴	۱۸۔ حجتہ الوداع	
۱۱۴	۱۹۔ ولادت رسول مقبول ﷺ	
۱۱۵	۲۰۔ بیعت نبوی ﷺ	
۱۱۵	۲۱۔ معراج	
۱۱۶	۲۲۔ غزوہ مطلب کرزین جابر النہری	
۱۱۶	۲۳۔ نکاح حضرت فاطمہ	
۱۱۶	۲۴۔ غزوہ ذوالمر یا غزوہ بنو غطفان	
۱۱۶	۲۵۔ سریہ زید بن حارثہ	
۱۱۷	۲۶۔ محرکہ واحد	
۱۱۷	۲۷۔ غزوہ ہماہ الاسر	
۱۱۷	۲۸۔ غزوہ بدر الموعدا غزوہ بدر ثالث	
۱۱۷	۲۹۔ غزوہ ذات الرقاع	
۱۱۸	۳۰۔ غزوہ خیبر	
۱۱۸	۳۱۔ آنحضرت کے صاحبزادے ابراہیم کی تاریخ رحلت	
۱۱۸	۳۲۔ قتل ابوعتکب یہودی	
۱۱۸	۳۳۔ غزوہ تبوک	
۱۱۹	ہار گشت	(۷۹)
	قریٰ ششی کی خربنی اور کی ریجی تقاویم کا فرق	(۸۰)
۱۲۶ تا ۱۰۲	بحوالہ حیات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات ختم شد	



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

☆ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْهَلَّةِ ط لَقِلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ (البقرة ۱۸۹)

(لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جاننے کی کتنی بڑی صورتوں کے متعلق (سوال) پوچھتے ہیں کہ سب سے پہلے لوگوں کے لئے تاریخوں (وقت) کے تعین اور حج کی ملاشیں ہیں۔

☆ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ (التوبة ۳۶)  
(یہ تین شمارہ کیونوں کا (جو کہ کتاب الہی میں) اللہ کے نزدیک (معتبر ہیں) بارہ مہینے (قمری) ہیں۔ جس روز اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کئے تھے (اسی روز سے) اور ان میں سے چار خاص مہینے ادب کے ہیں نا (حرام ہیں)۔

☆ أَمَّا النَّسِيءُ فَإِذَا هِيَ الْكَفَرُ يُقْتَلُ بِهِ الدِّينُ كُفْرًا وَ يُحْلُوَنَهُ عَامًا وَ يُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُؤْخَذَ الْهَلَّةُ مَا حُرِّمَ اللَّهُ فَيَسْخَرُوا مَا حُرِّمَ اللَّهُ (التوبة ۳۷)  
یہ ایک تو کفر میں ایک مزید کارنامہ حرکت ہے جس سے یہ کافر لوگ گمراہی میں جتنا کئے جاتے ہیں کسی سال ایک مہینہ کو حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال اس کو حرام کر دیتے ہیں تاکہ اللہ کے حرام کئے ہوئے مہینوں کی تعداد پوری بھی کر دیں اور اللہ کا حرام کیا ہوا حلال بھی کر لیں۔

☆ هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسُ ضِيَاءً وَ الْقَمَرَ نُورًا وَ قَدَرَهُ مَنَازِلَ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ أَعْدَادَ السِّنِّ وَ الْحِسَابِ ط  
(یونس ۵) وہ اللہ ایسا ہے جس نے آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو بھی نورانی بنایا اور اس کی (چاند کے لئے) منزلیں مقرر ہیں کہیں تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر لیا کرو۔

☆ وَ الشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ط وَ الْقَمَرَ قَدَرَهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ تَعَادَ كَأَنَّ الْوَجُونَ الْقَدِيمَ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ط وَ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ  
(یسین ۳۸، ۳۹، ۴۰) اور ایک نشانی آفتاب ہے کہ وہ اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے۔ یہ اندازہ بانٹا ہوا ہے اس (خدا) کا جزو بدست علم والا ہے اور چاند کے لئے منزلیں مقرر ہیں یہاں تک کہ وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے سمجھو کی پرانی ٹہنی۔ نہ آفتاب کی چال کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن سے پہلے آ سکتی ہے اور دونوں ایک ایک دائرہ میں تیر رہے ہیں۔

۱۔ مقصود آیت میں اس حساب کا ابطال ہے جس سے احکام شرعیہ میں اختلاف پائی ہوئے تھے جیسا اہل جاہلیت کی عادت کا بیان کیا گیا کہ اللہ جتنا حکم شرعی کا مار حساب لگتی ہے اس لئے اس کی خلاف ورزی مل انکلا ہے کہ اس اگر ساری امت دوسری اصطلاح کو اپنا معمول بنالے جس سے قمری حساب ضائع ہو جائے تو سب گناہ گار ہونگے اور اگر وہ معمول سے دوسرے حساب کا استعمال بھی سہارے لیکن خلاف صحاح ضرور ہے اور حساب قمری کا برتا ہوا اس کے لفظ کا یہ ہو چکے اور لا بد اہل دامن سے (جو کہ وہ مشیر مولانا قاضی۔ بیان القرآن مطبوعہ ممبئی انڈیا سن ۱۳۵۳ھ)

(۱۳۵۳ھ ۱۱۳۳)

## عرضِ ناشر

خوشی اور غم امت کے طے جملہ جذبات کے ساتھ ابا مرحوم کی یہ پانچویں اور آخری کتاب حاضر خدمت ہے۔ خوشی اس بات کی کہ جو کام ابا مرحوم کی زندگی میں شرمندہ طاعت نہ ہو سکا تھا بہ توفیق الہی میری حقیر کوششوں سے منظر عام پر آ رہا ہے۔ غم امت اس بات کی ہے کہ بعض موانع کے سبب اس پیشکش میں بہت تاخیر ہو گئی۔ سترے و ام میں سروے آف پاکستان سے ریٹائر ہونے کے بعد ابا مرحوم کا بیشتر وقت تحقیق، تصنیف اور تالیف کے لئے وقف تھا۔ یہ میری خوش قسمتی تھی کہ ابا مرحوم کی زندگی کے آخری چند سال یہاں انگلستان میں میرے پاس گزرے اور مجھے تھوڑی بہت خدمت کا موقع ملا۔ اس دوران میرا نہ سالی کے باوجود ان کی انتھک محنت، پر خلوص علمی جستجو، صحیح بات تک پہنچنے کے لئے مسلسل کوشش اور دلجمعی کے ساتھ تصنیف و تالیف میں ان کے انہماک نے مجھے بہت متاثر کیا۔ ان کی زندگی کا علم و ضبط اور باقاعدگی بھی میرے لئے مشعلی راہ ہے۔ ابا مرحوم کا یہ تحقیقی کام جو ”توقیم عہد نبوی ﷺ“ پر مشتمل ہے ابا مرحوم کی تئناؤں کا حاصل اور زندگی بھر کے مطالعہ تحقیق، اور تقویٰ تحقیکی مہارت کا آثار ہے۔ ابا مرحوم کی اس اہم ترین تالیف کو علمی دنیا اور صاحبانِ نظر کے سامنے پیش کرتے ہوئے مجھے فخر محسوس ہو رہا ہے۔

یہاں یہ اعتراف بھی میری لئے باعثِ مسرت ہے کہ جناب پروفیسر زاہد محمود صاحب اور جناب پروفیسر ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی صاحب کی وساطت سے اگر مجھے پروفیسر ڈاکٹر ثار احمد صاحب (سابق ریجنل قلمیہ، فٹن و تجارت و صدر شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی) کا علمی تعاون حاصل نہ ہوتا تو شاید ابا مرحوم کی یہ آخری اہم کتاب منظر عام پر آنے میں مزید تاخیر کا شکار ہو جاتی۔ مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ ڈاکٹر ثار احمد صاحب نہ صرف یہ کہ عہد رسالت ﷺ سے خصوصی شغف اور دلچسپی رکھتے ہیں بلکہ اس حوالہ سے انہیں عالمانہ تجرید و تحقیق کا وسیع تجربہ ہے اور اردو انگریزی دونوں زبانوں میں پچھلے ۴۰/۳۵ سال سے مسلسل مضامین، کتابیں اور مقالات لکھ رہے ہیں۔ یہ امر میرے لئے مزید جذباتیت کا باعث ہے کہ ابا مرحوم کو بھی ڈاکٹر صاحب پر اعتماد تھا چنانچہ حیدر آباد سندھ پاکستان میں دورانِ سکونت ابا مرحوم کو ان سے شرفِ ملاقات حاصل رہا اور ایک زمانہ میں تقویٰ موضوعات پر آنجناب سے خط و کتابت بھی ہوتی رہی۔ اس لحاظ سے ابا مرحوم کے مسودہ کتاب پر صحیح و نظر ثانی کے لئے ڈاکٹر صاحب موصوف سے زیادہ کوئی اور شخصیت موزوں نہ ہو سکتی تھی۔ اس کرم فرمائی پر میں ڈاکٹر ثار احمد صاحب کا بدلہ سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میں یہاں پروفیسر ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے نہ صرف یہ کہ اس کتاب کے ابتدائی مسودہ کی زبان و بیان کے سلسلہ میں مفید مشوروں سے نوازا بلکہ آں جناب نے ہی بہ کمال مہربانی پروفیسر ڈاکٹر ثار احمد صاحب سے رجوع کرنے کا نہایت صاحبِ مشورہ عنایت فرمایا۔ یہ سخت ناسپاسی ہوگی اگر میں آخر میں اپنی عزیزہ مسز عمرانہ احمد صاحبہ کا شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے پاکستان میں میری عدم موجودگی کے باوجود کتاب کی طاعت و اشاعت کے جملہ انتظامات کی نگرانی کی اور انتہائی مصروفیات میں سے وقت نکالا تاکہ یہ کتاب دن کی روشنی دیکھ سکے۔

ڈاکٹر نور محمد یوسف زئی

انگلستان

## عرضِ مولف

قریٰ جبری تقویم مسلمانوں کی قومی اور مذہبی تقویم ہے۔ اس کا دار و مدار چاند کی گردش پر ہے۔ اس کی ابتداء اسی دن ہوگئی تھی جس دن سورج، چاند اور زمین کی پیدائش ہوئی تھی کہ ۲۹ یا ۳۰ دن کا مہینہ ۱۲ مہینوں کا سال۔ ارشاد خداوندی ہے کہ:

”اللہ کی ہی ذات وہ ہے جس نے سورج کو روشنی اور چاند کو نور بنایا ہے اور اس کے لئے منزلیں مقرر کی ہیں تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان سکو (سورہ یونس ۵) اور فرمایا گیا:

”اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے جو اللہ کی کتاب میں مقرر ہے (سورہ توبہ ۳۷)

سال کی ابتداء کہاں سے کی جائے اس کا فیصلہ ہر زمانے میں قومیں اپنے اپنے مزاج اور ذوق کے مطابق مختلف اہم واقعات سے کرتی ہیں مثلاً حضرت آدم علیہ السلام سے، حضرت نوح علیہ السلام سے، حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مکہ ماجیت سے، بنائے کعبہ سے واقعہ فیل سے، نقطہ اعتدال خریفی سے یا نقطہ اعتدال ربتی سے۔ وغیرہ وغیرہ۔

مسلمانوں نے اپنی مذہبی تقویم کا آغاز اپنے نبی دروسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے ایک اہم واقعہ ہجرت (یعنی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت) سے کیا۔ اصل واقعہ ہجرت تو ربیع الاول کے مہینہ میں ہوا تھا لیکن ربیع الاول اسلامی سال کا پہلا مہینہ نہیں چنانچہ ربیع الاول کی کسی تاریخ سے سال کی ابتداء کرنا مناسب نہ تھا۔ اس لئے واقعہ ہجرت سے دو ماہ قبل یکم محرم سے جو عرب میں ہمیشہ سے سال کا پہلا مہینہ شمار ہوتا رہا ہے، جبری سال کا آغاز کیا گیا۔ قریٰ جبری تقویم کا پہلا دن جمعہ ۱۶ جولائی ۶۲۲ء تھا۔ اس تقویم کے دستور العمل کا فیصلہ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں ۴۰ جمادی الثانی کے اے کو ہوا۔ اس تقویم کے آغاز سے ماضی کی طرف تاریخوں پر قبل جبری (باق ھ) لکھا جاتا ہے۔ اور مستقبل کی طرف (ھ) یہ گویا اس تقویم کا امتیازی نشان ہے۔ اس تقویم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مبینہ عیسوی مہینوں کی طرح ہمیشہ ایک ہی موسم میں نہیں آتے بلکہ ہر سال دس گیارہ دن پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ تین سال میں ایک مہینہ اور ہر ۳۳ یا ۳۴ سال میں ایک سال پیچھے ہٹ کر وہی موسم آ جاتا ہے جو ۳۳ یا ۳۴ سال پہلے تھا۔ قمری ۶۷ سال کے ۲۳۷۴۳ دن اور شمسی ۶۵ سال کے ۲۳۷۴۱ دن ہوتے ہیں۔ دونوں مدتوں کے ساتھ کچھ کھٹنے بھی ہیں۔ اس تقویم کے ایک سال میں ۳۵۴ دن سے کم اور ۳۵۵ دن سے زیادہ نہیں ہوتے لیکن اس امر کا کوئی معقول اور منہ انتظام نہ ہو سکا کہ ہم کسی وقت یہ معلوم کر سکیں کہ گزشتہ سال میں چاند کی فلاں تاریخ کو کیا دن تھا یا اگلے سال چاند کی فلاں تاریخ کس دن پڑے گی یا اس مہینہ کا چاند ہمارے ملک میں کس دن دکھلائی دینگا۔

کئی تقویم کا معاملہ کافی پیچیدہ ہے۔ اس زمانے میں نہ چھاپ خانہ تھا نہ ہی کیلنڈر نہ جنریلوں کا کوئی رواج تھا۔ عام طور پر دن تاریخ لکھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی۔ جس طرح ان کی سادہ زندگی کے اوقات گھڑی کے بغیر بھی بہ آسانی گزر جاتے تھے۔ اسی طرح یہ کونسا سال مہینہ تاریخ یا دن ہے کسی فکر کے بغیر گزر جاتے تھے۔ الا ماشاء اللہ کوئی قبیلہ یا کچھ خاص لوگ حج اور دوسرے تہواروں کے لئے سال اور مہینے یاد رکھ لیتے تھے اور

اس طرح تقویم کا تسلسل قائم اور معلوم رہا تقویم سے ان کے تعلق اور عام دلچسپی کا اندازہ اس سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ ہجرت سے قبل تقویم کا روزمرہ استعمال بالکل نہیں ملتا، البتہ حیرت کی بات ہے کہ ہجرت کے فوراً بعد اکثر دیگر واقعات کے ساتھ تاریخ کا حوالہ ضرور ملتا ہے۔

لیکن یہاں پر ایک دوسری الجھن پیش آتی ہے وہ یہ کہ بہت سے واقعات کی تاریخوں کا احادیث مبارکہ میں ہفتہ کا جودن بتایا گیا ہے وہ از روئے حساب صحیح ملتا ہے۔ اور بہت سے دوسرے واقعات کی تاریخوں میں ہفتہ کا جودن بتایا گیا ہے وہ از روئے حساب صحیح نہیں ملتا۔ کوئی واقعہ جو روایت کے مطابق موسم گرما کا ہے وہ حساب کے مطابق موسم سرما کا معلوم ہوتا ہے اور کوئی واقعہ جو روایت کے مطابق موسم سرما کا ہے وہ حساب کے مطابق گرما کا ثابت ہوتا ہے اور یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ یہ جملہ صراحتیں محض جعلی اور قدیم واعظین اسلام کی محض وقتی ذہانت کی پیداوار تھیں جن کے وہم گمان میں بھی نہ تھا کہ ان کی جانچ پڑتال بھی کسی طرح ممکن ہے اس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے کہ عہد رسالت میں کم از کم دو یا تین تقویمیں استعمال ہو رہی تھیں تینوں کی ترتیب مختلف تھی کسی پر بھی امتیازی نشان کچھ نہ تھا ایک تو یہی قمری، ہجری تقویم تھی جو آج بھی ہجری تقویم کے نام سے مستعمل ہے۔ اس زمانے کے لحاظ سے اس کو مدنی تقویم بھی کہہ سکتے ہیں۔

دوسری مکی قمری شمسی خریفی تقویم تھی جو مکہ میں عرصہ دراز سے استعمال ہوتی چلی آ رہی تھی۔ یہ اس لحاظ سے تو قمری تھی کہ اس کا بھی ہر مہینہ نئے چاند سے شروع ہوتا تھا اس کے مہینوں اور دنوں کے نام بھی یہی تھے جو مدنی تقویم کے تھے لیکن اس کی تقویم کو موسم کے تحت چلایا جاتا تھا جس طرح اہل ہند کی تقویم بکری، فصلی، بنگلہ وغیرہ میں ہر تیسرے کبھی دوسرے سال ایک مہینہ کا اضافہ کیا جاتا ہے جسے وہ لونڈ کا مہینہ کہتے ہیں یا جس طرح موجودہ عیسوی کیلنڈر ہے کہ جس کو موسم کے ہم راہ اور ہم قدم رکھنے کے لئے ہی ہر چھ سال فردری میں ایک دن کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اس تقویم کے سال کا آغاز نقطہ اعتدال خریفی سے ہوتا تھا اس طرح کہ ۲۲ مئی سے متصل نیا چاند ہمیشہ مکہ محرم کا مانا جاتا تھا اس لئے ہم نے اس کو دوسری تقویم سے تمیز کرنے کے لئے اس کے ساتھ لفظ ”خریفی“ لکھا ہے (مکی قمری شمسی خریفی)

ایک ایسی ہی تیسری تقویم کا راتم الحروف نے پتہ چلایا ہے جس کا سال نقطہ اعتدال ربیعی سے شروع ہوتا تھا اور جس کا نقطہ آغاز ۲۱ مارچ سے متصل نیا چاند مکہ محرم کا مانا جاتا تھا مکی قمری شمسی خریفی سے تمیز کرنے کیلئے میں نے اس کے ساتھ لفظ ”ربیعی“ لکھا ہے۔ (مکی قمری شمسی ربیعی)

اس مقصد کے لئے یعنی اپنی قمری تقویم کے حساب کو موسمی قدرتی شمسی تقویم کے حساب سے متعل رکھنے کے لئے عربوں کو ہر تیسرے کبھی دوسرے سال میں ایک مہینہ بڑھانا پڑتا تھا اور اس طرح ان کے مکی خریفی سال کا پہلا مہینہ محرم ہمیشہ ستمبر اکتوبر کے درمیان اور ربیعی سال کا پہلا مہینہ محرم ہمیشہ مارچ اپریل کے درمیان آیا کرتا تھا علاوہ ازیں جاہلیت کے زمانے میں ایک دستور یہ بھی تھا کہ خدا کے حرام کئے ہوئے اسن والے مہینوں میں جب چاہئے کسی حرام مہینہ کو حلال کر لیتے تھے اور اس کی جگہ بعد کے مہینہ کو حرام کر لیتے تھے۔

یہ دونوں عمل اسلام کے مزاج کے خلاف تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ۹ھ میں تقویم میں اس قسم کی رد و بدل کی ممانعت کر دی اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی تقویم کو سرے سے منسوخ کر دیا۔ تقویم تو منسوخ ہو گئی لیکن بعد میں تابعین کے زمانے میں جب احادیث مدون ہوئیں تو جن روایات کے ساتھ تاریخیں بھی تھیں وہ چونکہ مکی اور مدنی ہر دو قسم کی تقویوں پر مبنی تھیں اور ان کے ساتھ کوئی ایسا امتیازی نشان بھی نہ تھا

جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ کوئی تاریخ کس تقویم کے مطابق محفوظ کی گئی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ آپس میں خلط ملط ہو گئیں اور آج تک یہ غلبان چلا آ رہا ہے۔

بہر حال ششی سال کے مقابلے میں قمری سال کی کمی کو پورا کرنے کے لئے قمری سال میں اضافہ کیا جاتا تھا جس سال محسوس ہوتا کہ قمری سال نقطہ اعتدال خریفی سے چندہ میں دن پیچھے ہو گیا ہے اس قمری سال میں ایک ماہ کا اضافہ کر کے اس سال کو ۱۲ کے بجائے ۱۳ مہینے کا کر لیتے تھے اس زائد مہینہ کو وہ نسی (بمعنی لوند) کہتے تھے اس طرح مکہ کی کئی تقویم تو موسم کے ساتھ چلتی تھی اس طرح کہ حج ایک مرتبہ جس موسم میں آیا تھا ہمیشہ اس موسم میں آتا تھا۔ اور مدنی قمری تقویم کے ۱۲ مہینے اپنی ترتیب کے مطابق چلتے تھے جس طرح آج کل ہیں۔ چونکہ کی ۳۲ یا ۳۳ سال مدنی ۳۳ یا ۳۴ سال کے برابر ہوتے تھے چنانچہ اس دوران ایک مرتبہ تین سال کے لئے دونوں تقویموں کے ہم نام مہینے ہم زمانہ بھی ہو جاتے تھے (جس طرح ۵۵-۵۶ء قبل ہجری اور ۲۲-۲۳ قبل ہجری اور ۱۱-۱۲-۱۳ ہجری میں ہوئے ہیں)۔ بعد اُنسی کا ہر مہینہ کئی سال کو مدنی سال سے بقدر ایک ماہ پیچھے کر دیتا تھا جیسا کہ اس کتاب کے آئندہ صفحات پر غور کرنے سے معلوم ہوگا۔

اس ہیر پیر سے عربوں کا ایک خاص مقصد یہ تھا کہ زمانہ حج ہمیشہ ایسے موسم میں آیا کرے کہ اس وقت ہدایا اور زرعی و موسیقی پیداواروں کے اولین حاصل ٹھیک وقت پر مکہ پہنچ سکیں متولیوں کے لئے تھے تخفہ و آسانی کے لئے جاکیں اور زائرین مکہ کے لئے بھی خوراک کی کمی نہ ہو تجارتی فائدے بھی حاصل ہو جائیں۔ امام رازی نے اپنی فقیر کبیر صفحہ ۳۳۲-۳۳۵ میں سورہ توبہ کی آیات ۳۶، ۳۷ کی تفسیر کرتے ہوئے جو اقوال لکھے ہیں ان میں سب سے زیادہ قریب الفہم یہ ہیں۔

”لوگوں نے یہ بات جان لی کہ وہ اپنا حساب قمری سنہ پر مرتب کریں گے تو حج کبھی گرمی میں جا پڑے گا اور کبھی سردی میں اور حاجیوں کے لئے سرباغت مشقت تھے اور وہ ان سے کاروبار اور تجارت میں اس لئے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے کہ دوسرے شہروں کے لوگ ایسے ہی اوقات میں آ سکتے تھے جو ان کے لائق اور موافق ہوں اس لئے انہوں نے یہ سمجھ کر کہ معاملہ کی بنیاد قمری سنہ پر رکھی جائے تو یہ دنیوی مصالح کے خلاف ہو گا اس کو ترک کر دیا اور سال ششی کا اعتبار کرنے لگے چونکہ ششی سال قمری سال سے ایک معین مدت کے بقدر زائد ہوتا ہے اس بنا پر لوند کی ضرورت پڑی اور اس لوند کے باعث انہیں دو پائیں حاصل ہوئیں۔“

(۱) یہ کہ انہوں نے بعض سالوں کی اس بڑھوتری کو کھپانے کے لئے ۱۳ ماہ کا قرار دیا۔

(۲) یہ کہ حج بعض قمری مہینوں سے دوسرے مہینوں میں منتقل ہوتا رہتا۔

اس تفسیر سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ ان آیات کے نزول کے وقت تک یعنی ۹ھ تک اہل مکہ میں یہ طریقہ رائج رہا کہ حسب ضرورت سال میں ایک ماہ کا اضافہ کر کے اپنی قمری تقویم کو ششی حساب کے مطابق کر لیا کرتے تھے جس سال میں یہ اضافہ ہوتا وہ سال بجائے ۱۲ کے

۱۳ مہینہ کا شمار کیا جاتا جس کی ممانعت کا اعلان قرآن مجید نے ان الفاظ میں ضروری سمجھا۔

”بلاشبہ اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں مہینوں کی تعداد صرف ۱۲ ہے“ اور یہ کہ ”بلاشبہ کسی کا مہینہ کفر میں زیادتی کا موجب ہے اس سے کافر گمراہ ہوتے ہیں جو کسی سال اس کو حلال کر دیتے ہیں اور کسی سال حرام“ (توبہ ۳۷) جس سے صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی کا یہ طریقہ کفر و شرک میں زیادتی کا موجب تھا اس لئے کہ صریحاً بلکہ ڈھٹائی کے ساتھ حکم عدولی بھی جو کفر کے برابر ہے۔

مشہور مورخ المبرد نے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ”عربوں کا یہ طریقہ بعض ایسے حسابات فلکی پر مبنی تھا کہ جب ان کا قمری سال شمسی سال سے بقدر ایک ماہ چھوٹے ہونے کو آتا تو اس میں ایک ماہ کا اضافہ کر کے شمسی سال کے برابر بنا لیا جاتا“۔

”اور زمانہ جاہلیت میں عربوں کا طریقہ کار یہ تھا کہ وہ اس بات پر نظر رکھتے تھے کہ ان کے سال میں اور شمسی سال میں کیا فرق ہے؟ جو از روئے حساب دس دن ۲۱ گھڑی اور ۵۱۵ گھڑی کا ہوتا اور جب وہ فرق ایک ماہ کے بقدر ہو جاتا تو وہ اپنے سنہ میں ایک ماہ کا اضافہ کر دیتے لیکن یہ عمل اس مفروضہ پر کرتے تھے کہ فرق صرف دس دن اور ۲۰ گھڑی کا ہے اس کام کی انجام دہی قبیلہ کنانہ کے نساء جن کو قلماس کہا جاتا تھا کرتے تھے“۔

مکہ کے مسلمانوں کی جب ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو وہ اپنی تقویم بھی ساتھ لائے چنانچہ مدینہ میں کسی اور مدنی دونوں تقویمیں بیک وقت استعمال ہونے لگیں۔ جو لوگ مکی تقویم استعمال کر رہے تھے وہ کوئی واقعہ ضبط تحریر میں لاتے تو مکی تقویم کے مطابق تاریخ لکھتے اور جو لوگ مدنی تقویم استعمال کر رہے تھے وہ کوئی واقعہ ضبط تحریر میں لاتے تو مدنی تقویم کے مطابق تاریخ لکھتے۔ بعد میں یہ یادداشتیں جب اگلے لوگوں کو پہنچیں تو خلط ملط ہو گئیں اب اس بات کی کوئی تشریح نہیں ملتی کہ کوئی روایت کی تاریخ کس تقویم کے مطابق ہے بعد میں جس مورخ کو جس روایت کے ساتھ جو تاریخ لکھی ہوئی ملی وہ اس کو دیانت داری کے ساتھ جوں کا توں آگے بڑھا دیا گیا۔ ہاں پھر حجتہ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم خدا کی شمسی قمری تقویم کو منسوخ کر دیا لیکن جو تاریخ جہاں لکھی جا چکی تھی وہ وہیں لکھی رہی اور اسی طرح آگے چلتی رہی۔ چونکہ تقویم کے تینوں سلسلوں پر کوئی امتیازی نشان نہ تھا لہذا تینوں تقویموں کے مطابق محفوظ کی ہوئی تاریخیں آپس میں کچھ اس طرح خلط ملط ہو گئیں کہ بعد کے زمانوں میں ان کو الگ کرنا مشکل ہو گیا۔

لیکن یہ بات اتنی معمولی بھی نہیں کہ یوں ہی چھوڑ دی جائے اس لئے کہ ایک معترض بعض اوقات جب یہ دیکھتا ہے کہ نہ تاریخ کے ساتھ ہفتہ کا دن مطابقت کرتا ہے نہ مہینہ کے ساتھ موسم تو وہ حیران رہ جاتا ہے اور اصل روایت کی صحت میں بھی شک پیدا ہو جاتا ہے۔ دنیا میں ہر چیز پر تحقیق ہو رہی ہے ہم سے جو کچھ ہو سکے ہم کر دیں بعد میں ہو سکتا ہے کوئی اور اہل علم اپنی بہتر تحقیق سامنے لائے۔

اس سلسلہ میں یہاں مولوی اسحاق النبی علوی صاحب رام پور بھارت کے ایک گوشہ نشین عالم محقق، دانشور و مورخ، انتہائی قابل ذکر ہیں جنہوں نے اسلامی تاریخ میں غالباً پہلی مرتبہ اس طرف توجہ کی اور مکی تقویم کو با ز یافت کرنے کی بھرپور کوشش کی ویسے تو ان کے تقویمی نظریات معلوم

نمبر ۱۔ دیکھئے مقالہ مولوی اسحاق النبی علوی (سیرت نبوی توفیق کی روشنی میں)۔ نقوش رسول نمبر (۱۹۸۲ء) ج ۲ صفحہ ۸۵۔ ایضاً

نمبر ۳۔ ایضاً صفحہ ۸۵، ۸۶ بحوالہ آثار الباقیہ

کرنے کے لئے ان کا پورا مقالہ پڑھنے کی ضرورت ہے جو ۱۹۶۴ء میں پہلے ماہوار رسالہ برہانِ دہلی میں قسط وار چھپا تھا بعد میں طفیل صاحب کے نقوش لاہور کے رسول نمبر میں جلد دوم کا حصہ بنا زیر نظر کتاب کی بنیاد دراصل اسی مقالہ پر ہے یہاں اس مقالے کا جو تقریباً دو صفحات پر آیا ہے اختصار بھی مشکل ہے لیکن دو امور ایسے ہیں جن کا ذکر ضروری ہے ایک یہ کہ وہ یہ بات نہیں مانتے کہ خطبہ حجۃ الوداع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارک "إن الزمان قد استدار كهيته يوم خلق الله السموات والأرض" یعنی زمانہ کھوم پھر کر اپنی اسی ہیئت پر آ گیا ہے جس روز اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ ہر سال اور مدنی دونوں تقویمیں اپنا ۳۳ سالہ دور پورا کرتے ہوئے متوازی ہو گئی تھیں اس طرح کہ اللہ ہر سال کی تقویم کے مہینے محرم تا ذی الحجہ وہی تھے جو مدنی قمری جبری تقویم کے تھے اسلئے کہ ان کے حساب سے ۱۰ھ ہلے اللہ ہر سال ایسا ہونا ممکن نہیں تھا۔ ۱

اس سلسلہ میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ کئی تقویم بھی دراصل دو ثابت ہوتی ہیں۔ اگر کئی خریفی تقویم کے مطابق دیکھا جائے تو علوی صاحب کی بات صحیح ہے کہ کئی قمری شمسی خریفی اور قمری جبری تقویم ۱۰ھ میں متوازی نہیں ہوتی تھیں بلکہ چھ مہینے کے فرق سے چل رہی تھیں۔ لیکن اگر قمری جبری کے مقابلہ پر اس دریافت شدہ دوسری تقویم کو رکھا جائے جس کو میں نے اس کتاب میں کئی ریتی کہا ہے تو میرے حساب سے یکم محرم ۱۰ھ سے یہ دونوں (کئی ریتی اور قمری جبری) تقویم ایک ہو گئی تھیں ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۹۲، ۹۳، ۹۴

مشہور بات یہ کہ ۱۰ھ میں یہ دونوں تقویمیں ایک ہوئی تھیں ہو سکتا ہے کہ عملی طور پر ایسا ہی ہوا ہو۔ اگرچہ از روئے حساب ۱۰ھ میں ایسا ہونا چاہئے۔ بہر حال یہ دونوں تقویم (کئی ریتی اور قمری جبری) ۱۰ھ میں ایک ہوئی ہوں یا ۱۱ھ میں حجۃ الوداع قمری جبری کی مطابق ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ کو صحیح تاریخوں پر ادا ہوا تھا اس پر پوری امت کا اتفاق ہے۔

دوسرے یہ کہ علوی صاحب کی تحقیق کے مطابق قبل اسلام کے عربوں کے مقاصد اور دنیاوی ضروریات کے لحاظ سے انکی تقویم کا بنیادی اصول یہ تھا کہ ان کا سال ہمیشہ اعتدالِ خریفی سے شروع ہوتا تھا اس مقام یعنی نقطہ اعتدالِ خریفی کے لئے وہ ۲۲ ستمبر کی تاریخ طے کرتے ہیں یعنی اس عیسوی تاریخ سے متصل جو چاند دکھائی دیتا تھا وہ ہمیشہ یکم محرم کا ہوتا تھا۔ اگر گزشتہ محرم سے اس تاریخ تک ۱۲ مہینے گزرے ہیں تو وہ سال ۱۲ مہینے کا ہوا اور اگر ۱۳ مہینے گزرے ہیں تو وہ سال آپ سے آپ ۱۳ مہینے کا ہو گیا۔ اور یہ تیرہواں مہینہ کسی کا سمجھا جاتا تھا۔ تقریباً اسی طرح سے یہودیوں کی ایک تقویم کا سال بھی شروع ہوا کرتا تھا کئی خریفی تقویم کے سال کا پہلا مہینہ محرم اور یہودی سال کا پہلا مہینہ تشرین ہمیشہ ستمبر، اکتوبر کے درمیان آیا کرتے تھے۔ ۱۰ تشرین کو یہودی صوم عاشورہ رکھتے تھے اور اسی روز ۱۰ محرم کو (یا ایک دن کے فرق سے) مسلمان بھی صوم عاشورہ رکھتے تھے۔ (کئی خریفی قمری شمسی تقویم کے مطابق)

ان دونوں امور پر علوی صاحب نے اپنے مقالے میں بہت تفصیل سے بحث کی ہے بڑے معقول دلائل دیئے ہیں ابتدائی مورخین اسلام کی کتب اور احادیث مبارکہ کے بے شمار حوالے دیئے ہیں اور کہا ہے کہ ان احادیث پر مجموعی نظر ڈالنے سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ عہد رسالت

نمبر۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (علوی صاحب کا مقالہ) صفحہ ۱۲۳

میں کی خریفی تقویم کا ماہ محرم عہد رسالت میں اگر ہمیشہ نہیں تو اکثر و بیشتر یہودی ماہ تشری کے مطابق رہتا تھا جو بغیر اس صورت کے ممکن نہیں کہ ہم اصول کبیرہ کے تحت عربی تقویم (مکی خریفی) کی ابتداء ہمیشہ اعتدال خریفی سے کریں۔

اور مذکورہ بالا اصولی کے مطابق اسحاق الثبی صاحب نے ۱۱۰۰ھ سے ۱۱۰۰ھ تک کی تقویم ترتیب دی ہے۔ اس عرصہ میں ان کو چار مرتبہ نئی لگانے کی ضرورت پڑی اور اس طرح جو تقویم ہازیافت ہوئی اس کے مطابق واقعات عہد نبوی کی بہت سی ایسی تاریخیں جو بظاہر غلط نظر آ رہی تھیں صحیح معلوم ہونے لگیں مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے وقت مقام قبا میں داخلہ ۱۲ ربیع الاول کا واقعہ ہے اس تاریخ کا دن روایت میں پیر ہے لیکن از روئے حساب یہ بات غلط ہے مدنی ہجرت تقویم کے مطابق اس ۱۲ ربیع الاول کو یقیناً جمعہ کا دن تھا لیکن اسحاق الثبی صاحب کی دریافت شدہ مکی تقویم سے اس تاریخ کو ٹھیک وہی دن ملتا ہے جو روایت میں بیان ہوا ہے یعنی پیر۔ ۱۱۰۰ھ چونکہ مدنی (موجودہ ہجری) تقویم کے مطابق مذکورہ تاریخ کو پیر کا دن نہیں آتا ہے بلکہ اس زریعہ کی تقویم کے مطابق مذکورہ تاریخ کو روایت میں بیان کردہ پیر کا دن آ جاتا ہے جو کہ از روئے حساب صحیح ہے لہذا معلوم ہوا کہ یہ تاریخ مکی تقویم کے مطابق ریکارڈ کی گئی تھی۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۹۳

اتنی بات ہر شخص جانتا ہے یا سمجھ سکتا ہے کہ ایک دو یا چار چھ تاریخیں اس طرح صحیح ثابت ہو جائیں تو کہا جاسکتا ہے کہ یہ اتفاقی بات ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بیسیوں ایسی تاریخیں جو مدنی قمری ہجری تقویم کے مطابق تو غلط ثابت ہو رہی تھیں لیکن اس تو دریافت مکی تقویم کے مطابق صحیح ثابت ہو جاتی ہیں۔ یہ اتفاقی بات نہیں ہے میں نہیں خیال کرتا کہ کوئی ریاضی داں مکی تقویم سے دریافت شدہ تمام نتائج کو اتفاقاً کہہ سکتا ہے۔ غیر جانب داری کے ساتھ غور کیا جائے تو دل خود گواہی دیتا ہے کہ زمانہ جاہلیت کے عربوں کے پاس جو تقویم تھی وہ یا تو بالکل وہی تھی جو اس کتاب میں بتائی جا رہی ہے یا اس سے بالکل ملتی جلتی تھی۔ اور ہم نے واقعہ ہجرت کی ایک تاریخ دی ہے آئندہ صفحات میں اور بہت سی مثالیں دی جائیں گی۔

یہ تقادیم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ۹ یا ۱۰ ہجری تک پہلو بہ پہلو چلتی رہیں تک کہ کے بعد ۹ھ کی ابتداء میں جب پیغمبر اسلام نے اس تقویم کی ترویج کا اعلان فرمادیا تو کچھ عرصہ بعد مسلمانوں کا اپنا مذہبی سنبھالنے کی مدنی سہ بن گیا جو اب تک اس طرح ہجری سہ کے نام سے چلا آ رہا ہے۔ اسحاق الثبی صاحب کے نظریہ کا خلاصہ ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے۔

”ظہور اسلام کے وقت جزیرہ نمائے عرب میں کئی تقویمیں رائج تھیں جن میں ایک مکہ میں رائج تھی یہ تقویم قمری شمسی (Luni Solar) تھی اور ایک خاص نقطہ فصولی سے شرع ہو کر اسی نقطہ پر ختم ہوتی تھی اس تقویم میں وقتاً فوقتاً کبیرہ کے مہینے اضافہ ہوتے رہتے تھے اس کے مقابلے میں مدینہ میں ایک دوسری تقویم رائج تھی جو خاص قمری تھی مگر دونوں تقویوں کے مہینے ہم نام تھے مہاجرین مکہ جب مدینہ پہنچے

نمبر ۱۔ تفصیل کیلئے دیکھیے نقوش رسول نمبر جلد ۲ صفحہ ۱۰۶

نمبر ۲۔ ایضاً صفحہ ۱۱۲ تا صفحہ ۱۱۳

نمبر ۳۔ ایضاً صفحہ ۱۱۵



تو اپنے ساتھ کئی تقویم بھی لے گئے اس طرح ہجرت کے بعد مدینہ میں بیک وقت دو تقویمیں رائج ہو گئیں جس کے نتیجے میں بعض لوگوں نے مدنی تقویم کے بموجب یادداشتیں مرتب کیں بعض نے کئی کیلنڈر کے مطابق اس بناء پر ابتدائی مدنی سیرۃ یا ان کے روات کو جو تاریخیں مل سکیں وہ دونوں تقویموں پر مبنی تھیں۔ ان میں سے کئی تقویم اس وقت تاہید ہے جس کی وجہ سے واقعات سیرۃ کی مکمل توقیتی تشریح ممکن نہیں اگر کئی تقویم کی بازیافت کر لی جائے تو ہر قسم کی توقیتی الجھنیں ختم ہو جائیں گی۔“

بہر حال اپنے نظریہ کے تحت اسحاق النبی علوی صاحب نے اسے ہٹا دیا۔ ہکی تقویم کی بازیافت کی ہے۔ جبکہ راقم الحروف نے انکا تصحیح کرتے ہوئے ان کے طے کردہ اصولوں کے مطابق ماضی کو شامل کرتے ہوئے تقویم کو پورے عہد نبوی تک بڑھا دیا ہے تاکہ بوقت ضرورت عہد نبوی کی کسی بھی تاریخ کا دن اور اس کے متوازی تقویم کی تاریخ اور دن معلوم کرنے کے لئے کسی حساب کتاب کی ضرورت نہ پڑے۔ البتہ یہ نہیں لگایا جاسکتا کہ زیر نظر تقویم میں کبیسہ کا مہینہ میں نے یا علوی صاحب نے جہاں جہاں لگایا ہے اس زمانے کے عربوں نے بھی لازمی طور پر ٹھیک وہیں لگایا تھا یا نہیں۔ کیونکہ تاریخ کی کتابیں اس سلسلہ میں ہماری کچھ مدد نہیں کرتیں۔ ہمارے پاس تو اعتدال خریفی کی ایک متعین تاریخ ۲۲ ستمبر موجود ہے جو کئی سال کے آغاز اور کبیسہ کی تعیین میں حساب کے مطابق پوری مدد کرتی ہے۔ اس مقصد کے لئے یعنی سالوں کو کبیسہ قرار دینے کا کام ہمیشہ مخصوص ہاتھوں میں رہا عربوں میں ظہور اسلام تک یہ خاندان بنو کنانہ میں موروثی چلا آ رہا تھا جس عہد یدار کے سپرد یہ خدمت ہوتی تھی اسے قلمس یا ناسی کہا جاتا تھا یہی وہ نساۃ تھے جن کے ہاتھوں میں اہل مکہ کا پورا نظام تقویم تھا اور یہی قمری ایام کو شمسی ایام میں تبدیل کر کے ایام حج اور زیارت بیت اللہ کا زمانہ متعین کرتے تھے اور یقیناً ان کی کوشش غیر شعوری طور پر یہی ہوتی ہوگی کہ نقطہ اعتدال خریفی (۲۲ ستمبر) سے متصل سنے چاند کو یکم محرم کا مان کر نیا سال شروع کیا جائے ہم نے بھی ان کے اسی اصول کو پیش نظر رکھا ہے۔ علوی صاحب کی تحقیق ہے کہ کبھی کبھی اہل مکہ اپنے اس اصول کے خلاف بھی کر لیا کرتے تھے چنانچہ انہوں نے اپنی دس سالہ تقویم میں دومرتبہ اس اصول کے خلاف کیا ہے اور ہم نے اسے من و عن لے لیا ہے البتہ علوی صاحب کی تقویم سے ماضی کی طرف اسے اسے حقیقہ تک میں نے مذکورہ بالا اصول کی پابندی کی ہے یہ بات سب کو تسلیم ہے کہ قمری تاریخوں کے حساب میں ایک دن کا فرق کوئی معنی نہیں رکھتا کیونکہ ایک روزہ اختلاف اکثر پیشتر تاریخ کی کتابوں میں نظر آتا ہے جس کے مختلف اسباب ہو سکتے ہیں۔ کبھی یہ فرق اختلاف روایت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کبھی تقویمی اصولوں کے اختلافات کے باعث، اور کبھی واقعہ نگار کو بھول یا غلط فہمی ہو جاتی ہے۔

مختصر یہ کہ موجودہ زمانہ میں تقویم پر متعدد علماء و محققین نے کام کیا ہے بعض حضرات نے باقاعدہ تقویمی ترتیب دی ہیں لیکن ایک ایسی منفصل اور جامع تقویم کی ضرورت پھر بھی باقی تھی جس میں پورے عہد نبوی کی ہر روز کی توقیتی تفصیل درج ہو یعنی اس زمانہ کی مزید تقویم اور موجودہ عیسوی کیلنڈر کے مطابق سال مہینہ، تاریخ اور دن لکھے جا سکیں اور ایک دوسرے کے متوازی بھی ہوں۔

اس خاکسار نے اس سے پہلے ”مختصر دائی قمری تقویم“ کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی تھی۔ جو ۱۹۸۳ء میں چھپ چکی ہے اس میں تقویم سے متعلق وہ تمام ضروری معلومات دی گئی ہیں جو عام قارئین کے لئے دلچسپی کا باعث ہو سکتی ہیں۔ میرے نزدیک وہ عام قاری یا طالب علم کے لئے تقویم کی پہلی کتاب کہی جاسکتی ہے۔ اس کے بعد ایک اور بڑی کتاب ”دائمی قمری تقویم“ ترتیب دی جو ۲۰۰۳ء میں چھپی اور جو درحقیقت دائی قمری جبری مدنی تقویم ہے۔ گویا اسے تقویم کی دوسری کتاب بھی کہہ سکتے ہیں۔ اب آخر میں ”تقویم عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم“ کی ترتیب و تدوین کی سعادت راقم الحروف کو بہ فیضان الہی حاصل ہو رہی ہے۔

اس تقویم سے طریق استفادہ کے لئے آئندہ تقویمی صفحات میں ہر صفحہ پر کلینڈر میں وہی طرف پہلے کالم میں اوپر سے نیچے ۳۰ تک قمری مہینوں کی تاریخیں ہیں۔ جبکہ بالائی حصہ میں پہلی سطر میں قمری ہجری مہینے ہیں۔ بالترتیب محرم سے ذی الحجہ تک ۱۲ مہینے دوسری سطر میں ہکی (قمری شمسی خریفی) مہینے ہیں محرم سے ذی الحجہ تک ۱۲ مہینے تیسری سطر میں ہکی (قمری شمسی ربیعہ) مہینے ہیں محرم سے ذی الحجہ تک ۱۲ مہینے چوتھی سطر میں اور اس کے نیچے تمام خانوں میں عیسوی تاریخ مہینہ اور سنہ کا دن ہے جو کسی بھی کالم میں اوپر دیئے ہوئے مہینے میں اور وہی طرف دی ہوئی تاریخ میں ہے۔

مثلاً

۱۰ ربیع الاول ۵۵ قبل ہجرت کو پیر ۱۳ مئی ۵۶۹ء ہے صفحہ ۳۸

۱۳ ربیع الاول ۵۳ کی خریفی (قمری شمسی) قبل ہجرت کو پیر ۹ دسمبر ۵۶۹ء ہے صفحہ ۳۸

۱۰ ربیع الاول ۵۳ کی ربیعہ (قمری شمسی) قبل ہجرت کو پیر ۱۳ مئی ۵۶۹ء ہے صفحہ ۳۸

۱۰ رمضان ۵۳ کی خریفی (قمری شمسی) قبل ہجرت کو پیر ۱۳ مئی ۵۶۹ء ہے صفحہ ۳۸

یہ میری انتہائی خوش بختی ہے کہ مجھے عہد رسالت مآب صلی اللہ وسلم کے حوالہ سے حقیر کی خدمت کا موقع ملا۔ اس سلسلہ میں جناب پروفیسر محمد سلیم صاحب، ڈائریکٹر ریسرچ ادارہ تعلیمی تحقیق تنظیم اساتذہ پاکستان لاہور، بطور پرشکریہ کے مستحق ہیں جنکی تحریک اور فرمائش پر یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اللہ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔

مجھے امید ہے کہ صاحبانِ علم و تحقیق اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے دوسرے حضرات اس کتاب کو مفید اور کارآمد پائیں گے۔

علی محمد خاں

## مقدمہ

از جناب پروفیسر ڈاکٹر ثارا احمد صاحب (سابق ریٹائرڈ فنانس و تجارتی و صدر شعبہ اسلامی تاریخ جامعہ کراچی)

(۱)

بنیادی انسانی ضروریات میں یہ بات بھی داخل ہے کہ انتخاب، اختیار اور آزادہ کی آزادی کے ساتھ، ہر کام کے کرنے، فرائض کے انجام دینے اور ذمہ داری پوری کرنے کے لئے آدمی کے پاس ایک "وقت" "محکم" موجود ہو، ایک "مدت" اسے دی جائے، ایک "مہلت" اسے مہر ہو اور کچھ عرصہ "زمانہ" کی رعایت اسے حاصل ہو۔ (چنانچہ یہ مدت مہلت انسان کو اس دنیا میں بھیجے جاتے وقت اُس کے خالق و مالک اللہ کی طرف سے عطا کی گئی تھی) (نمبر ۱)۔ جب ہی یہ جانچا اور پرکھا جاسکتا ہے کہ جس کام کا اسے (بحیثیت انسان) مکلف بنایا گیا جو ذمہ داری اسے سونپی گئی، اور جو فریضہ اس کے سپرد کیا گیا، اس نے اسے کس طرح پورا کیا۔ وہ کامیاب رہا، یا ناکام؟ اس نے صلاحیتوں، وسائل کے استعمال میں، امور کی انجام دہی میں مستعدی دکھائی یا تساہلی اور غفلت برتی، "وقت" کا استعمال صحیح کیا یا غلط؟ مہلت و فرصت کو صحیح برتایا اس کو ضائع کیا؟ گویا انسان کو اس دنیا میں جو "عرصہ حیات ملا ہے" جو مقررہ مدت اسے حاصل ہے، جو وقت اور مہلت عمل میسر ہے، دراصل وہی اس دنیا کی "زندگی" ہے۔ اس زندگی کی قدر، اس زندگی کے بارے میں اُس کا رویہ، طرز عمل، اور سلوک جیسا بھی ہوگا، وہی درحقیقت اس کے "مستقبل" کی تیسرا سی "آئندہ زندگی" کے اچھے یا بُرے انجام کا تعین کرے گا۔ اس کی کامیابی یا ناکامی کا سبب بنے گا اور دنیا (میں مہلت عمل ختم ہونے کے بعد آخرت کے دارالجزا اور، دارالخلود) میں انسان کو صلاح و شرفان یا ہلاکت و خسران سے دوچار کرے گا۔ (نمبر ۲)۔ گویا اصل میزانِ حیات، وقت کی قدر اور اس کا صحیح استعمال ہے۔ (نمبر ۳)۔ یعنی نگہداشتِ زندگی میں کون بہتر سے بہتر عمل کی سوغات لیکر جائیگا اور سرخرو ٹھہرے گا۔ (نمبر ۴)۔ کہ موجودہ "مہلت" (زندگی) میں یہی جو رنگ و عمل ہونا چاہئے۔

(۲)

اس لئے انسان کو اپنی ذمہ دار حیثیت میں (بطور نائب و خلیفہ الہی) (نمبر ۵)۔ اس رُکڑ ارضی پر زندگی گزارنے کے لئے (جس کا مقصد متعین ہے) (نمبر ۶)۔ اور اپنی دنیا آپ پیدا کرنے کے لئے، نیز وقت کے صحیح استعمال کے لئے تین کام ضروری ہیں۔ اول یہ کہ آدمی کو خود "وقت" کی قدر و قیمت معلوم ہو اور زمانہ مدت اور سیرِ لحات کا احساس و ادراک ہو۔ دوم یہ کہ اسے علم ہو (ماضی کے) گزرے ہوئے واقعات و حادثات کا، اچھے برے انجام سے دوچار ہونے والی جائزہ شخصیات کا، نیز عروج و زوال کے مراحل سے گزرنے والی قوموں کا اور رسوم و رواج کا، یہ کہ نمونہ عمل ہو اس کے سامنے کارہائے نمایاں انجام دینے والے ان افراد و اقوام کا جو جریہ عالم پر اپنا نقش دوام ثبت کر گئے یا جو اپنے کر توں کے سبب نشانِ عبرت بن گئے ان سب کی حقیقت اور میزانِ وقت پر انکا وزن معلوم کرنے کے لئے "تاریخ" کی ضرورت ناگزیر ہے۔ مشہور

مسلمان فلسفی تاریخ علامہ غفاری کے نزدیک گزروے ہوئے احوال و واقعات کو "وقت" اور زمانے کے تعلق سے جاننے کا نام اور مطالعہ "تاریخ" ہے۔

تاریخ فرد اور قوم کو راہ صواب دکھاتی ہے۔ سبق سکھاتی ہے ماضی کی روشنی میں حال کو سمجھاتی ہے اور مستقبل کے لئے خبردار کرتی ہے۔ عبرت دلاتی ہے۔ تاریخ افراد و اقوام کا حافظ ہے۔ تقویم "تاریخ" کو اعتبار بخشی ہے۔ تقویم (نمبر ۸) دراصل ہندسوں میں لکھی جانے والی تاریخ ہے۔ تاریخ کا دامن جب زمانوں تک پھیل جاتا ہے۔ تو تقویم ان زمانوں کو "ایک جدول" میں سمیٹ لاتی ہے۔ زمانہ و قدیم و جدید کی شناخت، صدیوں کے مہ و سال، شب و روز کا شمار تقویم سے ہوتا ہے۔ واقعات کے وقوع اور حادثات کے صدور کو بھی "تقویم" سنیں کے احاطہ میں لاتی ہے۔

تقویم کی تشکیل مفروضات پر نہیں ہوتی اس کے لئے ٹھوس حقیقتیں، مادی واقعات، طبعی حسی شہادتیں، قابل تصدیق روایات پہلے سے رائج تقویمیں، ان کا تقابل و توازن علم ہیئت و افلاک۔ نجوم و کواکب، نظام شمسی، نظام سیارگان سے واقفیت، ارسطو کی (Observatory) کی تصدیقات، اجرام فلکی کے خوردبینی و دوربینی مشاہدات کے نتائج اعداد کی جمع تفریق، ضرب تقسیم کے معاملات، اور پھر زج، چارٹ اور جدول کی تیاری کے مراحل اور دیگر متعلقات پر گرفت، تقویم سازی کے لوازمات میں داخل ہے۔

(۲)

تقویم اپنی ساخت اور نوعیت میں کئی طرح کی ہو سکتی ہے اور مجموعی طور پر اس کی افادیت کا دائرہ وسیع ہوتا ہے۔ اس سے بہت کچھ آشکارا ہوتا ہے، اس سے بہت کچھ معلوم کیا جاسکتا ہے، وقت کا تعین، سالوں مہینوں، دنوں کا شمار، لونڈ اور کیسہ کا حساب، طلوع آفتاب و مہتاب کے مطالعہ اور مواقع، یکم تاریخ کی دریافت، شمس و قمر کی گردشیں، کھٹکائیں، نجوم و کواکب کے سچے / جھوٹ / مجموعے (دب اکبر، دب اصغر، بنات البقیع، ذات النکری وغیرہ) ستاروں سیاروں کی چال اور بدوج آسمانی میں ان کی سرزمین اور انسانی زندگی پر انکے اثرات وغیرہ۔

تقویم کئی بنیادوں پر استوار ہو سکتی ہے۔ اس کی نوعیت اور اقسام میں فرق و امتیاز اس بات پر ہوتا ہے کہ تقویم کا نقطہ آغاز کہاں سے مانا جائے اور کیوں؟ دنیا کی مختلف اقوام و عمل نے اپنے ہاں تقویم کی ابتداء کسی اہم ترین واقعہ یا حادثہ سے کی یا کسی بزرگ کی وفات یا کسی قومی ملی ہیرو کے کسی کارنامہ کے حوالہ سے شروع کی یا کسی دیوی، دیوتا کے نام پر یا کسی بڑے میلے شیلے، ٹرائش، زلزلہ، سیلاب، جنگ یا کسی بادشاہ کی تخت نشینی کو آغاز قرار دیا مثلاً سورج کے طلوع غروب یا موسموں کے آنے جانے یا فصلوں کے تیار ہونے یا چاند کے عروج و زوال پیش نظر رکھ کر تقویم بنائی گئی، اس کی مثالیں بہت ہیں جس کا ذکر باعث طوالت ہو سکتا ہے، یہی صورت حال جزیرہ نمائے عرب میں تھی جہاں سے اسلام کا ظہور ہوا۔

(۳)

جیسا کہ ایک مصنف نے لکھا ہے کہ "مسعودی اور دوسرے علما نے تاریخ کا بیان ہے کہ ظہور اسلام سے بہت پہلے عربوں میں بڑی کثرت سے سنیں رائج تھے اور ہر قبیلہ میں جدا جدا مشہور واقعات یا اکابر کے نام سے شمار ایام کئے جاتے تھے حتیٰ کہ غیر ملکی سنہ تک رائج ہو گئے تھے۔ مثلاً یہودی سنہ یا سنہ سکندری، (نمبر ۹)۔ یہودی مہینے اگرچہ قمری تھے لیکن ہر دوسرے تیسرے سال، مخصوص عہدیدار سال میں ایک ماہ کا اضافہ کر کے

قری سال کو شش سال میں تبدیل کر دیا کرتے تھے (نمبر ۱۰)۔ یہودیوں کی طرح عرب کے سبھی قبائل میں بھی ایک علیحدہ سہ رائج تھا جو خالص ششی تھا اور طریقہ تقویم رومی تھا۔ اہل مکہ بنائے کعبہ سے ایام شمار کرتے تھے۔ پھر بخت نصر کے حملہ سے حساب لگایا جانے لگا جسکو "عام الفریق" کہتے اس کے بعد عام الفدر جاری کیا گیا اور سب سے آخر میں عام الفیل (نمبر ۱۱) یعنی جس سال حاکم بن ابی مرہ ہاتھوں کی فوج لیکر مکہ میں واقع خانہ کعبہ ڈھانے کی غرض سے آیا لیکن مکہ پہنچنے سے پہلے ہی وادی حشر میں عذاب الہی کا شکار ہو گیا۔ اس واقعہ کی طرف قرآن کی سورہ فیل (۱۰۵) میں اشارہ ہے۔ اسی واقعہ کے ۵۰ روز بعد جوار خانہ کعبہ میں اس مقدس ترین ہستی نے جنم لیا۔ جسکے نام سے شب درود دنیا کا مجرم قائم اور مدہ و سال عالم کی آبرو قائم ہے)۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سید عیسیٰ کی ابتداء سے بہت پہلے یحیٰ بن انھض نامی سن جاری کیا گیا تھا۔ جو ابھ کے زمانہ تک رائج رہا۔ (نمبر ۱۲) مدینہ منورہ میں تعین تقویم کا معیار دوسرا تھا۔ اہل مدینہ میں دستور یہ تھا کہ وہ اپنے آغام یعنی ان قلعوں اور گڑھوں سے جو وہاں جنگ کی غرض سے بنائی جاتی تھیں، ایام شمار کرتے تھے۔ (نمبر ۱۳) پھر بخت نبوی سے پہلے اہل مدینہ نے قمری تقویم اختیار کر لی اور اہل مکہ نے ششی تقویم کو اپنایا۔

### (۵)

بہر حال تفصیلات سے قطع نظر دنیا کے مختلف حصوں مختلف قوموں اور زمانوں میں مختلف النوع تقاویم رائج رہی ہیں اور مختلف قسم کے سن اور کینڈرز استعمال رہے ہیں (مثلاً ہندی، چینی، یونانی، بابلی، سکندری، مصری، شامی، یہودی رومی وغیرہ) اور آج بھی رائج ہیں لیکن مجموعی طور پر نظر ڈالنے سے پتہ چلا ہے کہ اپنی نوعیت و حقیقت کے اعتبار سے دنیا میں تین طرح کی نمائندہ تقاویم رائج رہی ہیں:-

(۱) قمری تقویم: جس میں وقت، مہینوں، سالوں کا حساب چاند کے نکلنے اور گھٹنے بڑھنے پر موقوف ہے۔ انیسویں چاند کو یکہ (رویت ہلال سے) مہینہ کا آغاز ہوتا ہے اس لئے تقویم کو قمری (Lunar) تقویم کہا جاتا ہے۔ (ہجری تقویم (۱۳ نمبر) بھی خالصتاً قمری تقویم ہے) یہ چونکہ فطرت (انسانی و کائناتی) کے مطابق ہے اس لئے عام آدمی کو اسے سمجھنا اور اس کے مطابق حساب کتاب اور مذہب و معاشرت کے کام انجام دینا آسان ہے۔ سورہ بقرہ میں ارشاد ہے: **يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاَهْلِ ط قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ** (بقرہ ۱۸۹) لوگ آپ (ﷺ) سے چاند کی (کھلتی بڑھتی صورتوں) کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ آپ فرمادیجئے کہ یہ لوگوں کے لئے تاریخوں کے تعین کا سبب (وقت کا اندازہ لگانے) اور حج کی علامتیں ہیں۔ یہی قمری تقویم دراصل حقیقی تقویم ہے (نمبر ۱۵)۔ **اِنَّ عِلَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اَشْهُرُ ذُرِّ اَيِّیٰی بِحَسَابِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ط ذٰلِكَ الَّذِیْنَ اَلَقِیْم** (توبہ ۳۶) فی الحقیقت اللہ کے نزدیک مہینے کھلتی اور شمار میں۔ بارہ ہی ہیں اُس روز سے جسکا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا (کتاب خدا میں لکھے ہوئے ہیں) ان میں سے چار مہینے ادب کے (حرام و محترم) ہیں۔ یہی دین قیم ہے۔ اور سورہ یونس (آیت ۵) میں شمس و قمر کی اصلیت و افادیت کا اہم کلمہ بیان ہوا: **لَتَعْلَمُوْا اَعْدَ السَّعِیْنِ وَالْحِسَابِ** (تاکہ تم لوگ برسوں کا شمار اور کاموں کا حساب معلوم کر سکو)۔ قمری مہینہ کا دورانیہ کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔ (کیونکہ زمین کے گرد چاند کی گردش، مدور شکل میں نہیں بلکہ بیضوی شکل کے راستہ پر چلتے ہوئے کبھی وہ زمین سے قریب ہو جاتا ہے اور کبھی دور اس لئے اسکا چکر کبھی ۳۰ دن

میں مکمل ہوتا ہے اور کبھی ۲۹ دنوں میں (لہذا اقمری مہینہ کبھی ۳۰ دن کا ہوتا ہے اور کبھی ۲۹ دن کا اور کبھی ۲۹ اور ۳۰ دن کے بالترتیب دو یا تین مہینے متواتر بھی ہو سکتے ہیں۔ زمین کے گرد کل ۱۲ چکروں (مہینوں) کی مجموعی اوسط مدت (یعنی ہر قمری سال) ۳۵۴ دن ۸ گھنٹہ ۴۸ منٹ اور ۳۳ سیکنڈ (تقریباً) ہوتی ہے۔ (۱۶) ایک قمری سال بہر حال ۳۵۴ دن سے کم اور ۳۵۵ دن سے زیادہ (مدت) کا نہیں ہو سکتا۔ ہر قمری مہینہ اگر چہ نئے چاند کی رویت سے شروع ہوتا ہے لیکن چاند کی غیر یکساں ماہانہ گردش کے باعث ضروری نہیں کہ نیا چاند کرہ ارض کے وسطی یا مغربی یا مشرقی حصوں میں ایک ہی وقت میں نظر آئے اس لئے مختلف ممالک میں رویت ہلال آگے پیچھے ہو سکتی ہے اور نتیجتاً ایک آدھ روز کا اختلاف ممکن ہو سکتا ہے۔ بہر حال حساب میں آسانی کے لئے ہر قمری سال کے مہینے ایک ہی ترتیب سے ۳۰ اور ۲۹ دنوں کے شمار کئے جاتے ہیں جبکہ عملی طور پر انہیں فرق واقع ہو سکتا ہے۔ (۱۷)

(۶)

شمسی تقویم: اس تقویم کے تحت سال اور مہینوں اور دیگر تغیرات کا حساب کتاب چونکہ سورج کی رعایت سے لگایا جاتا ہے اس لئے اس کو شمسی (Solar) تقویم کہا جاتا ہے۔ اس کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ زمین سورج کے گرد، اپنے مخصوص بیضوی راستے پر چکر لگا رہی ہے۔ سورج کے گرد زمین کا ایک چکر ایک سال میں مکمل ہوتا ہے اور اس کی کل مدت ۳۶۵ دن ۵ گھنٹہ ۴۸ منٹ ۴۶ سیکنڈ ہے۔ اس کے علاوہ زمین کی اپنی محوری گردش بھی ہوتی ہے جو مخصوص انداز میں ہوتی ہے (اس لئے ہر مقام ہر رفتار یکساں نہیں ہوتی۔ زمین ہر سال ۲ جنوری کو سورج سے قریب ترین ہو جاتی ہے جبکہ ۳ جولائی کے لگ بھگ دونوں ایک دوسرے سے بعید ترین ہوتے ہیں) (۱۸) محوری گردش سے دن رات پیدا ہوتے ہیں اور سورج کے گرد بیضوی دائرہ میں چکر سے موسم میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ شمسی سال (زمین کا سورج کے گرد ایک چکر) کی کل مدت کو ۱۲ مہینوں (کی تعداد) پر پورا پورا تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ حسابی طریقہ سے (۱۲ سے) سات مہینوں کو ۳۱ دن کا اور چار مہینوں کو ۳۰ دنوں کا جبکہ ایک مہینہ (فروری کا) ۲۸ دنوں کا شمار کر کے ۳۶۵ دنوں کی تعداد تو پوری ہو جاتی ہے لیکن گھنٹوں منٹوں اور سیکنڈوں کا فرق، بے حساب باقی بچ جاتا ہے۔ بلکہ سال بہ سال یہ فرق بڑھتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ چار سال میں یہ فرق (۲۳ گھنٹہ ۱۵ منٹ ۴ سیکنڈ یعنی) تقریباً ایک دن ہو جاتا ہے، جبکہ ۱۰۰ سال میں تقریباً ۲۴/۲۵ دن، ۴۰۰ سال میں ۹۶/۹۷ دن اور ۱۰۰۰ سال میں ۹۶۹/۹۷۰ دنوں کا فرق واقع ہو جاتا ہے۔ اس فرق کو دور کرنے کے لئے اگرچہ کئی قاعدے ضابطے ایجاد کئے گئے (مثلاً ۴ سال میں ایک دن کا فرق برابر کرنے کے لئے ہر چوتھے سال ماہ فروری میں ایک دن کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ اس اضافہ سے سال ۳۶۶ دن کا ہو جاتا ہے اور لیپ کا سال کہلاتا ہے۔ ایک عام صدی (۱۰۰ سال) میں لیپ کے ۲۴ سال بنتے ہیں) (۱۹) جہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سورج اگرچہ ثوابت میں سے ایک ستارہ ہے لیکن اپنی حقیقت کے اعتبار سے وہ بھی اپنی کہکشاں کے مرکز کے گرد گھوم رہا ہے۔ (جس طرح کائنات میں پھیلے ہوئے دیگر تقریباً ایک کھرب ستارے اپنی کہکشاؤں کے مرکز کے گرد گھوم رہے ہیں) سورج کا مرکز کہکشاں کے گرد ایک چکر تقریباً ۲۱/۲۲ کروڑ سال میں پورا ہوتا ہے (۲۰) اور وہ اپنے مقررہ راستے پر مستقل چکر لگا رہا ہے۔ قرآن کے مطابق: و انھن مجری لسنہن لھا۔ اور سورج اپنے مقررہ راستے پر چلتا رہتا ہے (طہین ۳۸) نیز یہ بات بھی اہم ہے کہ ستاروں

سایروں اور لاتعداد اجرام فلکی کی موجودگی اور ایک وقت حرکت و سفر کے باوجود انہیں سے نہ کوئی بے راہ ہوتا ہے نہ انہیں سابق و تضاد ہوتا ہے کیونکہ وہ قدرت عزیز العظیم سے اپنے اپنے مقررہ راستوں میں محو سفر ہیں۔ (کل فی فلک بسبعون۔ تیسین ۴۰)

شمسی تقویم ہمیشہ سے ایک ہی نہیں رہی چنانچہ یہ تاریخ میں بار بار ترمیم و اصلاح کے عمل سے گزری ہے۔ آخری بار اسکین پاپائے گرگوری سیزم کے حکم سے ۱۵۸۲ء میں ترمیم کی گئی اور اس وقت تک تقویم میں جو ادا دن کی غلطی پیدا ہو چکی تھی اس کو اس طرح ختم کیا کہ ستمبر ۱۵۸۲ء (مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۹۶۵ھ) کو جدید صحیح ترتیب پانے والے کلینڈر کے مطابق بدھ ۱۳ ستمبر ۱۵۸۲ء تھی۔ اس سے اگلے دن انگلیڈ میں ۳ ستمبر کے بجائے ۴ ستمبر ۱۵۸۲ء جمعرات مطابق ۱۱ ربیع الثانی ۹۶۵ھ قرار دیکر قدیم کلینڈر کو جدید اور زیادہ صحیح کلینڈر کے ساتھ جوڑ دیا اور پوپ گرگوری سے نسبت پا کر وہ گرگورین کلینڈر قرار پایا۔ اب یہ کلینڈر پوری دنیا میں رائج ہے اور عیسوی کلینڈر کہلایا جاتا ہے۔ بقول مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب اسے عیسوی یا مسیحی کلینڈر غلط طور پر کہا جاتا ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اسکا حقیقتاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ جولین کے چھ سو سال بعد ایک عیسائی راہب ایگزگیوس نے اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف غلط حساب کر کے منسوب کر دیا جب سے اسے مسیحی کلینڈر کہنے لگے (حالانکہ کسی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ ولادت کا علم ہے اور نہ اس کے در حقیقت رفع آسمانی کا علم ہے اور نہ عیسائیوں کے بقول ان کے مصلوب کے جانے کی تاریخ معلوم ہے۔) (۲۱)

(۳) قمری شمسی تقویم: جیسا کہ نام سے ظاہر ہے وہ تقویم ہے جس میں مہینوں کا حساب تو چاند سے لگایا جاتا ہے لیکن سالوں کا حساب سورج کی مداری گردش سے کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس تقویم کو قمری شمسی (Luni Solar) تقویم کہا جاتا ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ آسمانی کیسہ ہوتا تھا یا لوند کا مہینہ۔ وجہ یہ تھی کہ قمری تقویم میں (مہینے ہر موسم میں اول بدل کراتے تھے) شمسی تقویم (جس میں مہینے یکساں موسم میں آتے تھے) کا پیوند لگانے کے لئے خاص خاص سالوں میں ترمیمیں مہینے کا اضافہ کر دیا جاتا تھا (جسے کیسہ یا لوند کا مہینہ کہتے تھے) تقویم میں کیسہ کا یہ طریقہ ہندوں کی تقویم (بکری سمت) میں بھی پایا جاتا ہے یعنی تیسرے سال میں ایک ماہ کا اضافہ (کیونکہ قمری سال شمسی سال سے چھوٹا ہے اور ہر سال تقریباً ۱۱ دن کا فرق پڑتا ہے اس کا فیصلہ اور حساب ہندو پنڈت پر دہت کرتے ہیں کہ یہ (اضافی مہینہ) کس سال کے مہینہ کے بعد لگایا جائیگا۔ تقویم میں کیسہ کا اصول یہودیوں کے ہاں بھی تھا۔ اور عربوں میں خاص طور پر مکہ مکرمہ اور اس کے قرب و جوار میں جاری شمسی قمری تقویم میں بھی تھا۔ اس لئے اسکو مکی تقویم بھی کہا جاتا ہے۔ مکہ مکرمہ (جہاں اسلام کا ظہور ہوا اور جہاں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنم لیا) میں رائج قمری شمسی تقویم میں کیسہ کے تحت فیصلہ اور اعلان مکہ معظمہ میں سالانہ حج کے موقع پر قبیلہ قریش کے بنو کنانہ کے اختیار میں تھا۔ عربوں کے یہاں چار مہینوں کی حرمت (۱) اشہر الحرم یعنی (۱) ذوالحجہ (۲) ذوالحجہ (۳) محرم الحرم (۴) رجب ہمیشہ سے مسلمہ تھی (یہ انکی قومی ضرورت بھی تھی اور قومی شعار بھی) اس لئے کسی کی زدا شہر حرم پر بھی پڑتی تھی اور یوں مہینوں کی تقدیم و تاخیر سے بعض حرام مہینے حلال اور حلال مہینے حرام بن جاتے تھے (جسے قرآن نے انسانی کی اصطلاح میں کافرانہ دروہست قرار دیا۔ ملاحظہ ہو: التوبہ۔ ۳۷) (نمبر ۲۲) بقول مولانا ہاشمی یہ کام پہلے پہل کنانہ کے ایک شخص قلمس نامی نے انجام دیا اور پھر یہ منصب مستقل طور پر قبیلہ کنانہ میں متواتر چلا آیا یہاں تک کہ ظہور اسلام کے وقت تک قلمس شخصی نام کے

بجائے ایک قومی عہدہ بن چکا تھا۔ چنانچہ قبیلہ، کنانہ کا سردار (سالانہ) حج کے موقع پر یہ اعلان کر دیا کرتا تھا کہ آئندہ حج کس ماہ میں ہوگا اور اضافی تیرہواں مہینہ اس نے کس مہینہ کے ساتھ بڑھایا ہے۔ (۲۳) نیز یہ اعلان بھی قلاۃ کے فرائض میں داخل ہو گیا کہ وہ حج کے موقع پر ہتادے کہ کون سے مہینے اشہر الحرم شمار کئے جائیں گے۔ بہر حال یکسہ کا یہ طریقہ اور اس کے مطابق قمری شمسی تقویم مکہ مکرمہ اور اس کے نواح میں جاری و ساری ہو گئی تاہم پورے عرب میں یکساں طور پر قبول عام حاصل نہ کر سکی۔ البتہ اسلام کے بننے والے دونوں مراکز (حرمین۔ مکہ۔ مدینہ) میں سے مکہ میں قمری شمسی تقویم جاری رہی اور مدینہ میں سادہ قمری تقویم کا رواج رہا۔

(۶)

ایک کی گفتگو سے یہ وضاحت ہو جاتی ہے کہ سرزمین عرب میں دونوں تقویمیں (قمری تقویم اور قمری شمسی تقویم) ولادت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قبل بھی جاری و ساری تھیں اور بعد میں یہ دونوں تقویمیں (کیلنڈر) عہد رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھی متداول رہیں۔ ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الہی کے مطابق یہ اعلان فرما دیا کہ ”اب زمانہ محوم پھر کے اصلی صحیح وقت پر آگیا ہے۔“ (اس لئے آئندہ نہ یکسہ ہوگا اور نہ کسی ہوا کرے گی)۔ (۲۴)

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تک کہ معقلہ میں قیام فرما رہے تو اس وقت تک رواج کے مطابق گویا قمری شمسی تقویم ہی مروج و متداول تھی اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد (۱۱ھ تا ۱۰ھ یعنی قیام مدینہ کے دس سالہ دور میں) جبکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قوت و اقتدار حاصل ہوا اور ایک باقاعدہ اسلامی ریاست اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ پورے عرب کی وسعتوں پر چھا گئی، تو مدینہ طیبہ میں مروج خالص قمری مدنی تقویم کی ہی پیروی فرماتے رہے اور تاریخی طور پر یہ ایک معلوم حقیقت ہے کہ حضور سرور کائنات علیہ الخیرہ والسلام نے از خود (کسی واقعہ کو بنیاد بنا کر) کسی سہ ماہی تقویم، کیلنڈر یا جسنری کا اجراء نہیں فرمایا بلکہ جو سنیں پہلے سے مروجہ چلے آ رہے تھے ان ہی پر اکتفا فرمایا (البتہ حجۃ الوداع کے موقع پر قمری شمسی تقویم میں اصلاح کی غرض سے یکسہ کا طریقہ ممنوع اور کسی کا دستور موقوف فرما دیے کا حکم جاری فرمایا) یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ آئندہ قمری تقویم ہی قابل عمل ہوگی۔

مسلمانوں کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک نئے سن، ایک نئی تقویم کا اجراء اور باقاعدہ طور پر اس کا نفاذ (جیسا کہ عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے) عہد خلافت راشدہ میں خلیفہ دوم حضرت عمر بن الخطاب کے حکم سے ہوا جس کے تحت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واقعہ ہجرت کو نقطہ آغاز قرار دیا گیا (فأمر عمر بن الخطاب من ہجرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادخا سن اؤل تلک السنۃ من محرم ۱۵) چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت ربیع الاول ۱۱ھ (ستمبر ۶۲۲ء) میں فرمائی تھی اس لئے آغاز سن ہجری یکم محرم ۱ھ مطابق جمعہ ۱۶ جولائی ۶۲۲ء (بموجب گریگوری کیلنڈر) قرار پایا۔ (یکم ربیع الاول ۱ھ کی مطابقت دو شنبہ ۱۳ ستمبر ۶۲۲ء سے ہوتی ہے) اس کے بعد سے آج تک سن ہجری تقویم جاری و ساری ہے اور مسلمانوں کی شناخت اور پہچان ہے۔

(۷)

جب مسلمانوں میں تاریخ نویسی کا آغاز ہوا اور بطور خاص (سن ہجری اسلامی تقویم کے اجراء سے پہلے) عہد رسالت اور عہد صحابہ کے



واقعات کو ضبط تحریر میں لایا گیا تو مورخین محدثین اور اصحاب سیر کی بہترین کوششوں اور احتیاط کے باوجود یہ ممکن نہ ہو سکا کہ راوی روایت اور واقعہ و حادثہ کے ضمن میں اختلافِ تقویم کی بھی تصریح کر دیتا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ واقعات و روایات واقعاتِ صحت کے حاصل ہونے کے باوجود بظاہر تو قسطنطنیہ تضادات سے آلودہ ہو گئے۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ کسی راوی نے اسی واقعہ کو مثلاً مکی قمری تقویم کے حوالہ سے بیان کیا ہے تو کسی دوسرے راوی نے اسی واقعہ کو مدنی تقویم کے اعتبار سے منسوب کیا ہے یا مثلاً اگر کوئی واقعہ محرم میں رونما ہوا تو ایک تو یہی بات شائستہ طلب تھی کہ محرم کون سا ہے اور کس تقویم کا کیونکہ تذکرۃ الصدور میں قنادیم میں مہینوں کے نام یکساں تھے دوسرے یہ کہ اگر محرم وہ ہے جو اعتدالِ خریفی (۲۲ ستمبر) کی وہ حالت جبکہ سورج برج اسد سے برج سنبلہ میں داخل ہوتا ہے) کے وقت شروع ہوا تھا اور بالفرض اس وقت موسم کے لحاظ سے اعتدال کی کیفیت طاری تھی لہذا راوی اس واقعہ کی تاریخ یا دیوم بتا کر موسم معتدل بتاتا تھا لیکن جب یہ تقویم خالص قمری ہوگی تو پھر ضروری نہ رہا کہ محرم کا مہینہ ہمیشہ اعتدالِ خریفی کے موقع پر ہی آئے۔ کیونکہ وہ ہر موسم میں آ سکتا ہے جیسا کہ آجکل بھی ہمارے تجربہ میں آ رہا ہے۔ یہی صورت حال دوسرے مہینوں کی بھی ہوتی ہے۔ (۲۶)

چنانچہ علمی تحقیق اور تاریخی طور پر نیز عوامی عملی اور واقعی دونوں سطحوں پر یہ ضرورت پیش آگئی کہ:-

(۱) تذکرہ بالا تقویم تلاش کی باہمی مطابقت تلاش کی جائے۔

(ب) ہجری اور عیسوی تقادیم کے مابین مطابقت قائم کی جائے۔ کیونکہ عمومی طور پر مسلمانوں

کی دینی مذہبی اور دنیاوی ضرورتوں کے تحت خالص شمس عیسوی تقویم بھی ماضی و حال

میں روزمرہ کا حصہ ہے اور خالص ہجری قمری تقویم بھی ناگزیر طور پر دینی فرائض (رمضان،

عید، بقرعید، حج وغیرہ) کی ادائیگی میں مروج و متداول ہے۔

(ج) بطور خاص تقویم عہدِ نبویؐ کی کوہِ قنابل عہدِ ماضی مرتب و مدون کیا جائے۔

ان ضرورتوں کے حوالہ سے علمی کام اور فکر و تحقیق کی دو جہتیں سامنے آئیں۔ ایک جہت سے ہمارے قدیم و جدید مورخوں، مصنفوں کی ایسی علمی کاوشیں معصومہ و شہود پر آئیں جنہوں نے ہجری قمری سنین اور دیگر شمسی سنین کے مابین تقابلی جدولیں تیار کیں چنانچہ بقول مولانا عبد القدوس ہاشمی صاحب "تقابلی جدولیں تیار کرنے کی کوششیں بہت قدیم سے جاری و ساری ہیں۔ فلکیات کے ماہرین پہلی صدی ہجری سے ہی ایسی جدولیں بنانے لگے تھے۔ البیرونی ختایم اور مسعودی وغیرہ کے نام اس سلسلہ میں مشہور ہیں۔ علامہ آگے کہتے ہیں کہ اہل یورپ میں علم تاریخ کا شوق جب اوائل پندرہویں صدی میں پیدا ہوا تو انھوں نے بھی توجہ کی اور رومن اور جولین کلینڈر سے ہجری سنین کے تقابل کے لئے مختلف اوقات میں بہت سی جدولیں بنائی گئیں لیکن آجکل بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ تقابلی جدول جرمن عالم و مستفلڈ (Wustenflad) کی ہے (ج۲)۔ علاوہ ازیں عربی، انگریزی ترکی میں بڑے پیمانے پر کام ہوا ہے۔

(۸)

پچھل چار پانچ دہائیوں میں ہمارے ہاں اردو زبان میں بھی تقابلی جدول کی ترتیب و تدوین کے سلسلہ میں قابلِ قدر کام ہوا

ہے۔ یہاں تفصیل کا موقع نہیں البتہ ایک قابل ذکر تقابلی جدول ”تقویم ہجری و عیسوی“ کے نام سے ابوالنصر محمد خالدی (ایم اے جامعہ متنبیہ) کی ہے جو آج سے تقریباً ۷۰ سال پہلے (۱۹۳۹ء میں) شائع ہوئی اور جسے کچھ عرصہ پہلے انجمن ترقی اردو پاکستان (کراچی) نے ۱۹۹۳ء میں اشاعت چہارم کی حیثیت سے) شائع کیا ہے۔ انہیں شامل مقدمہ کی رو سے اس جتنی (تقویم) کو جرمن اسکالر ڈاکٹر ولفگنگ (Dr. Fardianand Wustenfeld) کی تقویم محمدی و عیسوی مرتبہ ایڈرڈ مہلر (Tabellen der Mohammadi and Christichen Leitrechmng . By. Eduard Mahler (Leipzig 1926) کی مدد سے تیار کیا گیا تھا۔ کتاب مختصری ہے۔ اس کے ۷۰ صفحات کے صغر ہر پر ایک جدول ہے جس میں سن۔ مہینہ۔ دن۔ تاریخ کا ہجری و عیسوی تقابل دکھایا گیا ہے اور اھ۔ ۱۵۰۰ء تک یعنی ۱۵ صدیوں کی تقویم ہے۔ یہ گویا ہر دور میں کارآمد ہے اور ہجری یا عیسوی سنیں کے تقابل کو بخوبی واضح کر دیتی ہے۔

(9)

دوسری جہت ان علمی و تحقیقی کاوشوں کی ہے جن میں تو قسیمی تضادات کی نشاندہی برہائے دلیل و برہان کی مگنی اور ان کے حل کے لئے بھی تحقیقی انداز سے مختلف پہلوؤں کا جائزہ، مختلف امکانات پر بحث مباحثہ اور بالآخر عہد جاہلیت میں مروجہ عقائد و ایم کی دریافت شامل ہے۔ اس سلسلہ میں اہل مغرب میں سے سر و دلیم میوز مار گولیت پر سیدال، ولہازن وانکر (Winckler) قابل ذکر حیثیت رکھتے ہیں جبکہ ہمارے ہاں اردو میں ڈاکٹر حمید اللہ، مولوی اسحاق البنی علوی، سید اسماعیل رضا و نج ترمذی، ضیاء الدین لاہوری اور علی محمد خاں نے قابل قدر کام کیا ہے۔ مزید برآں ان تمام حضرات میں سے مرکزیت دراصل مولوی اسحاق البنی علوی صاحب کے کام کو حاصل ہے۔

اسحاق البنی علوی صاحب نے واقعات سیرت کی صحیح توفیق کے لئے، وقت، زمانہ، حالات، موسم، روایات، مورخین، مستشرقین، مغربی ماہرین وغیرہ کے بیانات کا علمی تنقیدی تاریخی جائزہ لیتے ہوئے نہ صرف یہ کہ دو تقویمی نظریہ پیش کیا (جو ان کے اپنے اعتراف کے مطابق درنظر کے

تصور سے مستفاد ہے (صفحہ نمبر ۷۳-۷۴)۔ پر سبوال، میوادر دوسرے مصنفین وغیرہ کی غلطیوں کا جائزہ لیا (صفحہ نمبر ۷۴) ڈاکٹر حمید اللہ کی دریافت شدہ تقویمی جدولوں کو جانچ کر دیکھا (صفحہ نمبر ۷۴ تا ۷۵) اور بالآخر زمانہ رسالت کی محی مدنی تقویمیں دریافت کیں (خصوصاً یہ کتبہ معلوم کیا کہ جالبی تقویم کا نقطہ آغاز اعتدال خریفی تھا (صفحہ نمبر ۱۰۰) نیز یہ کہ نہ صرف المکملہ بلکہ شاید پورے شرق وسطی کے سین کی ابتداء (بجز عراق اور ایران کے) اعتدال خریفی (Autumnal Equinox) ہی سے ہوتی تھی (صفحہ نمبر ۱۰۰) علاوہ ازیں اپنے تقویمی حسابات کی جانچ پڑتال کے لئے مکی، مدنی اور جولین تقویموں کی تقابلی جدولیں مرتب کیں اور بے شمار واقعات سیرت سے استشہاد پیش کر کے نور یافتہ تقویمی نظریہ کی صحت کو ثابت کیا۔ علوی صاحب کے عالمانہ کام کی قدروقیمت کا صحیح اندازہ ان کے ناقدانہ تفصیلی مقالہ کے مطالعہ سے ہی ہو سکتا ہے ورنہ مزید تفصیلات مضمون کو بوجمل بنادیں گی۔

بہر حال مولوی اسحاق البنی علوی صاحب کی دریافت شدہ جالبی تقویم اور عہد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پیش آمدہ واقعات میں پائے جانے والے توقیتی تضادات کے حل کے لئے ہم عصر تقویموں کا تقابلی جائزہ اصولاً ”تقویم عہد نبوی“ کو متشکل کر دیتا ہے اور وہ بہت سے تضادات (جو روایات تاریخی کو مشکوک و مشتبہ بنا دیتے تھے) دور ہو سکے اور یہ ممکن ہو گیا کہ عہد نبوی کی تفصیلی جنتری، کلینڈر اور تشریح منصفہ شہود پر آجائے۔

جناب فیاء الدین لاہوری کی کتاب ”جوہر تقویم“ (جسے ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور نے ۱۹۹۳ء میں شائع کیا) اصلاً تو عیسوی و ہجری سین کی تقابلی تقویم ہے اور روزمرہ حالات میں ہر خاص و عام کے لئے مفید اور کارآمد ہے۔ نیز اپنی جامعیت میں پندرہ ۱۵۰۰ سال کے عرصہ پر اس طرح محیط ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت مطہرہ (۵۷۱ء) سے لیکر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحلت تک کا زمانہ بھی اکسیں شامل ہے نیز اضافی طور پر اکسیں ۱۴۰۰ھ سے ۱۵۰۰ھ تک نئے چاند کی پیدائش کے واقعات کی ماہانہ تفصیل عیسوی تاریخوں کی مطابقت کے ساتھ (ص ۲۳۳ تا ۲۵۳) دکھائی گئی ہے اور آخر میں تقویم عہد نبوی کے زیر عنوان قمری مہینوں کی تقویم کے دو مختلف نظام مکی اور مدنی کلینڈر پر بحث (ص ۲۵۷ تا ۲۶۲) اور قمری اور قمریہ شمس تقویم کا تقابلی مطالعہ بصورت جدول کیا گیا ہے۔

”حیات نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحیح جنتری“ کے نام سے شائع ہونے والی کتاب کے مرتب و مولف جناب سید اسماعیل رضا و فتح ترمذی ہیں اور اسے جناب نے ۱۹۹۱ء میں (الاعوان پرنٹرز۔ ہری پور ہزارہ سے چھپوا کر خود ہی شائع کیا ہے۔ بطور تعارف اس کے اندرونی ناکسل پر مولف نے یہ تصریح کر دی ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پینسٹھ سال کی زندگی کے اہم واقعات کی صحیح تاریخ و دن معلوم کرنے کی مستند و بہترین جنتری“ کتاب کے مرتب و مولف نے سخن ہائے گفتنی کے زیر عنوان (ص ۱۳ تا ۳۳) مقدمہ میں کتاب کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ اور اس حقیقت کے باوجود کہ موصوف نے مولوی اسحاق البنی علوی صاحب (کے مقالہ مطبوعہ نقوش) اور علی محمد خاں صاحب (کی مختصر دعائی قمری تقویم) سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ (اور کتاب میں جگہ جگہ اقتباسات اور حوالے موجود ہیں) تاہم اپنی راہ الگ بھی بنائی ہے جس کا اندازہ کتاب کے نام (حیات نبوی کی صحیح جنتری) اور اسکی ذیلی سرخی اور عنوان (آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پینسٹھ سالہ زندگی)۔۔۔ کی مستند و بہترین جنتری) سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں جناب مولف نے تمثیل خاکہ بابت مطابقت تاریخ (ص ۳۳) کے علاوہ (باب دوم میں) احسن

تقویم کے عنوان سے ۲۰۰۹ء مکی یعنی ایک سال قبل ولادت نبوی سے وصال نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توفیق جدول، جنزی) (ص ۶۶ تا ۶۸) اور تقویم کا تقابلی جدول (ص ۹۹ تا ۱۰۹) بھی دیا ہے اور اگلے باب سوم میں توفیق سیرت کے تحت (خصوصاً ولادت نبوی ص ۱۱۳) توفیق بحث کے ضمن میں اعلان تبلیغ اسلام، سفر طائف اور دوسرے بہت سے واقعات و حوادث اور توفیق ہجرت (ص ۱۷۸) کا جائزہ لیا ہے۔ کتاب کے حصہ دوم باب چہارم میں تمام قابل ذکر واقعات سیرت کا مطالعہ و تجزیہ اور انکی الگ الگ تقویم (جنزی) بنائی گئی ہے۔ اور یہ تقویمی جدولیں پوری کتاب میں بکھری ہوئی ہیں۔ ان تقویمی جدولوں میں متعلقہ واقعہ یا واقعات کے دن کا تعین کر کے مکی تقویم، جولین پیریدہ، عیسوی جدید اور مدنی ہجری تقویم کا مقابلہ و موازنہ دکھایا ہے۔ فاضل مولف اس باب میں بھی بالکل منفرد ہیں کہ غالباً پہلی مرتبہ بن عیسوی قدیم اور بن عیسوی جدید کا الگ الگ تعین کیا گیا ہے جسکی تفصیل ”نہائے گفتنی“ (ص ۲۴، ۲۵) میں دیکھی جاسکتی ہے۔ کتاب ضخیم ہے اور بڑے سائز کے ۳۳۵ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔

حالیہ برسوں میں تقویم ہجری اور دیگر تقویم عالم اور ان کے متعلق ایک اور معاصر کاوش، جدید العهد مصنف اور محقق علوم، اسلامی جناب پروفیسر ظفر احمد صاحب (بھادپور۔ پاکستان) کی طرف سے سامنے آئی۔ پروفیسر موصوف کا قاصدانہ مقالہ ابتداً مجلہ علوم اسلامیہ، جامعہ اسلامیہ بھادپور میں ۱۹۹۹ء میں شائع ہوا تھا مگر وہ اس کے طباعتی و اشاعتی معیار سے مطمئن نہیں ہوئے چنانچہ اب سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلہ میں پائے جانے والے ”توفیقی تضادات کا جائزہ“ بہت مفصل طور پر مجلہ ششماہی ”السیرۃ عالمی“، کراچی کی مختلف اشاعتوں میں شمارہ اول ۱۹۹۹ء جون تا حال شمارہ اپریل ۲۰۰۶ء شائع ہو رہا ہے اختتام پر یہ سلسلہ شاید سینکڑوں صفحات کی ایک عظیم و ضخیم کتاب پر منتج ہوگا۔ ظاہر ہے ان محدود صفحات میں تعارضی جائزہ لیتے ہوئے پروفیسر ظفر احمد صاحب کی علمی تحقیقی کوششوں کا احاطہ اور خصائص و امتیازات پر اظہار خیال ممکن نہیں ہو سکتا۔ البتہ یہ اشارہ کرنا مناسب ہے کہ اسکے اصل مضمون کا خلاصہ اور نفس مدعا السیرۃ عالمی کے شمارہ نمبر ۱ (بابت ربیع الاول ۱۴۲۰ھ / جون ۱۹۹۹ء) اور شمارہ نمبر ۲ (بابت رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ / دسمبر ۱۹۹۹ء) کے تقریباً سوا صفحات میں آگیا ہے۔

چنانچہ شمارہ نمبر ۱ میں مبادیات کا تعین کیا گیا ہے اور یہ بھی وضاحت کہ ”بنیادی تقویمی معاملات پر مبنی قواعد و کلیات کی تشکیل پروفیسر صاحب موصوف نے خود کی ہے (ص ۱۱) نیز لکھا ہے کہ ہجری تقویم ایک خالص قمری تقویم ہے جسکے ساتھ شمسی تقویم کے تقابلی کے لئے عیسوی تقویم کو منتخب کیا گیا ہے (ایضاً) عیسوی تقویم کے سلسلہ میں گرگورین عیسوی تقویم اور جولین عیسوی تقویم کی تفصیلات اور تحویلات کو جملہ تضمینات کے ساتھ (ص ۱۱۰ تا ۱۵۲) بیان کیا گیا ہے۔ جبکہ شمارہ نمبر ۳ میں عبرانی تقویم کا عمومی تعارف اور عیسوی تقویم سے اسکا تقابلی (ص ۲۲۳ تا ۲۳۳) دکھایا گیا ہے۔ پھر عبرانی تقویم کا دور جاہلیت اور دور رسالت کے عرب معاشرہ پر اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے نیز عربوں کی قمریہ شمسی تقویم اور متعلقات پر بحث ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں اسکی منسوخی عمل میں آئی (ص ۲۳۳ تا ۲۳۹) اس ضمن میں مدنی قمری تقویم سے تقابلی اور دیگر اہم اور مفید معلومات بھی دی گئی ہیں۔ عربوں کی قمریہ شمسی تقویم کے متعلق ایک سنگین غلط فہمی کے زیر عنوان اسباب کا بیان اور اشکالات کا ازالہ خاصہ کی چیز ہے۔ ان تمام مقدمات کے بعد پروفیسر صاحب نے سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں واقع توفیقی

تعدادات کے اصل موضوع سے تعرض کیا ہے۔ چنانچہ جن موضوعات کو (بطور نمونہ و مثال) زیر بحث لایا گیا ہے وہ ۱۸ واقعات ہیں یعنی واقعہ ہجرت، غزوہ بواط، غزوہ بدر، سریہ سالم بن عمر، غزوہ قرقر، الکوث، غزوہ بنی قینقار، سریہ زید بن حارثہ، نکاح ام کلثوم، مہم رجب، غزوہ حدیبیہ، بدر الموعود، غزوہ خیبر، سریہ ذات السلاسل، فتح مکہ، غزوہ تبوک، ولادت مبارکہ، معراج نبوی اور وصال نبوی (ص ۲۳۹ تا ص ۲۵۲) اس کے بعد ان واقعات کی تطبیقات اور تحقیق جدول کو شامل کیا گیا ہے۔ تعدادات اور تطبیقات کا حصہ ہی دراصل پروفیسر صاحب کے کل مضمون کی جان ہے اور پروفیسر صاحب موصوف کی تقویٰ مہارت کی شان ظاہر کرتا ہے جس میں دوسرے مشہور و معروف صاحبان تقویم کی تعقیب بھی کی گئی ہے۔ اس کے بعد کے شماروں اور اقتضا میں پروفیسر صاحب نے اپنے موقف کی تفصیل اور اصول و فلکیات کے اسطہاق کو استدلال مع اسٹلہ پیش کیا ہے اور سال بہ سال غزوات اور دوسرے واقعات کو منتخب کر کے تقویٰ جدولیں بہ تشریح واقعہ، قریہ ششی، ہجری، قمری، ہجری عیسوی جولین وقت قرآن وغیرہ شامل کی ہیں۔

(۱۰)

گزشتہ صفحات میں تقویم کے مبادیات و متعلقات اور اردو زبان میں تقویٰ تالیفات کا جو جائزہ لیا گیا ہے اس کے پیش نظر موجودہ کتاب ”تقویم عہد نبوی“ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ایک انتہائی اہم کاوش اور منفرد کتاب کہی جاسکتی ہے۔ اس کتاب کے مولف و مرتب جناب علی محمد خاں صاحب (۱۹۹۷ء) خاص تقویم کے موضوع پر اس سے پہلے بھی دو کتابیں لکھ چکے تھے۔ ایک ”مختصر دائمی قمری تقویم“ (مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء) جسے اختصار کے باوجود علمی دنیا میں بہت پذیرائی حاصل ہوئی (بلکہ مصنفوں مورخوں کے لئے ایک حوالہ کی کتاب بن چکی ہے۔ مثلاً حیات نبوی کی جنسری از ذیج ترمذی اور جوہر تقویم از ضیاء الدین لاہوری کی جوہر تقویم میں حوالہ)۔ ان کی دوسری کتاب بڑے سائز پر نسبتاً ضخیم، ”دائم قمری تقویم“ (مطبوعہ کراچی ۲۰۰۳ء) بھی اہم کتاب ہے۔ جبکہ زیر نظر تیسری اور آخری کتاب (اپنے مولف و مرتب کی وفات کے بعد ان کے لائق فرزند) جناب ڈاکٹر نور محمد صاحب یوسف زئی (مقیم انگلستان) کی پر خلوص کوششوں سے منظر عام پر آ رہی ہے۔ امید ہے کہ علمی دنیا تا دیر اس سے مستفید ہوتی رہے گی اور بطور صدقہ جاریہ مولف مرحوم کے حسانات میں اضافہ کرتی رہے گی۔ (انشاء اللہ العزیز النظار) کوئی بھی علمی کاوش حرف آخر نہیں ہوتی لیکن یہ کیا کم ہے کہ اسلامی تاریخ کے عہد درخشاں کی ایک ممتاز نمائندہ تقویم (تقویم عہد نبوی ﷺ) سلیس انداز میں اہل علم کے ہاتھوں میں پہنچ رہی ہے اور علم تاریخ و سیرت کی مانگ میں افشاں بھر رہی ہے۔

قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ (کی رحمۃ اللعالمین) سے لیکر مولوی اسحاق الحق علوی صاحب (مرحوم) کے طویل بصیرت افروز عالمانہ مقالہ تک (سیرت نبوی ﷺ) توفیق کی روشنی میں مطبوعہ نقوش لاہور رسول نمبر ۲) اگرچہ ہر زمانہ میں کچھ نہ کچھ کام اس موضوع پر ہوتا رہا لیکن بے شمار واقعات سیرت میں پائے جانے والے توفیق تعدادات اور تقویٰ الجھنوں کو دور کرنے کے لئے تاریخی شعور اور ایمانی بصیرت سے کام لیکر فی تکنیکی سطح پر جدول کی تیاری اور تقویموں کی دریافت کا جو قیام علوی صاحب نے انجام دیا وہ بہت قابل قدر ہے (البتہ انکی وفات کے سبب قدرے نقشہ رہ گیا) مرحوم علی محمد خاں صاحب علوی صاحب سے بہت متاثر ہوئے اور ان ہی کے بیعت میں ”تقویم عہد نبوی“ مرتب کی چنانچہ اگر پیش نظر کتاب کو علوی صاحب مرحوم کے کام کی تکمیل کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔

اس کے باوجود اس کتاب (تقویم عہد نبویؐ) کی افرا دیت و اہمیت کم نہیں ہے۔ فاضل مولف نے کئی باتوں میں پوشیدی فرمائی ہے۔ مثلاً ایک خاص بات یہ ہے کہ موصوف نے محض واقعات سیرت کو منتخب کر کے الگ الگ جدول سازی نہیں کی ہے بلکہ پورے عہد مبارک بشمول دور ماقبل بعثت پر مبنی ایک مکمل تقویم بہ قید دن، تاریخ، سال بہ رعایت تقویم قمری، ہجری، قمری شمسی، خرفی، قمری شمسی ربیع، شمسی عیسوی مرتب کر دی ہے جو ہر طرح مربوط، منظم اور منطقی ہے۔ ایک اور خاص الخاص بات اور مولف کتاب ہذا کی دریافت وہ تقویم ہے جس کا آغاز نقطہ اعتدال ربیع سے ہوتا ہے۔ (۲۸) چنانچہ مولف ہذا نے ملکی قمری شمسی، خرفی اور قمری شمسی ربیع تقویم کے درمیان فرق واضح کرتے ہوئے خود لکھا ہے کہ ”اس تقویم (قمری شمسی خرفی) کے سال کا آغاز نقطہ اعتدال خرفی سے ہوتا تھا اس طرح کہ ۲۲ ستمبر سے متصل نیا چاند یکم محرم کا چاند مانا جاتا تھا۔ اس لئے ہم نے دوسری تقویم سے محذور کرنے کے لئے اس کے ساتھ لفظ ”خرفی“ لکھا ہے۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ ”ایک ایسی ہی تیسری تقویم کا چاند چلا ہے جس کا سال نقطہ اعتدال ربیع سے شروع ہوتا تھا اس طرح کہ ۲۲ مارچ سے متصل نیا چاند یکم محرم کا چاند مانا جاتا تھا اس کے تعارف کے لئے میں نے اس کے ساتھ ”ربیع“ لکھا ہے۔“ (اس کی مزید تفصیل عرض مولف میں دیکھی جاسکتی ہے) علوی صاحب نے ”اہل مکہ کا نظام سن“ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے ایک جگہ لکھا ہے کہ ”اعتدالین (EQUINOXES) کا اندازہ وہ منزل سرطان کے طلوع اور سکوت سے لگاتے تھے جو ان کے نزدیک پہلی نومحرمی۔ جب سورج اس نوع میں داخل ہوتا تو یہ اعتدال ربیع (VERNAL EQUINOX) کا زمانہ سمجھا جاتا اور جب چاند بحالت بدر اس منزل میں قدم رکھتا تو اعتدال خرفی (Autumnal Equinox) کا“ دیکھئے مقالہ علوی صاحب ص ۹۳ آگے چلکر انہوں نے اعتدالین کا دور نقشہ ص ۹۶ پر دیا ہے) بہر حال علی محمد خاں صاحب کی دریافت شدہ ”ملکی قمری شمسی ربیع تقویم“ کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ تو ماہرین فن ہی کر سکیں گے۔ تاہم یہ افادیت تو فاضل مولف نے ثابت کر دی ہے کہ ایک پوری تقویم کی کتاب استوار ہوگئی ہے اور واقعات سیرت کے ایسے بہت سے توقیتی اختلافات و تضادات جو کسی دوسری تقویم کی مطابقت سے حل نہیں ہو سکے تھے تو دریافت شدہ تقویم کی روشنی میں حل ہو گئے ہیں۔ منتخب واقعات سیرت کے حوالے سے تقویمی مباحث کتاب کے آخر میں شامل ہیں۔

بہر حال مجموعی طور پر یہ کتاب ”تقویم عہد نبویؐ“ اپنے موضوع پر عمدہ علمی کاوش ہے اور اردو زبان میں اپنی نوعیت کی ایک مکمل مفصل تقویم ہے۔ اس مبارک دور پر مشتمل اس جیسی دوسری کوئی مثال سامنے نہیں آئی۔ افسوس کہ اس کے اصل مولف جناب علی محمد خاں صاحب اب اس دنیا میں نہیں رہے ورنہ شاید وہ اپنے علم، تجربہ، محنت اور لگن سے اس کتاب میں مزید چار چاند لگا دیتے۔

یہ امید بجا طور پر کی جاسکتی ہے کہ اس کتاب سے ان واقعات سیرت کے متعلق شکوک و شبہات دور کرنے میں مدد ملے گی جو مورخین کی عدم توجہی یا بے خیالی کے سبب پائے جاتے ہیں۔ اسلامی تاریخ کی عموماً اور تاریخ سیرت کے باب میں خصوصاً یہ خدمت مولف کو دینا میں بھی نیک نام کر گئی اور انشاء اللہ اخروی اجر کے بھی وہ مستحق ٹھہریں گے کیونکہ انہوں نے عہد نبویؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق شکوک و شبہات رفع کرنے کی سعی یلین کی ہے۔

هذا من عندی والعلم عند اللہ . وما نوفیقی الا باللہ

پروفیسر ڈاکٹر ثناء احمد

۱۰ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ ۱۹ اپریل ۲۰۰۶ء کراچی۔

## اسناد و حواشی

۱۔ قرآن کی رو سے انسان کو اللہ رب العالمین نے پیدا کیا اسے علم و آگہی سے سرفراز کر کے اپنے نائب اور خلیفہ کی حیثیت سے اس کو ارضی پر اتارا تو زندگی کی ایک مہلت، مدت، عمر بھی مقرر کر دی گئی۔ ارشاد ہے: "وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مَسْكُونَةٌ وَمَتَاعٌ الْيَوْمِ الْآخِرِ" (البقرہ ۳۶) اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانا اور معاش مقرر کر دیا گیا۔ (ترجمہ فتح الحمید)

۲۔ ہبوط آدم کے ساتھ ہی ہدایت (کتاب و رسول عن عبداللہ ابن عباس) کا انتظام بھی کر دیا گیا۔ یعنی قافلہ انسانیت کا سفر، اندھیرے، لاعلمی، بے راہ روی سے نہیں (ہدایت کی) روشنی سے شروع ہوا۔ (ملاحظہ ہو: البقرہ ۱۲۸، ۱۲۹)

۳۔ مشکوٰۃ کی ایک حدیث میں ارشاد رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ: "پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: (۱) اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (۲) صحت کو بیماری سے پہلے (۳) خوش دلی کو سختی سے پہلے (۴) فرصت رحمت و روقت و فراغت کو مشغولیت سے پہلے اور (۵) زندگی (عمر مہلت) کو موت سے پہلے۔"

۴۔ الذی خلق الموت والحیاء لیبیلو کم انکم احسن عملاً (الملک ۲) ہود (۷) الکہف (۷) الجاثیہ (۱۵) الزمر (۷۰)  
۵۔ البقرہ (۳۰)

۱۔ وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون (الانرا یات: ۵۶) پوری زندگی کا مقصد و منہاجہ ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے چند رسوم اور مخصوص اوقات میں مخصوص عبادات سے آگے بڑھ کر پوری زندگی کے ہر عمل کو ہر لمحہ عبادت بنانے کی شکل صرف یہ ہے کہ زندگی کی ہر مصروفیت میں اللہ کو یاد رکھا جائے اس کی بندگی و غلامی، اس کے احکام کی اطاعت مقصود ہو اور ذمہ دارانہ طرز عمل اختیار کرتے ہوئے اللہ کی رضا طلب کی جائے۔

۲۔ استخوانی، بش الدین محمد بن عبدالرحمن۔ "المدخلان بالتوبیخ لمن ذم اهل التوریه" (اردو ترجمہ ڈاکٹر سید محمد یوسف۔ مرکزی اردو بورڈ۔ لاہور ۱۹۷۷ء) لغت میں تاریخ کے معنی ہیں وقت کی نشاندہی "جوہری کا کہنا ہے تاریخ کے معنی ہیں وقت بتانا۔ تاریخ اور تواریخ دونوں ایک ہیں تاریخ کا موضوع ہے انسان اور زمان۔ (ملخصاً) تفصیل کے لئے دیکھئے ص ۳۰ تا ۳۲)

۳۔ تقویم کے معنی ہیں جنسی۔ پتر اسکی جمع تقاویم ہے۔ نیز اس کے معنی ہیں قائم کرنا، درست کرنا (خوشگئی۔ فرہنگ عامرہ۔ مشقذہ قومی زبان۔ اسلام آباد ۱۹۸۹ء ص ۱۶۲) نیز عربی لغت کے لحاظ سے بھی قَوَمَ اَلشَّيْءُ تَقْوِيْمًا فَهُوَ قَوِيْمٌ (الرازی۔ مختار الصحاح۔ مصطفیٰ البابی۔ ۱۹۵۰ء۔ ص ۵۸۳) الحمد کے مطابق التقویم مصدر ہے۔ جس میں تقویم المبلوان بھی شامل ہے اور زمانوں اور ان کے متعلقات کو بھی تقویم کہا جاتا ہے

۹۔ (تقویم الازمہ) لؤس مطوف السجد فی المذنب مطبوعہ تہران ص ۶۶۳ انگریزی میں یہ CALENDAR سے موسوم ہے۔ شارٹر آکسفورڈ انگلش ڈکشنری کے مطابق ایک ایسا نظام (تقویم) جس کے تحت آغاز و ابتدائے سال، اس کی طوالت، اور اس کے مختلف حصوں کو منقسم کر کے دکھایا جائے اور مہینہ، ہفتوں، سالوں کو جدول میں ظاہر کیا جائے یا مخصوص طبقات کے لئے مقررہ اہم تاریخوں یا تقریبات کا تعین کیا جائے وغیرہ وغیرہ (ملخصاً) مرتبہ Fowler & Fowler دی کسٹمز آف آکسفورڈ ڈکشنری۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس ایڈیشن ۱۹۸۳ء۔ ص ۱۳۰)

۱۰۔ علوی۔ مولوی اطلق النبی علوی۔ سیرت نبوی (توقیت کی روشنی میں) مقالہ مطبوعہ نقوش لاہور رسول نمبر ج ۲ شمارہ نمبر ۱۳۰۔ دسمبر ۱۹۸۲ء ص ۷۷

۱۱۔ ایضاً ص ۷۸، ۷۷

۱۲۔ ایضاً ص ۷۸

۱۳۔ ایضاً ص ۷۷

۱۴۔ ایضاً ص ۷۹

۱۵۔ اسلامی ہجری تقویم بنیادی طور پر حقیقی قمری تقویم ہے۔ اسلامی ہجری تقویم کا نقطہ آغاز چونکہ واقعہ ہجرت نبوی کو قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے (یکم محرم ۱ھ شمس عیسوی تقویم کے) جمعہ ۱۶ جولائی ۶۲۲ء کے مطابق تسلیم شدہ ہے۔ اسلامی تاریخ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اسے دستور عمل بناتے ہوئے ۲۰ جمادی الثانی ۱۷ھ (۹ جولائی ۶۳۸ء) سے نافذ کیا گیا۔ اس وقت سے سن ہجری مسلمانوں کا مصدقہ مرتبہ سن ہے۔ مولانا ہاشمی اس بات کو نہیں مانتے کہ سنہ ہجری کی ابتداء حضرت فاروق اعظم کے عہد میں ہوئی انکے نزدیک اس کی ابتداء خود حضور کے دور میں ہو چکی تھی (تقویم تاریخی ص ۶)

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بادی النظر میں ایسا لگتا ہے کہ ہجری قمری تقویم بہت کم عمر نو زائیدہ ہے اور دوسرے سنین و تقاویم بہت قدیم ہیں خصوصاً موجودہ شمسی عیسوی تقویم۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ دوسری تقویم قدیم ہونے کے باوجود ان کی باقاعدہ تدوین دراصل سن ہجری کے بہت بعد میں ہوئی مگر انہیں موثر بنا دیا گیا۔ مثلاً موجودہ عیسوی تقویم اپنی تازہ ترین صورت میں دراصل سولہویں صدی عیسوی سے وجود پذیر ہوئی ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے: پروفیسر فلتر احمد۔ السیرۃ النبویہ القالہ) مجلد السیرۃ عالمی ششماہی کراچی شمارہ نمبر اباب ۱ جون ۱۹۹۹ء رجب الثانی ۱۴۲۰ھ ص ۱۶۹) کیونکہ ابتداء میں یہ روی تقویم تھی جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جیولین عیسوی تقویم میں تبدیل ہوئی بالآخر گریگوری تقویم میں تبدیل ہوئی (ایضاً) یہ بات مزید دلچسپ ہے کہ بقول مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب "اکتوبر ۱۵۸۳ء میں پاپائے گریگوری نے جو ترمیم کی تھی اسے تمام ملکوں نے ایک ہی وقت میں قبول نہیں کیا۔ مختلف ملکوں نے مختلف اوقات میں اس ترمیم کو قبول کر کے



اپنے ممالک میں گریجویٹ کیلنڈر جاری کیا مثلاً انگلستان نے یہ کیلنڈر ۱۷۵۳ء میں اختیار کیا (دیکھئے ہاشمی، مولانا عبدالقدوس۔ تقویم تاریخی و ناموس تاریخی ادارہ تحقیقات اسلامی۔ اسلام آباد پاکستان ۱۹۸۷ء ص ۹)۔ اس طرح مثلاً بکری ست گوہیلے کا معلوم ہوتا ہے لیکن دراصل ہجری تقویم سے کوئی ۲۲۰ سالوں کے بعد اسکی تدوین ہوئی۔ عبرانی تقویم اگرچہ بہت پرانی معلوم ہوتی ہے لیکن اسکی چھوٹی موٹی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ (ظفر احمد ص ۱۶۹) اسلامی ہجری میں سالوں کے مہینوں کی ترتیب اجماع اور عملی تواتر سے ثابت ہے۔ (ایضاً ص ۱۷۰) حاشیہ نمبر (۹)

۱۵۔ قدیم ترین اور قبل ازیں سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والی تقویم قمری تقویم ہے۔ (ظفر احمد ص ۱۷۶) ٹئس و قمر چاند سورج ر اگرچہ قرآن کی رو سے دونوں ہی وقت کی اکائیاں ہیں اور دونوں کی نسبت سے ارشاد ہے کہ : لتعلموا عداد السنین والحساب لیکن وقت کی پیمائش کے لئے قدیم ترین زمانوں سے چاند پر ہی زیادہ زور اور زیادہ استعمال رہا ہے۔ قدیم ترین مصری تقویم بھی قمری نوعیت کی تھی۔  
۱۶۔ لاہوری، ضیاء الدین ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ۱۹۹۴ء ص ۱۵

۱۷۔ ہر ماہ نئے چاند کی پہلی مرتبہ نظر آنے والی تاریخوں کے متعلق بالکل صحیح پیشگوئی کرنا ممکن نہیں۔ عام کیفیات کے تحت چاند پہلی مرتبہ اس وقت تک نہیں دکھائی دیتا جب تک کہ اسکی عمر ۳۰ گھنٹوں سے زائد نہ ہو جائے تاہم بعض حالات میں ۲۰ گھنٹہ کی عمر والا چاند بھی نظر آ جاتا ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے ظفر احمد ص ۱۷۱)

۱۸۔ مارٹن ڈیوڈسن Martin Davidson کی کتاب Astronomy for Beginners کا اردو ترجمہ۔ مدونہ نجم از جناب ثناء الحق صدیقی۔ ریکل پاکستان انجمن ترقی اردو۔ کراچی ۱۹۶۱ء صفحہ ۹۸۰

۱۹۔ لاہوری صفحہ

۲۰۔ مارٹن ڈیوڈسن صفحہ ۲۳ تا صفحہ ۲۵ (ملخصاً)

۲۱۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو : مولانا ہاشمی (تقویم تاریخی) غیر متعصب عیسائیوں کو یہ اعتراف ہے کہ ۲۵ دسمبر ہرگز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت کا دن نہیں ہے (ظفر احمد صفحہ ۱۶۶ بحوالہ احسن الفتاویٰ)

۲۲۔ دیکھئے ہاشمی

۲۳۔ ایضاً

۲۴۔ کبیرہ (مذکر عربی) لوند کا مہینہ۔ چوتھے قمری سال کا زائد مہینہ وہ سال جسکے ایک مہینہ میں ایک دن کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ لوند (ہندی مذکر)

تیرھواں مہینہ جو تیسرے سال ہر سال کی کسرات کو جمع کر کے بڑھایا جاتا ہے۔ قاضی، زائد فضول (دیکھئے: نسیم امروہی دیگر۔ جدید نسیم اللغات اردو۔ شیخ غلام علی ایڈیٹر سن ۱۹۸۳ء صفحہ ۱۷۷ نیز صفحہ ۸۳۳) عربی لغت کے لحاظ سے مذکورہ دو سال جن میں ایک دن کم ہو گیا ہو۔ یہ قمری حساب سے ہر چار سال میں ہوتا ہے (بلیاوی۔ عبد الحفیظ۔ معراج اللغات۔ مہینہ پیشنگ کہنی کراچی۔ صفحہ ۶۸۳)

نسی۔ تاخیر ادھار۔ وہ مہینہ جس پر اشیہ حرم میں سے کسی مہینہ کی حرمت جاہلیت میں ڈال دی جاتی تھی۔ (نسیم اللغات صفحہ ۸۳۲) امام اصنہانی کے نزدیک (ن س) النسی کے معنی کسی چیز کو اس کے وقت سے موخر کر دینے کے ہیں۔ (تاخیر فی الوقت) نیز لکھتے ہیں۔

النسیہ کے معنی کسی چیز کو ادھار پر فروخت کرنے کے ہیں اس سے وہ نسی ہے جس کا جاہلیت میں رواج تھا یعنی وہ کس ماہ حرام کو ہٹا کر آگے پیچھے کر دیتے تھے چنانچہ قرآن میں ہے۔ انما النسی زیادة فی الکفر (۹-۳۷) دیکھئے (اصنہانی۔ ابی القاسم الحسین بن محمد۔ المفردات فی غریب القرآن۔ مصطفیٰ البابی۔ ۱۹۶۱ء صفحہ ۴۹۲) تنہیم القرآن کے مطابق عرب کے لوگ نسی کی خاطر مہینوں کی تعداد ۱۲ یا ۱۳ بنا لیتے تھے تاکہ جس ماہ حرام کو انہوں نے حلال کر لیا ہو اسے سال کی جنزی میں کہا سکیں (حاشیہ نمبر ۳۴ ذیل سورہ قوہ آیت ۳۶) نیز اگلی آیت ۳۷ کے ضمن میں حاشیہ نمبر ۳۷ کے تحت لکھا ہے عرب میں نسی دو طرح کی تھی۔ اس کی ایک صورت تو یہ تھی کہ جنگ و جدل اور غارت گری اور خون کے انتقام لینے کی خاطر کسی حرام مہینے کو حلال قرار دے لیتے تھے۔ اور اس کے بدلے کسی حلال مہینے کو حرام کر کے مہینوں کی تعداد پوری کر دیتے تھے۔ دوسری صورت یہ تھی کہ قمری سال کو شمسی سال کے مطابق کرنے کے لئے انیس کبیرہ کا ایک مہینہ بڑھا دیتے تھے تاکہ حج ہمیشہ ایک ہی موسم پر آتا رہے اور وہ زمستوں سے بچ جائیں جو قمری حساب کے مختلف موسموں میں حج کے گردش کرنے رہنے سے پیش آتی ہیں اس طرح ۳۲ سال تک حج اپنے اصلی وقت کے خلاف دوسری تاریخوں میں ہوتا رہا تھا اور صرف ۳۳ ویں سال ایک مرتبہ اصل ذی الحجہ کی ۹-۱۰ تاریخ کو ادا ہوا تھا۔ یہی وہ بات ہے جو حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خلیفہ میں فرمائی تھی۔ ان الزمان قد استدار کھنثہ یوم خلقی اللہ السادات والارض۔ یعنی اس سال حج کا وقت گردش کرتا ہوا ٹھیک اپنی اس تاریخ پر آ گیا ہے جو قدرتی حساب سے اس کی اصل تاریخ ہے۔

(ملاحظہ ہو: مودودی مولانا سید ابوالاعلیٰ تنہیم القرآن۔ مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی ہند دہلی ج ۲ صفحہ ۱۹۳) لوند رکبہ نسی کے دستور کو عرب (کہ) میں رواج دینے اور بقول مولانا حقانی ”یابجا بعض کہتے ہیں کہ کئی کتاہ میں سے ایک شخص نعم بن نخلہ کی تھی۔ اس کے ہائیشوں میں سے حضرت کے عہد تک جناہ بن عوف زندہ تھا (دیکھئے تفسیر حقانی ج ۲ صفحہ ۲۸ مطبوعہ ہند تفسیر سورہ قوہ)

۲۵ مولانا محمد نافع۔ رضاء منہم۔ حصہ دوم فاروقی۔ تخلیقات۔ لاہور صفحہ ۱۴۶ (بحوالہ الباری لابن کثیر ج ۷ صفحہ ۴ طبع مصر)

۲۶ اعتبار لین یعنی اعتبار لینی اور اعتبار غریبی کی تشریح۔ نقشہ از روئے ہیبت اور موسیٰ مہینوں کی تفصیل اور عربی مہربانی تقادیم کے قاضی کے لئے

## ۲۸ تقویم تاریخی۔ ص ۸

یہاں یہ امر باعث دلچسپی ہے کہ یہود و نصاریٰ اور ہندو و مجوس کا یہ خیال تھا کہ کائنات کی تخلیق اعتدال ربیعی (Vernal Equinox) کے دنوں میں ہوئی تھی۔ ابوریحان البیرونی نے لکھا ہے کہ ایرانیوں کے خیال میں نوع انسانی کے پہلے فرد کی تخلیق فروردین کے مہینہ میں موسم بہار میں ہوئی تھی لکھا ہے کہ یہودیوں میں کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آفتاب کی تخلیق برج حمل کے پہلے درجہ میں ہوئی تھی آفتاب برج حمل میں اعتدال ربیعی میں ہوا کرتا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ ہندوں کے ہاں ”کل بک“ دور کی کل مدت چار لاکھ تیس ۳۲ ہزار سال ہے اور اس دور کے وقت تمام سیارگان برج حمل میں تھے (دیکھئے ظفر احمد۔ السیرہ شمارہ ۲ صفحہ ۲۳) رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں اس امر کی توثیق فرمادی ہے کہ فی الواقع کائنات کی تخلیق اعتدال ربیعی یعنی مارچ میں ہوئی تھی اور پہلا مہینہ محرم موسم بہار میں آیا تھا طویل گردش زمانہ کے بعد اب محرم ۱۱۷۷ کا پہلا مہینہ پھر موسم بہار میں آ رہا تھا کیونکہ قمری مہینہ کوئی ۳۳ سالوں کے دور میں تمام موسموں سے گزر جاتا ہے یہ دور از سر نو آ رہا تھا اس کے متعلق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ زمانہ پھر پھر اپنی اصل ہیضہ پر آ گیا ہے یہ خیال ہرگز درست نہیں کہ قمری ذی الحجہ اور قمری ششی ذی الحجہ اس سال اکٹھے ہو گئے تھے بلکہ اس سال قمری ذی الحجہ قمریہ ششی کے جمادی الاخری کے مقابل تھا (ایضاً صفحہ ۲۴۰)

حصّہ اوّل

تقویم قبل ہجرت

# ۵۷ قبل بھری = ۶۸ - ۵۶ عیسوی

بھری	عمر	مفر	رج ۱	رج ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
بھری	عمر	مفر	رج ۱	رج ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۲	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۳	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۴	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۵	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۶	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۷	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۸	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۹	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۱۰	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۱۱	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۱۲	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۱۳	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۱۴	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۱۵	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۱۶	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۱۷	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۱۸	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۱۹	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۲۰	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۲۱	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۲۲	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۲۳	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۲۴	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۲۵	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۲۶	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۲۷	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۲۸	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۲۹	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۳۰	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷

۵۶ قبل ہجری = ۵۶۸۶۹ عیسوی

37

۵۵ قبل ہجری = ۷۰-۵۶۹ عیسوی

[illegible]

# ۵۳ قبل هجری = ۷۱-۷۰-۵۷ عیسوی

کلی هجری	کلی عیسوی	کلی روم	کلی قمر	کلی شمس	کلی جمادی ۱	کلی جمادی ۲	کلی رجب	کلی شعبان	کلی رمضان	کلی شوال	کلی ذی القعدة	کلی ذی الحجة
کلی روم	کلی قمر	کلی شمس	کلی جمادی ۱	کلی جمادی ۲	کلی رجب	کلی شعبان	کلی رمضان	کلی شوال	کلی ذی القعدة	کلی ذی الحجة	کلی ذی القعدة	کلی ذی الحجة
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰



۵۳ قبل ہجری = ۷۲-۷۱ عیسوی

کلی جری کلی جری کلی ربتی	مهر جمادی ۲ ذی الحجه	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان رجب مهر	شعبان
--------------------------------	----------------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	---------------------	-------

۵۲ قبل ہجری = ۷۳-۷۲ عیسوی

[illegible]

۵۱ قبل ہجری = ۷۲-۷۳ عیسوی

[illegible]

# ۵۰ قبل، هجری = ۵۷۷ عیسوی

نسل هجری	محرّم	مفر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کلی ترتیب	هجری ۱	هجری ۲	هجری ۳	هجری ۴	هجری ۵	هجری ۶	هجری ۷	هجری ۸
کلی ترتیب	ذیقعدہ	ذی الحجہ	محرّم	شعبان	رجب	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	هجرات ۱۰	بنت ۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۳	بنت ۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۵	بنت ۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۷	بنت ۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۹	بنت ۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۱۱	بنت ۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۱۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۱۳	بنت ۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۱۵	بنت ۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۱۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۱۷	بنت ۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۱۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۱۹	بنت ۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۲۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۲۱	بنت ۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۲۲	هجرات ۱۰	بنت ۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۲۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۲۴	بنت ۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۲۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۲۶	بنت ۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۲۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۲۸	بنت ۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۲۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۳۰	بنت ۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰

۳۹ قبل هجری = ۵۷۲-۵۷۳ عیسوی

کلی هجری	کلی قمری	مهر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	ذی الحجه
کلی هجری	کلی قمری	مهر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	ذی الحجه
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰

۳۸ قبل ہجری = ۶۷۵-۵۷۵ عیسوی

[illegible]

۴۷ قبل ہجری = ۷۷۶-۷۷۵ عیسوی

[illegible]

# ۴۶ قبل هجری = ۸۷-۷۷-۷۶ عیسوی

قبل هجری	حرم	مطر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کی رتبی	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ	شعبان	رمضان	رجب ۱	رجب ۲	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	اواخر اکتوبر	۱۵ اکتوبر	۲۶ اکتوبر	۱۵ اکتوبر	۲۶ اکتوبر	۱۵ اکتوبر	۲۶ اکتوبر	۱۵ اکتوبر	۲۶ اکتوبر	۱۵ اکتوبر	۲۶ اکتوبر	۱۵ اکتوبر
۲	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸
۳	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹
۴	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۳۱	۳۰
۵	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹
۶	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹
۷	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۳۱	۳۰
۸	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹
۹	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹
۱۰	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۳۱	۳۰
۱۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹
۱۲	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹
۱۳	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۳۱	۳۰
۱۴	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹
۱۵	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹
۱۶	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۳۱	۳۰
۱۷	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹
۱۸	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹
۱۹	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۳۱	۳۰
۲۰	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹
۲۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹
۲۲	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۳۱	۳۰
۲۳	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹
۲۴	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹
۲۵	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۳۱	۳۰
۲۶	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹
۲۷	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹
۲۸	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۳۱	۳۰
۲۹	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹
۳۰	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹



۴۵ قبل ہجری = ۷۹-۸۰ عیسوی

[illegible]

۴۴ قبل ہجری = ۸۰-۷۹ عیسوی

کلی جری کلی جری کلی جری	عزم رابع ۱ رمضان	مهر رابع ۲ شوال	رابع ۱ جمادی ۱ ذیقعدة	رابع ۲ جمادی ۲ ذی الحجة	جمادی ۱ رجب شوال	جمادی ۲ رجب شوال	رجب رمضان مهر	شعبان شوال رابع ۱	رمضان ذیقعدة رابع ۲	شوال ذیقعدة جمادی ۱	ذی الحجة جمادی ۲ رجب
۱	مکمل عابر	بد ۸	جمرات ۷	بد ۹	آذار ۳	مکمل ۵	بد ۳	جمرات ۲	بد ۱	آذار ۲۹	جمرات ۱۸
۲	بد ۸	جمرات ۷	بد ۹	آذار ۳	مکمل ۵	بد ۳	جمرات ۲	بد ۱	آذار ۲۹	جمرات ۱۸	بد ۱۸
۳	جمرات ۹	بد ۸	آذار ۷	بد ۵	جمرات ۶	بد ۴	آذار ۴	مکمل ۲	بد ۲	جمادی ۲	آذار ۲۹
۴	بد ۱۰	بد ۹	بد ۸	مکمل ۶	جمرات ۷	بد ۵	آذار ۵	بد ۳	جمرات ۲	بد ۲	بد ۲۰
۵	بد ۱۱	آذار ۱۰	مکمل ۹	بد ۷	جمرات ۸	بد ۶	بد ۶	مکمل ۴	بد ۲	آذار ۲۹	مکمل ۱۸
۶	آذار ۱۲	بد ۱۱	بد ۱۰	جمرات ۸	بد ۹	آذار ۷	مکمل ۷	بد ۵	بد ۳	بد ۲	بد ۲
۷	بد ۱۳	مکمل ۱۲	جمرات ۱۱	بد ۹	آذار ۱۰	بد ۸	بد ۸	جمرات ۶	بد ۴	آذار ۲۹	مکمل ۳
۸	مکمل ۱۳	بد ۱۳	بد ۱۲	بد ۱۰	مکمل ۱۱	بد ۹	جمرات ۹	بد ۷	آذار ۷	بد ۵	بد ۳
۹	بد ۱۵	جمرات ۱۳	بد ۱۳	آذار ۱۱	مکمل ۱۲	بد ۱۰	بد ۱۰	بد ۸	بد ۸	مکمل ۶	جمرات ۵
۱۰	جمرات ۱۶	بد ۱۵	آذار ۱۴	بد ۱۲	بد ۱۳	جمرات ۱۱	بد ۱۱	آذار ۹	مکمل ۹	بد ۷	آذار ۲
۱۱	بد ۱۷	بد ۱۶	بد ۱۵	مکمل ۱۳	جمرات ۱۳	بد ۱۱	بد ۱۱	آذار ۱۲	بد ۱۰	جمرات ۸	بد ۷
۱۲	بد ۱۸	آذار ۱۷	مکمل ۱۶	بد ۱۴	بد ۱۴	بد ۱۲	بد ۱۲	مکمل ۱۱	بد ۹	آذار ۸	مکمل ۸
۱۳	آذار ۱۹	بد ۱۸	بد ۱۷	جمرات ۱۵	بد ۱۶	آذار ۱۳	مکمل ۱۳	بد ۱۲	بد ۱۰	بد ۹	بد ۹
۱۴	بد ۲۰	مکمل ۱۹	جمرات ۱۸	بد ۱۶	آذار ۱۷	بد ۱۵	بد ۱۵	جمرات ۱۱	بد ۱۳	آذار ۱۱	مکمل ۱۰
۱۵	مکمل ۲۱	بد ۲۰	بد ۱۹	بد ۱۷	مکمل ۱۸	بد ۱۶	بد ۱۶	جمرات ۱۲	بد ۱۴	آذار ۱۲	بد ۱۱
۱۶	بد ۲۲	جمرات ۲۱	بد ۲۰	آذار ۱۸	مکمل ۱۹	بد ۱۷	بد ۱۷	بد ۱۵	بد ۱۵	مکمل ۱۳	جمرات ۱۲
۱۷	جمرات ۲۳	بد ۲۲	آذار ۲۱	بد ۱۹	بد ۲۰	جمرات ۱۸	بد ۱۸	آذار ۱۶	مکمل ۱۶	بد ۱۴	آذار ۱۳
۱۸	بد ۲۴	بد ۲۳	مکمل ۲۲	بد ۲۰	جمرات ۲۱	بد ۱۹	بد ۱۹	آذار ۱۷	بد ۱۷	جمرات ۱۵	بد ۱۳
۱۹	بد ۲۵	آذار ۲۴	مکمل ۲۳	بد ۲۱	بد ۲۲	بد ۲۰	بد ۲۰	مکمل ۱۸	بد ۱۸	آذار ۱۷	مکمل ۱۵
۲۰	آذار ۲۶	بد ۲۵	بد ۲۴	جمرات ۲۴	بد ۲۳	بد ۲۱	بد ۲۱	مکمل ۱۹	بد ۱۹	بد ۱۶	بد ۱۶
۲۱	بد ۲۷	مکمل ۲۶	جمرات ۲۵	بد ۲۴	آذار ۲۳	بد ۲۲	بد ۲۲	جمرات ۲۰	بد ۲۰	آذار ۱۸	مکمل ۱۷
۲۲	مکمل ۲۸	بد ۲۷	بد ۲۶	بد ۲۴	مکمل ۲۵	بد ۲۳	بد ۲۳	جمرات ۲۳	بد ۲۱	آذار ۱۹	بد ۱۸
۲۳	بد ۲۹	جمرات ۲۸	بد ۲۷	آذار ۲۵	مکمل ۲۶	بد ۲۴	بد ۲۴	بد ۲۲	بد ۲۲	مکمل ۱۹	جمرات ۱۹
۲۴	جمرات ۳۰	بد ۲۸	آذار ۲۶	بد ۲۵	بد ۲۷	بد ۲۵	بد ۲۵	مکمل ۲۳	بد ۲۳	آذار ۲۰	بد ۲۰
۲۵	بد ۳۱	بد ۳۰	مکمل ۲۹	بد ۲۶	جمرات ۲۸	بد ۲۶	بد ۲۶	بد ۲۴	بد ۲۴	جمرات ۲۲	بد ۲۱
۲۶	بد ۳۲	آذار ۳۱	مکمل ۳۰	بد ۲۷	بد ۳۱	بد ۲۷	بد ۲۷	مکمل ۲۵	بد ۲۵	آذار ۲۱	مکمل ۲۲
۲۷	آذار ۳۳	بد ۳۱	جمرات ۳۱	بد ۲۸	بد ۳۲	بد ۲۸	بد ۲۸	بد ۲۶	بد ۲۶	بد ۲۲	بد ۲۲
۲۸	بد ۳۴	مکمل ۳۲	جمرات ۳۲	بد ۲۹	آذار ۳۳	بد ۲۹	بد ۲۹	جمرات ۲۷	بد ۲۷	آذار ۲۲	مکمل ۲۳
۲۹	مکمل ۳۵	بد ۳۳	بد ۳۲	بد ۳۰	مکمل ۳۱	بد ۲۹	بد ۲۹	جمرات ۲۹	بد ۲۷	آذار ۲۳	بد ۲۳
۳۰		جمرات ۳۴	بد ۳۴	بد ۳۱	آذار ۳۴	بد ۳۰	بد ۳۰	بد ۲۹	بد ۲۹	مکمل ۳۵	جمرات ۳۴

۴۳ قبل ہجری = ۸۱-۵۸۰ عیسوی

[illegible]

۴۲ قبل ہجری = ۸۲-۵۸۱ عیسوی

[illegible]

۴۱ قبل ہجری = ۸۳-۵۸۲ عیسوی

[illegible]

۴۰ قبل ہجری = ۸۴-۵۸۳ عیسوی

[illegible]

۳۹ قبل ہجری = ۸۵-۵۸۲ عیسوی

[illegible]

# ۳۸ قبل هجری = ۸۶-۵۸۵ عیسوی

کلی هجری	محرم	مهر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کلی شمسی	کلی رجب	کلی محرم	کلی رمضان	کلی شوال	کلی ذیقعدہ	کلی جمادی ۲	کلی جمادی ۱	کلی رجب	کلی شعبان	کلی رمضان	کلی شوال	کلی ذیقعدہ
۱	بند ۱ خمر	در اکتوبر	منگل ۳۰ آذر	جمرات ۲۰ ابر	بند ۲۹ ذی	بند ۲۸ آذر	منگل ۲۷ آذر	جمرات ۲۶ آذر	بند ۲۵ آذر	بند ۲۴ آذر	بند ۲۳ آذر	بند ۲۲ آذر
۲	آذر ۲	منگل ۲	بد ۲۱	جمرات ۲۰	آذر ۳۰	در ۲۹	بد ۲۸	جمرات ۲۷	در ۲۶	منگل ۲۵	جمرات ۲۴	جمرات ۲۳
۳	در ۳	بد ۳	جمرات ۲۰	بند ۲۹ ابر	در ۳۱	منگل ۳۰	جمرات ۲۹	بند ۲۸	در ۲۷	منگل ۲۶	بد ۲۵	بد ۲۴
۴	منگل ۴	جمرات ۴	جمرات ۳	آذر ۲	منگل ۲۰	جمرات ۲۰	جمرات ۱۹	جمرات ۱۸	منگل ۱۷	جمرات ۱۶	بند ۱۵	بند ۱۴
۵	بد ۵	جمرات ۵	بند ۴	در ۳	بد ۲۹	جمرات ۲۸	بند ۲۷	در ۲۶	جمرات ۲۵	جمرات ۲۴	جمرات ۲۳	آذر ۲۲
۶	جمرات ۶	بند ۶	آذر ۳	منگل ۳	جمرات ۲	جمرات ۲	جمرات ۱	جمرات ۱	جمرات ۱	جمرات ۱	جمرات ۱	جمرات ۱
۷	جمرات ۷	آذر ۷	در ۷	بد ۵	جمرات ۴	جمرات ۴	جمرات ۳	جمرات ۳	جمرات ۳	جمرات ۳	جمرات ۳	جمرات ۳
۸	بند ۸	در ۸	منگل ۸	جمرات ۶	بند ۵	آذر ۳	منگل ۳	جمرات ۲	جمرات ۲	جمرات ۲	جمرات ۲	جمرات ۲
۹	آذر ۹	منگل ۹	بد ۹	جمرات ۷	در ۶	جمرات ۶	جمرات ۵	جمرات ۵	جمرات ۵	جمرات ۵	جمرات ۵	جمرات ۵
۱۰	در ۱۰	بد ۱۰	جمرات ۸	بند ۸	در ۷	جمرات ۵	جمرات ۴	جمرات ۴	جمرات ۴	جمرات ۴	جمرات ۴	جمرات ۴
۱۱	منگل ۱۱	جمرات ۱۱	جمرات ۱۱	جمرات ۹	آذر ۹	منگل ۸	جمرات ۷	جمرات ۷	جمرات ۷	جمرات ۷	جمرات ۷	جمرات ۷
۱۲	بد ۱۲	جمرات ۱۲	بند ۱۲	در ۱۰	جمرات ۱۰	جمرات ۱۰	جمرات ۹	جمرات ۹	جمرات ۹	جمرات ۹	جمرات ۹	جمرات ۹
۱۳	جمرات ۱۳	بند ۱۳	آذر ۱۳	بند ۱۳	منگل ۱۱	جمرات ۱۱	جمرات ۱۰	جمرات ۱۰	جمرات ۱۰	جمرات ۱۰	جمرات ۱۰	جمرات ۱۰
۱۴	جمرات ۱۴	در ۱۴	در ۱۴	جمرات ۱۲	جمرات ۱۲	جمرات ۱۲	جمرات ۱۱	جمرات ۱۱	جمرات ۱۱	جمرات ۱۱	جمرات ۱۱	جمرات ۱۱
۱۵	بند ۱۵	در ۱۵	منگل ۱۵	جمرات ۱۳	بند ۱۴	آذر ۱۴	منگل ۱۳	جمرات ۱۲	جمرات ۱۲	جمرات ۱۲	جمرات ۱۲	جمرات ۱۲
۱۶	آذر ۱۶	منگل ۱۶	بد ۱۶	جمرات ۱۴	جمرات ۱۴	جمرات ۱۴	جمرات ۱۳	جمرات ۱۳	جمرات ۱۳	جمرات ۱۳	جمرات ۱۳	جمرات ۱۳
۱۷	در ۱۷	بد ۱۷	جمرات ۱۵	جمرات ۱۵	در ۱۵	جمرات ۱۵	جمرات ۱۴	جمرات ۱۴	جمرات ۱۴	جمرات ۱۴	جمرات ۱۴	جمرات ۱۴
۱۸	منگل ۱۸	جمرات ۱۸	جمرات ۱۶	جمرات ۱۶	منگل ۱۶	جمرات ۱۶	جمرات ۱۵	جمرات ۱۵	جمرات ۱۵	جمرات ۱۵	جمرات ۱۵	جمرات ۱۵
۱۹	بد ۱۹	جمرات ۱۹	بند ۱۹	جمرات ۱۷	جمرات ۱۷	جمرات ۱۷	جمرات ۱۶	جمرات ۱۶	جمرات ۱۶	جمرات ۱۶	جمرات ۱۶	جمرات ۱۶
۲۰	جمرات ۲۰	بند ۲۰	آذر ۲۰	منگل ۲۰	جمرات ۱۸	جمرات ۱۸	جمرات ۱۷	جمرات ۱۷	جمرات ۱۷	جمرات ۱۷	جمرات ۱۷	جمرات ۱۷
۲۱	جمرات ۲۱	در ۲۱	در ۲۱	جمرات ۱۹	جمرات ۱۹	جمرات ۱۹	جمرات ۱۸	جمرات ۱۸	جمرات ۱۸	جمرات ۱۸	جمرات ۱۸	جمرات ۱۸
۲۲	بند ۲۲	در ۲۲	منگل ۲۲	جمرات ۲۰	جمرات ۲۰	جمرات ۲۰	جمرات ۱۹	جمرات ۱۹	جمرات ۱۹	جمرات ۱۹	جمرات ۱۹	جمرات ۱۹
۲۳	آذر ۲۳	منگل ۲۳	بد ۲۳	جمرات ۲۱	جمرات ۲۱	جمرات ۲۱	جمرات ۲۰	جمرات ۲۰	جمرات ۲۰	جمرات ۲۰	جمرات ۲۰	جمرات ۲۰
۲۴	در ۲۴	جمرات ۲۴	جمرات ۲۲	جمرات ۲۲	جمرات ۲۲	جمرات ۲۲	جمرات ۲۱	جمرات ۲۱	جمرات ۲۱	جمرات ۲۱	جمرات ۲۱	جمرات ۲۱
۲۵	منگل ۲۵	جمرات ۲۵	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۲	جمرات ۲۲	جمرات ۲۲	جمرات ۲۲	جمرات ۲۲	جمرات ۲۲
۲۶	بد ۲۶	جمرات ۲۶	بند ۲۶	جمرات ۲۴	جمرات ۲۴	جمرات ۲۴	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳
۲۷	جمرات ۲۷	بند ۲۷	آذر ۲۷	منگل ۲۷	جمرات ۲۵	جمرات ۲۵	جمرات ۲۴	جمرات ۲۴	جمرات ۲۴	جمرات ۲۴	جمرات ۲۴	جمرات ۲۴
۲۸	جمرات ۲۸	در ۲۸	در ۲۸	جمرات ۲۶	جمرات ۲۶	جمرات ۲۶	جمرات ۲۵	جمرات ۲۵	جمرات ۲۵	جمرات ۲۵	جمرات ۲۵	جمرات ۲۵
۲۹	بند ۲۹	در ۲۹	منگل ۲۹	جمرات ۲۷	جمرات ۲۷	جمرات ۲۷	جمرات ۲۶	جمرات ۲۶	جمرات ۲۶	جمرات ۲۶	جمرات ۲۶	جمرات ۲۶
۳۰	آذر ۳۰	بد ۳۰	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸	جمرات ۲۷	جمرات ۲۷	جمرات ۲۷	جمرات ۲۷	جمرات ۲۷	جمرات ۲۷	جمرات ۲۷



۳۷ قبل ہجری = ۸۷-۵۸۶ عیسوی

[illegible]

۳۶ قبل ہجری = ۸۸ - ۵۸۷ عیسوی

[illegible]



۳۳ قبل ہجری = ۹۰-۵۸۹ عیسوی

[illegible]

# ۳۳ قبل هجری = ۹۱-۵۹۰ عیسوی

قبل هجری	محرم	صفر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کی ترتیب	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	جمادی ۱	رجب	شعبان	رمضان	شوال
۱	اواخر جمادی	مکمل ۱۸	جمرات ۶	جمہ ۸	بنہ ۶	اواخر ۱۰	مکمل ۵	جمہ ۳	بنہ ۳	اواخر ۳	مکمل ۱	بنہ ۱
۲	بنہ ۱۰	بنہ ۹	جمہ ۸	بنہ ۸	بنہ ۶	جمہ ۶	بنہ ۶	بنہ ۳	بنہ ۳	اواخر ۳	مکمل ۱	بنہ ۱
۳	مکمل ۱۱	جمرات ۱۰	بنہ ۹	اواخر ۸	مکمل ۷	جمرات ۷	جمہ ۵	اواخر ۴	بنہ ۴	بنہ ۳	جمرات ۳	بنہ ۳
۴	بنہ ۱۲	جمہ ۱۱	اواخر ۱۰	بنہ ۹	جمہ ۸	بنہ ۸	بنہ ۶	مکمل ۵	بنہ ۴	جمرات ۴	جمہ ۳	بنہ ۳
۵	جمرات ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	مکمل ۱۰	جمرات ۹	بنہ ۹	اواخر ۷	مکمل ۶	بنہ ۵	جمہ ۴	بنہ ۳	اواخر ۳
۶	جمہ ۱۳	اواخر ۱۳	مکمل ۱۲	جمہ ۱۱	جمہ ۱۰	اواخر ۱۰	بنہ ۸	جمہ ۷	بنہ ۶	جمرات ۶	بنہ ۴	بنہ ۳
۷	بنہ ۱۵	بنہ ۱۴	جمہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۱۱	بنہ ۹	جمہ ۸	بنہ ۷	جمرات ۷	بنہ ۵	بنہ ۴
۸	اواخر ۱۶	مکمل ۱۵	جمرات ۱۴	جمہ ۱۳	بنہ ۱۲	مکمل ۱۱	بنہ ۱۰	جمہ ۹	بنہ ۸	بنہ ۷	بنہ ۵	بنہ ۴
۹	بنہ ۱۷	بنہ ۱۶	جمہ ۱۵	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۰	بنہ ۹	بنہ ۸	بنہ ۷	بنہ ۵	بنہ ۴
۱۰	مکمل ۱۸	جمرات ۱۶	بنہ ۱۶	اواخر ۱۵	مکمل ۱۳	جمرات ۱۳	بنہ ۱۱	بنہ ۱۰	بنہ ۹	بنہ ۸	بنہ ۵	بنہ ۴
۱۱	بنہ ۱۹	جمہ ۱۸	بنہ ۱۷	بنہ ۱۶	بنہ ۱۵	بنہ ۱۴	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۱۰	بنہ ۹	بنہ ۵	بنہ ۴
۱۲	جمرات ۲۰	بنہ ۱۹	بنہ ۱۸	مکمل ۱۷	جمرات ۱۶	بنہ ۱۶	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴
۱۳	جمہ ۲۱	اواخر ۲۰	مکمل ۱۹	بنہ ۱۸	بنہ ۱۷	بنہ ۱۶	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴
۱۴	بنہ ۲۲	بنہ ۲۱	جمہ ۲۰	بنہ ۱۹	بنہ ۱۸	بنہ ۱۷	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴
۱۵	اواخر ۲۳	مکمل ۲۲	جمرات ۲۱	جمہ ۲۰	بنہ ۱۹	بنہ ۱۸	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴
۱۶	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	جمہ ۲۲	بنہ ۲۱	بنہ ۲۰	بنہ ۱۹	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴
۱۷	بنہ ۲۵	جمرات ۲۳	بنہ ۲۳	اواخر ۲۲	مکمل ۲۱	جمرات ۲۱	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴
۱۸	بنہ ۲۶	جمہ ۲۴	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲	بنہ ۲۱	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴
۱۹	جمرات ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	مکمل ۲۴	جمرات ۲۳	بنہ ۲۳	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴
۲۰	جمہ ۲۸	اواخر ۲۷	مکمل ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴
۲۱	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	جمہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴
۲۲	اواخر ۳۰	مکمل ۲۹	جمرات ۲۸	جمہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴
۲۳	بنہ ۳۱	بنہ ۳۰	جمہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴
۲۴	مکمل ۳۲	جمرات ۳۱	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴
۲۵	بنہ ۳	جمہ ۳۱	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴
۲۶	جمرات ۳	بنہ ۳	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴
۲۷	جمہ ۴	بنہ ۳	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴
۲۸	بنہ ۵	بنہ ۴	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴
۲۹	اواخر ۶	مکمل ۵	جمرات ۳۱	جمہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴
۳۰	بنہ ۷	بنہ ۶	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۵	بنہ ۴

۳۲ قبل ہجری = ۹۲-۵۹۱ عیسوی

[illegible]

۳۱ قبل ہجری = ۹۳-۵۹۲ عیسوی

کلی جری	محرّم	منر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجّہ
کلی جری	محرّم	ذیقعدہ	ربیع ۱	ربیع ۲	محرّم	شعبان	رمضان	شوال	ربیع ۲	جمادی ۱	رمضان	شوال
کلی جری	ربیع ۲	جمادی ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ربیع ۲	جمادی ۱	رمضان	شوال
۱	مکمل عاجزان	بہ ۱۸۲۶	بہ ۱۸۱۵	بہ ۱۸۰۴	بہ ۱۷۹۳	بہ ۱۷۸۲	بہ ۱۷۷۱	بہ ۱۷۶۰	بہ ۱۷۴۹	بہ ۱۷۳۸	بہ ۱۷۲۷	بہ ۱۷۱۶
۲	بہ ۱۸	بہ ۱۷	بہ ۱۶	بہ ۱۵	بہ ۱۴	بہ ۱۳	بہ ۱۲	بہ ۱۱	بہ ۱۰	بہ ۹	بہ ۸	بہ ۷
۳	بہ ۱۹	بہ ۱۸	بہ ۱۷	بہ ۱۶	بہ ۱۵	بہ ۱۴	بہ ۱۳	بہ ۱۲	بہ ۱۱	بہ ۱۰	بہ ۹	بہ ۸
۴	بہ ۲۰	بہ ۱۹	بہ ۱۸	بہ ۱۷	بہ ۱۶	بہ ۱۵	بہ ۱۴	بہ ۱۳	بہ ۱۲	بہ ۱۱	بہ ۱۰	بہ ۹
۵	بہ ۲۱	بہ ۲۰	بہ ۱۹	بہ ۱۸	بہ ۱۷	بہ ۱۶	بہ ۱۵	بہ ۱۴	بہ ۱۳	بہ ۱۲	بہ ۱۱	بہ ۱۰
۶	بہ ۲۲	بہ ۲۱	بہ ۲۰	بہ ۱۹	بہ ۱۸	بہ ۱۷	بہ ۱۶	بہ ۱۵	بہ ۱۴	بہ ۱۳	بہ ۱۲	بہ ۱۱
۷	بہ ۲۳	بہ ۲۲	بہ ۲۱	بہ ۲۰	بہ ۱۹	بہ ۱۸	بہ ۱۷	بہ ۱۶	بہ ۱۵	بہ ۱۴	بہ ۱۳	بہ ۱۲
۸	بہ ۲۴	بہ ۲۳	بہ ۲۲	بہ ۲۱	بہ ۲۰	بہ ۱۹	بہ ۱۸	بہ ۱۷	بہ ۱۶	بہ ۱۵	بہ ۱۴	بہ ۱۳
۹	بہ ۲۵	بہ ۲۴	بہ ۲۳	بہ ۲۲	بہ ۲۱	بہ ۲۰	بہ ۱۹	بہ ۱۸	بہ ۱۷	بہ ۱۶	بہ ۱۵	بہ ۱۴
۱۰	بہ ۲۶	بہ ۲۵	بہ ۲۴	بہ ۲۳	بہ ۲۲	بہ ۲۱	بہ ۲۰	بہ ۱۹	بہ ۱۸	بہ ۱۷	بہ ۱۶	بہ ۱۵
۱۱	بہ ۲۷	بہ ۲۶	بہ ۲۵	بہ ۲۴	بہ ۲۳	بہ ۲۲	بہ ۲۱	بہ ۲۰	بہ ۱۹	بہ ۱۸	بہ ۱۷	بہ ۱۶
۱۲	بہ ۲۸	بہ ۲۷	بہ ۲۶	بہ ۲۵	بہ ۲۴	بہ ۲۳	بہ ۲۲	بہ ۲۱	بہ ۲۰	بہ ۱۹	بہ ۱۸	بہ ۱۷
۱۳	بہ ۲۹	بہ ۲۸	بہ ۲۷	بہ ۲۶	بہ ۲۵	بہ ۲۴	بہ ۲۳	بہ ۲۲	بہ ۲۱	بہ ۲۰	بہ ۱۹	بہ ۱۸
۱۴	بہ ۳۰	بہ ۲۹	بہ ۲۸	بہ ۲۷	بہ ۲۶	بہ ۲۵	بہ ۲۴	بہ ۲۳	بہ ۲۲	بہ ۲۱	بہ ۲۰	بہ ۱۹
۱۵	بہ ۳۱	بہ ۳۰	بہ ۲۹	بہ ۲۸	بہ ۲۷	بہ ۲۶	بہ ۲۵	بہ ۲۴	بہ ۲۳	بہ ۲۲	بہ ۲۱	بہ ۲۰
۱۶	بہ ۳۲	بہ ۳۱	بہ ۳۰	بہ ۲۹	بہ ۲۸	بہ ۲۷	بہ ۲۶	بہ ۲۵	بہ ۲۴	بہ ۲۳	بہ ۲۲	بہ ۲۱
۱۷	بہ ۳۳	بہ ۳۲	بہ ۳۱	بہ ۳۰	بہ ۲۹	بہ ۲۸	بہ ۲۷	بہ ۲۶	بہ ۲۵	بہ ۲۴	بہ ۲۳	بہ ۲۲
۱۸	بہ ۳۴	بہ ۳۳	بہ ۳۲	بہ ۳۱	بہ ۳۰	بہ ۲۹	بہ ۲۸	بہ ۲۷	بہ ۲۶	بہ ۲۵	بہ ۲۴	بہ ۲۳
۱۹	بہ ۳۵	بہ ۳۴	بہ ۳۳	بہ ۳۲	بہ ۳۱	بہ ۳۰	بہ ۲۹	بہ ۲۸	بہ ۲۷	بہ ۲۶	بہ ۲۵	بہ ۲۴
۲۰	بہ ۳۶	بہ ۳۵	بہ ۳۴	بہ ۳۳	بہ ۳۲	بہ ۳۱	بہ ۳۰	بہ ۲۹	بہ ۲۸	بہ ۲۷	بہ ۲۶	بہ ۲۵
۲۱	بہ ۳۷	بہ ۳۶	بہ ۳۵	بہ ۳۴	بہ ۳۳	بہ ۳۲	بہ ۳۱	بہ ۳۰	بہ ۲۹	بہ ۲۸	بہ ۲۷	بہ ۲۶
۲۲	بہ ۳۸	بہ ۳۷	بہ ۳۶	بہ ۳۵	بہ ۳۴	بہ ۳۳	بہ ۳۲	بہ ۳۱	بہ ۳۰	بہ ۲۹	بہ ۲۸	بہ ۲۷
۲۳	بہ ۳۹	بہ ۳۸	بہ ۳۷	بہ ۳۶	بہ ۳۵	بہ ۳۴	بہ ۳۳	بہ ۳۲	بہ ۳۱	بہ ۳۰	بہ ۲۹	بہ ۲۸
۲۴	بہ ۴۰	بہ ۳۹	بہ ۳۸	بہ ۳۷	بہ ۳۶	بہ ۳۵	بہ ۳۴	بہ ۳۳	بہ ۳۲	بہ ۳۱	بہ ۳۰	بہ ۲۹
۲۵	بہ ۴۱	بہ ۴۰	بہ ۳۹	بہ ۳۸	بہ ۳۷	بہ ۳۶	بہ ۳۵	بہ ۳۴	بہ ۳۳	بہ ۳۲	بہ ۳۱	بہ ۳۰
۲۶	بہ ۴۲	بہ ۴۱	بہ ۴۰	بہ ۳۹	بہ ۳۸	بہ ۳۷	بہ ۳۶	بہ ۳۵	بہ ۳۴	بہ ۳۳	بہ ۳۲	بہ ۳۱
۲۷	بہ ۴۳	بہ ۴۲	بہ ۴۱	بہ ۴۰	بہ ۳۹	بہ ۳۸	بہ ۳۷	بہ ۳۶	بہ ۳۵	بہ ۳۴	بہ ۳۳	بہ ۳۲
۲۸	بہ ۴۴	بہ ۴۳	بہ ۴۲	بہ ۴۱	بہ ۴۰	بہ ۳۹	بہ ۳۸	بہ ۳۷	بہ ۳۶	بہ ۳۵	بہ ۳۴	بہ ۳۳
۲۹	بہ ۴۵	بہ ۴۴	بہ ۴۳	بہ ۴۲	بہ ۴۱	بہ ۴۰	بہ ۳۹	بہ ۳۸	بہ ۳۷	بہ ۳۶	بہ ۳۵	بہ ۳۴
۳۰	بہ ۴۶	بہ ۴۵	بہ ۴۴	بہ ۴۳	بہ ۴۲	بہ ۴۱	بہ ۴۰	بہ ۳۹	بہ ۳۸	بہ ۳۷	بہ ۳۶	بہ ۳۵

۳۰ قبل ہجری = ۹۴-۹۳ عیسوی

کلی جری کی کثر علی کی رتی	محرم شوال رجب ۲	مفر ذیقعد جادی ۱	رجب ۱ مفر جادی ۲	رجب ۲ کس رجب	جادی ۱ مفر شعبان	جادی ۲ مفر رمضان	رجب شوال ذیقعد	شعبان رجب ۲ ذیقعد	رمضان جادی ۲ کس	شوال ذیقعد محرم	ذیقعد رجب	ذی الحجه
۱	آوار ۱۷	در ۲۶	مگل ۱۱	جمرات ۳	جمرات ۳	جمرات ۳	جمرات ۳	جمرات ۳	جمرات ۳	جمرات ۳	جمرات ۳	جمرات ۳
۲	در ۸	مگل ۷	جم ۵	جم ۳	بنز ۳	در ۲	جم ۲	جم ۲	بنز ۲	بنز ۲	بنز ۲	بنز ۲
۳	مگل ۹	جم ۸	جمرات ۶	بنز ۵	آوار ۳	مگل ۳	جمرات ۳	بنز ۲	آوار ۲	مگل ۲	جمرات ۲	جمرات ۲
۴	جم ۱۰	جمرات ۹	جم ۷	آوار ۶	در ۵	جم ۴	جم ۴	آوار ۳	در ۳	جم ۲	بنز ۲	بنز ۲
۵	جمرات ۱۱	جم ۱۰	بنز ۸	بنز ۶	مگل ۶	جمرات ۵	بنز ۵	در ۴	مگل ۲	جمرات ۲	بنز ۲	آوار ۲
۶	جم ۱۲	بنز ۱۱	بنز ۱۱	آوار ۹	مگل ۸	جم ۷	جم ۷	آوار ۶	مگل ۵	جم ۵	آوار ۳	در ۳
۷	بنز ۱۳	آوار ۱۲	در ۱۰	جم ۹	جمرات ۸	بنز ۷	در ۷	جم ۶	جمرات ۴	بنز ۶	در ۵	مگل ۴
۸	آوار ۱۴	در ۱۳	مگل ۱۱	جمرات ۱۰	جم ۹	مگل ۸	جمرات ۸	جم ۵	آوار ۷	مگل ۶	جم ۵	جم ۵
۹	در ۱۵	مگل ۱۴	جم ۱۲	جم ۱۱	بنز ۱۰	در ۹	جم ۹	جم ۸	بنز ۶	در ۸	جم ۷	جمرات ۶
۱۰	مگل ۱۶	جم ۱۵	جمرات ۱۳	بنز ۱۲	آوار ۱۱	مگل ۱۰	جمرات ۱۰	بنز ۹	آوار ۷	مگل ۷	جمرات ۸	جم ۷
۱۱	جم ۱۷	جمرات ۱۶	جم ۱۴	آوار ۱۳	در ۱۲	جم ۱۱	جمرات ۱۱	در ۱۰	جم ۸	جم ۱۰	جم ۹	بنز ۸
۱۲	جمرات ۱۸	جم ۱۷	بنز ۱۵	در ۱۴	مگل ۱۳	جمرات ۱۲	بنز ۱۲	در ۱۱	مگل ۹	جمرات ۱۱	بنز ۱۰	آوار ۹
۱۳	جم ۱۹	بنز ۱۸	آوار ۱۶	مگل ۱۵	جم ۱۴	آوار ۱۳	مگل ۱۳	جم ۱۰	جم ۱۲	آوار ۱۱	در ۱۱	در ۱۰
۱۴	بنز ۲۰	آوار ۱۹	در ۱۷	جم ۱۶	جمرات ۱۵	بنز ۱۴	در ۱۴	جم ۱۳	جمرات ۱۱	بنز ۱۳	در ۱۲	مگل ۱۱
۱۵	آوار ۲۱	در ۲۰	مگل ۱۸	جمرات ۱۶	جم ۱۷	آوار ۱۵	مگل ۱۵	جمرات ۱۲	جم ۱۲	آوار ۱۳	مگل ۱۳	جم ۱۲
۱۶	در ۲۲	مگل ۲۱	جم ۱۹	جم ۱۸	بنز ۱۶	در ۱۶	جم ۱۶	جم ۱۲	بنز ۱۵	در ۱۳	جمرات ۱۳	جمرات ۱۳
۱۷	مگل ۲۳	جم ۲۲	جمرات ۲۰	بنز ۱۹	آوار ۱۸	مگل ۱۷	جمرات ۱۷	بنز ۱۶	آوار ۱۶	مگل ۱۴	جمرات ۱۴	جم ۱۴
۱۸	جم ۲۴	جمرات ۲۳	جم ۲۱	آوار ۲۰	در ۱۹	جم ۱۸	جم ۱۸	آوار ۱۶	در ۱۵	جم ۱۶	جم ۱۶	بنز ۱۵
۱۹	جمرات ۲۵	جم ۲۴	بنز ۲۲	در ۲۱	مگل ۲۰	جمرات ۱۹	بنز ۱۹	در ۱۸	مگل ۱۶	جمرات ۱۸	بنز ۱۷	آوار ۱۷
۲۰	جم ۲۱	بنز ۲۵	آوار ۲۳	مگل ۲۲	جم ۲۱	آوار ۲۰	مگل ۲۰	بنز ۱۹	جم ۱۷	آوار ۱۹	در ۱۸	در ۱۷
۲۱	بنز ۲۷	آوار ۲۶	در ۲۴	جمرات ۲۴	بنز ۲۱	در ۲۱	جم ۲۰	جمرات ۱۸	بنز ۲۰	جمرات ۱۹	بنز ۲۰	مگل ۱۸
۲۲	آوار ۲۸	در ۲۷	مگل ۲۵	جمرات ۲۴	جم ۲۳	آوار ۲۲	مگل ۲۲	بنز ۲۱	جمرات ۲۱	آوار ۲۱	مگل ۲۱	جم ۲۰
۲۳	در ۲۹	مگل ۲۸	جم ۲۶	جم ۲۵	بنز ۲۳	در ۲۳	جم ۲۳	جم ۲۲	بنز ۲۲	در ۲۲	جم ۲۲	جمرات ۲۰
۲۴	مگل ۳۰	جم ۲۹	جمرات ۲۷	بنز ۲۶	آوار ۲۵	مگل ۲۴	جمرات ۲۴	بنز ۲۳	آوار ۲۲	مگل ۲۳	جمرات ۲۳	جم ۲۱
۲۵	جم ۳۱	جمرات ۳۰	جم ۲۸	آوار ۲۷	در ۲۶	جم ۲۵	جم ۲۵	آوار ۲۳	در ۲۳	جم ۲۳	جم ۲۳	بنز ۲۲
۲۶	جمرات ۳۲	جم ۳۱	بنز ۲۹	در ۲۸	مگل ۲۷	جمرات ۲۶	بنز ۲۶	در ۲۴	مگل ۲۴	جمرات ۲۴	بنز ۲۴	آوار ۲۳
۲۷	جم ۳۳	بنز ۳۲	آوار ۳۰	مگل ۲۹								
۲۸	بنز ۳	آوار ۲	بنز اگست	آوار ۳۰	مگل ۲۹	جم ۲۸	جم ۲۸	آوار ۲۴	در ۲۴	جمرات ۲۵	بنز ۲۴	مگل ۲۵
۲۹	آوار ۵	در ۳	مگل اکتبر	جمرات ۳۱	جم ۲۹	آوار ۲۹	مگل ۲۹	جمرات ۲۵	جم ۲۶	آوار ۲۵	مگل ۲۶	جم ۲۶
۳۰		جم ۲		بنز ۳۱	در ۳۰	جم ۳۰	جم ۳۰		بنز ۳۰	در ۳۰		جمرات ۲۷



۲۹ قبل ہجری = ۹۵-۵۹۴ عیسوی

[illegible]

۲۸ قبل ہجری = ۹۶-۵۹۵ عیسوی

[illegible]

۲۷ قبل ہجری = ۹۷-۵۹۶ عیسوی

کلی بحری	معم	مفر	رنگ ۴	رنگ ۲	جلادی ۱	جلادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی القعدة	دی ۱۵
کلی بحری	رمضان ۱	شوال ۲	ذی القعدة ۱	جلادی ۱	رنگ ۴	رنگ ۲	رجب ۱	شعبان ۱	رمضان ۱	شوال ۱	جلادی ۱	رمضان ۲
کلی بحری	رنگ ۱	رنگ ۲	رنگ ۳	رنگ ۴	رنگ ۵	رنگ ۶	رنگ ۷	رنگ ۸	رنگ ۹	رنگ ۱۰	رنگ ۱۱	رنگ ۱۲
۱	بند ۵	بند ۴	بند ۳	بند ۲	بند ۱	بند ۱۲	بند ۱۱	بند ۱۰	بند ۹	بند ۸	بند ۷	بند ۶
۲	بند ۶	بند ۵	بند ۴	بند ۳	بند ۲	بند ۱۳	بند ۱۲	بند ۱۱	بند ۱۰	بند ۹	بند ۸	بند ۷
۳	بند ۷	بند ۶	بند ۵	بند ۴	بند ۳	بند ۱۴	بند ۱۳	بند ۱۲	بند ۱۱	بند ۱۰	بند ۹	بند ۸
۴	بند ۸	بند ۷	بند ۶	بند ۵	بند ۴	بند ۱۵	بند ۱۴	بند ۱۳	بند ۱۲	بند ۱۱	بند ۱۰	بند ۹
۵	بند ۹	بند ۸	بند ۷	بند ۶	بند ۵	بند ۱۶	بند ۱۵	بند ۱۴	بند ۱۳	بند ۱۲	بند ۱۱	بند ۱۰
۶	بند ۱۰	بند ۹	بند ۸	بند ۷	بند ۶	بند ۱۷	بند ۱۶	بند ۱۵	بند ۱۴	بند ۱۳	بند ۱۲	بند ۱۱
۷	بند ۱۱	بند ۱۰	بند ۹	بند ۸	بند ۷	بند ۱۸	بند ۱۷	بند ۱۶	بند ۱۵	بند ۱۴	بند ۱۳	بند ۱۲
۸	بند ۱۲	بند ۱۱	بند ۱۰	بند ۹	بند ۸	بند ۱۹	بند ۱۸	بند ۱۷	بند ۱۶	بند ۱۵	بند ۱۴	بند ۱۳
۹	بند ۱۳	بند ۱۲	بند ۱۱	بند ۱۰	بند ۹	بند ۲۰	بند ۱۹	بند ۱۸	بند ۱۷	بند ۱۶	بند ۱۵	بند ۱۴
۱۰	بند ۱۴	بند ۱۳	بند ۱۲	بند ۱۱	بند ۱۰	بند ۲۱	بند ۲۰	بند ۱۹	بند ۱۸	بند ۱۷	بند ۱۶	بند ۱۵
۱۱	بند ۱۵	بند ۱۴	بند ۱۳	بند ۱۲	بند ۱۱	بند ۲۲	بند ۲۱	بند ۲۰	بند ۱۹	بند ۱۸	بند ۱۷	بند ۱۶
۱۲	بند ۱۶	بند ۱۵	بند ۱۴	بند ۱۳	بند ۱۲	بند ۲۳	بند ۲۲	بند ۲۱	بند ۲۰	بند ۱۹	بند ۱۸	بند ۱۷
۱۳	بند ۱۷	بند ۱۶	بند ۱۵	بند ۱۴	بند ۱۳	بند ۲۴	بند ۲۳	بند ۲۲	بند ۲۱	بند ۲۰	بند ۱۹	بند ۱۸
۱۴	بند ۱۸	بند ۱۷	بند ۱۶	بند ۱۵	بند ۱۴	بند ۲۵	بند ۲۴	بند ۲۳	بند ۲۲	بند ۲۱	بند ۲۰	بند ۱۹
۱۵	بند ۱۹	بند ۱۸	بند ۱۷	بند ۱۶	بند ۱۵	بند ۲۶	بند ۲۵	بند ۲۴	بند ۲۳	بند ۲۲	بند ۲۱	بند ۲۰
۱۶	بند ۲۰	بند ۱۹	بند ۱۸	بند ۱۷	بند ۱۶	بند ۲۷	بند ۲۶	بند ۲۵	بند ۲۴	بند ۲۳	بند ۲۲	بند ۲۱
۱۷	بند ۲۱	بند ۲۰	بند ۱۹	بند ۱۸	بند ۱۷	بند ۲۸	بند ۲۷	بند ۲۶	بند ۲۵	بند ۲۴	بند ۲۳	بند ۲۲
۱۸	بند ۲۲	بند ۲۱	بند ۲۰	بند ۱۹	بند ۱۸	بند ۲۹	بند ۲۸	بند ۲۷	بند ۲۶	بند ۲۵	بند ۲۴	بند ۲۳
۱۹	بند ۲۳	بند ۲۲	بند ۲۱	بند ۲۰	بند ۱۹	بند ۳۰	بند ۲۹	بند ۲۸	بند ۲۷	بند ۲۶	بند ۲۵	بند ۲۴
۲۰	بند ۲۴	بند ۲۳	بند ۲۲	بند ۲۱	بند ۲۰	بند ۳۱	بند ۳۰	بند ۲۹	بند ۲۸	بند ۲۷	بند ۲۶	بند ۲۵
۲۱	بند ۲۵	بند ۲۴	بند ۲۳	بند ۲۲	بند ۲۱	بند ۳۲	بند ۳۱	بند ۳۰	بند ۲۹	بند ۲۸	بند ۲۷	بند ۲۶
۲۲	بند ۲۶	بند ۲۵	بند ۲۴	بند ۲۳	بند ۲۲	بند ۳۳	بند ۳۲	بند ۳۱	بند ۳۰	بند ۲۹	بند ۲۸	بند ۲۷
۲۳	بند ۲۷	بند ۲۶	بند ۲۵	بند ۲۴	بند ۲۳	بند ۳۴	بند ۳۳	بند ۳۲	بند ۳۱	بند ۳۰	بند ۲۹	بند ۲۸
۲۴	بند ۲۸	بند ۲۷	بند ۲۶	بند ۲۵	بند ۲۴	بند ۳۵	بند ۳۴	بند ۳۳	بند ۳۲	بند ۳۱	بند ۳۰	بند ۲۹
۲۵	بند ۲۹	بند ۲۸	بند ۲۷	بند ۲۶	بند ۲۵	بند ۳۶	بند ۳۵	بند ۳۴	بند ۳۳	بند ۳۲	بند ۳۱	بند ۳۰
۲۶	بند ۳۰	بند ۲۹	بند ۲۸	بند ۲۷	بند ۲۶	بند ۳۷	بند ۳۶	بند ۳۵	بند ۳۴	بند ۳۳	بند ۳۲	بند ۳۱
۲۷	بند ۳۱	بند ۳۰	بند ۲۹	بند ۲۸	بند ۲۷	بند ۳۸	بند ۳۷	بند ۳۶	بند ۳۵	بند ۳۴	بند ۳۳	بند ۳۲
۲۸	بند ۳۲	بند ۳۱	بند ۳۰	بند ۲۹	بند ۲۸	بند ۳۹	بند ۳۸	بند ۳۷	بند ۳۶	بند ۳۵	بند ۳۴	بند ۳۳
۲۹	بند ۳۳	بند ۳۲	بند ۳۱	بند ۳۰	بند ۲۹	بند ۴۰	بند ۳۹	بند ۳۸	بند ۳۷	بند ۳۶	بند ۳۵	بند ۳۴
۳۰	بند ۳۴	بند ۳۳	بند ۳۲	بند ۳۱	بند ۳۰	بند ۴۱	بند ۴۰	بند ۳۹	بند ۳۸	بند ۳۷	بند ۳۶	بند ۳۵

۲۶ قبل ہجری = ۹۸-۵۹۷ عیسوی

[illegible]

۲۵ قبل جمری = ۹۹-۵۹۸ عیسوی

قبل جمری کی ترتیب	عمر	منہ	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
قبل جمری کی ترتیب	عمر	منہ	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۱۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۱۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۱۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۱۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۱۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۱۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۱۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۱۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۲۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۲۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۲۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۲۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۲۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۲۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۲۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۲۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۲۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۲۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۳۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰

۲۳ قبل ہجری = ۶۰۰-۵۹۹ عیسوی

[illegible]

۲۳ قبل ہجری = ۶۰۱-۶۰۰ عیسوی

کلی هجری	محرم	مهر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی القعدة	ذی الحجة
کلی شمسی	محرم	شعبان	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی القعدة	ذی الحجة
۱	۱۳۳۳	هجرات ۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۳	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۴	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۵	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۶	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۷	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۸	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۹	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۰	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۱	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۲	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۳	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۴	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۵	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۶	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۷	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۸	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۹	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۰	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۱	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۲	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۳	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۵	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۶	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۷	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۸	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۹	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۳۰	۱۳۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳

۲۲ قبل ہجری = ۶۰۲-۶۰۱ عیسوی

[illegible]



۲۱ قبل ہجری = ۶۰۳-۶۰۲ عیسوی

[illegible]

۲۰ قبل هجری = ۶۰۴ - ۶۰۳ عیسوی

کلی هجری	عزم	مفر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کلی هجری	عزم	مفر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کلی هجری	عزم	مفر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	مکمل ۱۹ اردی	بد ۱۸ اردی	بد ۱۷ اردی	بد ۱۶ اردی	بد ۱۵ اردی	بد ۱۴ اردی	بد ۱۳ اردی	بد ۱۲ اردی
۲	بد ۲۰	بد ۱۹	بد ۱۸	بد ۱۷	بد ۱۶	بد ۱۵	بد ۱۴	بد ۱۳
۳	بد ۲۱	بد ۲۰	بد ۱۹	بد ۱۸	بد ۱۷	بد ۱۶	بد ۱۵	بد ۱۴
۴	بد ۲۲	بد ۲۱	بد ۲۰	بد ۱۹	بد ۱۸	بد ۱۷	بد ۱۶	بد ۱۵
۵	بد ۲۳	بد ۲۲	بد ۲۱	بد ۲۰	بد ۱۹	بد ۱۸	بد ۱۷	بد ۱۶
۶	بد ۲۴	بد ۲۳	بد ۲۲	بد ۲۱	بد ۲۰	بد ۱۹	بد ۱۸	بد ۱۷
۷	بد ۲۵	بد ۲۴	بد ۲۳	بد ۲۲	بد ۲۱	بد ۲۰	بد ۱۹	بد ۱۸
۸	بد ۲۶	بد ۲۵	بد ۲۴	بد ۲۳	بد ۲۲	بد ۲۱	بد ۲۰	بد ۱۹
۹	بد ۲۷	بد ۲۶	بد ۲۵	بد ۲۴	بد ۲۳	بد ۲۲	بد ۲۱	بد ۲۰
۱۰	بد ۲۸	بد ۲۷	بد ۲۶	بد ۲۵	بد ۲۴	بد ۲۳	بد ۲۲	بد ۲۱
۱۱	بد ۲۹	بد ۲۸	بد ۲۷	بد ۲۶	بد ۲۵	بد ۲۴	بد ۲۳	بد ۲۲
۱۲	بد ۳۰	بد ۲۹	بد ۲۸	بد ۲۷	بد ۲۶	بد ۲۵	بد ۲۴	بد ۲۳
۱۳	بد ۳۱	بد ۳۰	بد ۲۹	بد ۲۸	بد ۲۷	بد ۲۶	بد ۲۵	بد ۲۴
۱۴	بد ۳۲	بد ۳۱	بد ۳۰	بد ۲۹	بد ۲۸	بد ۲۷	بد ۲۶	بد ۲۵
۱۵	بد ۳۳	بد ۳۲	بد ۳۱	بد ۳۰	بد ۲۹	بد ۲۸	بد ۲۷	بد ۲۶
۱۶	بد ۳۴	بد ۳۳	بد ۳۲	بد ۳۱	بد ۳۰	بد ۲۹	بد ۲۸	بد ۲۷
۱۷	بد ۳۵	بد ۳۴	بد ۳۳	بد ۳۲	بد ۳۱	بد ۳۰	بد ۲۹	بد ۲۸
۱۸	بد ۳۶	بد ۳۵	بد ۳۴	بد ۳۳	بد ۳۲	بد ۳۱	بد ۳۰	بد ۲۹
۱۹	بد ۳۷	بد ۳۶	بد ۳۵	بد ۳۴	بد ۳۳	بد ۳۲	بد ۳۱	بد ۳۰
۲۰	بد ۳۸	بد ۳۷	بد ۳۶	بد ۳۵	بد ۳۴	بد ۳۳	بد ۳۲	بد ۳۱
۲۱	بد ۳۹	بد ۳۸	بد ۳۷	بد ۳۶	بد ۳۵	بد ۳۴	بد ۳۳	بد ۳۲
۲۲	بد ۴۰	بد ۳۹	بد ۳۸	بد ۳۷	بد ۳۶	بد ۳۵	بد ۳۴	بد ۳۳
۲۳	بد ۴۱	بد ۴۰	بد ۳۹	بد ۳۸	بد ۳۷	بد ۳۶	بد ۳۵	بد ۳۴
۲۴	بد ۴۲	بد ۴۱	بد ۴۰	بد ۳۹	بد ۳۸	بد ۳۷	بد ۳۶	بد ۳۵
۲۵	بد ۴۳	بد ۴۲	بد ۴۱	بد ۴۰	بد ۳۹	بد ۳۸	بد ۳۷	بد ۳۶
۲۶	بد ۴۴	بد ۴۳	بد ۴۲	بد ۴۱	بد ۴۰	بد ۳۹	بد ۳۸	بد ۳۷
۲۷	بد ۴۵	بد ۴۴	بد ۴۳	بد ۴۲	بد ۴۱	بد ۴۰	بد ۳۹	بد ۳۸
۲۸	بد ۴۶	بد ۴۵	بد ۴۴	بد ۴۳	بد ۴۲	بد ۴۱	بد ۴۰	بد ۳۹
۲۹	بد ۴۷	بد ۴۶	بد ۴۵	بد ۴۴	بد ۴۳	بد ۴۲	بد ۴۱	بد ۴۰
۳۰	بد ۴۸	بد ۴۷	بد ۴۶	بد ۴۵	بد ۴۴	بد ۴۳	بد ۴۲	بد ۴۱

۱۹ قبل هجری = ۶۰۵-۶۰۴ عیسوی

نیل بحری کی فریگی کی ریتی	محرم جمادی ۲	مفر رجب	رث ۱ شعبان	رث ۲ رمضان	جمادی ۱ شوال	جمادی ۲ ذیقعدہ	رجب شوال	شعبان رمضان	شوال مفر	ذیقعدہ شوال	ذیقعدہ شوال
۱	بنت ۸/دربی	در ۸/۹	منگل ۸/پای	جمرات ۸/دربی	جم ۸/دربی	بنت ۸/۹	در ۸/۹	بنت ۸/۹	در ۸/۹	بنت ۸/۹	در ۸/۹
۲	آثار ۹	منگل ۱۰	در ۸	جم ۸	بنت ۹	در ۹	منگل ۹	بنت ۱۰	در ۱۰	منگل ۱۱	در ۱۱
۳	در ۱۰	جم ۱۱	جمرات ۹	بنت ۹	آثار ۹	منگل ۹	در ۹	بنت ۱۰	در ۱۰	منگل ۱۱	در ۱۱
۴	منگل ۱۱	جمرات ۱۲	جم ۱۰	آثار ۱۰	در ۱۰	منگل ۱۰	در ۱۰	بنت ۱۱	در ۱۱	منگل ۱۲	در ۱۲
۵	در ۱۲	جم ۱۳	بنت ۱۱	منگل ۱۱	در ۱۱	منگل ۱۱	در ۱۱	بنت ۱۲	در ۱۲	منگل ۱۳	در ۱۳
۶	جمرات ۱۳	بنت ۱۳	آثار ۱۲	منگل ۱۲	در ۱۲	منگل ۱۲	در ۱۲	بنت ۱۳	در ۱۳	منگل ۱۴	در ۱۴
۷	جم ۱۳	آثار ۱۵	در ۱۳	جمرات ۱۳	بنت ۱۱	در ۱۱	منگل ۱۱	بنت ۱۲	در ۱۲	منگل ۱۳	در ۱۳
۸	بنت ۱۵	در ۱۶	منگل ۱۳	جمرات ۱۳	بنت ۱۲	در ۱۲	منگل ۱۲	بنت ۱۳	در ۱۳	منگل ۱۴	در ۱۴
۹	آثار ۱۶	منگل ۱۶	در ۱۵	جم ۱۵	بنت ۱۳	در ۱۳	منگل ۱۳	بنت ۱۴	در ۱۴	منگل ۱۵	در ۱۵
۱۰	در ۱۶	جم ۱۸	بنت ۱۶	منگل ۱۴	آثار ۱۴	در ۱۴	منگل ۱۴	بنت ۱۵	در ۱۵	منگل ۱۶	در ۱۶
۱۱	منگل ۱۸	جمرات ۱۹	جم ۱۶	آثار ۱۶	در ۱۵	جم ۱۵	منگل ۱۵	بنت ۱۶	در ۱۶	منگل ۱۷	در ۱۷
۱۲	در ۱۹	جم ۲۰	بنت ۱۸	در ۱۸	منگل ۱۶	جمرات ۱۶	جم ۱۶	بنت ۱۷	در ۱۷	منگل ۱۸	در ۱۸
۱۳	جمرات ۲۰	بنت ۲۱	آثار ۱۹	منگل ۱۹	جم ۱۶	بنت ۱۶	منگل ۱۶	بنت ۱۸	در ۱۸	منگل ۱۹	در ۱۹
۱۴	جم ۲۱	آثار ۲۲	در ۲۰	جمرات ۱۸	بنت ۱۸	در ۱۸	منگل ۱۸	بنت ۱۹	در ۱۹	منگل ۲۰	در ۲۰
۱۵	بنت ۲۲	در ۲۳	منگل ۲۱	جمرات ۲۱	جم ۱۹	بنت ۱۹	منگل ۱۹	بنت ۲۰	در ۲۰	منگل ۲۱	در ۲۱
۱۶	آثار ۲۳	منگل ۲۳	در ۲۲	جم ۲۲	بنت ۲۰	در ۲۰	منگل ۲۰	بنت ۲۱	در ۲۱	منگل ۲۲	در ۲۲
۱۷	در ۲۳	جمرات ۲۳	بنت ۲۳	آثار ۲۱	منگل ۲۱	در ۲۱	منگل ۲۱	بنت ۲۲	در ۲۲	منگل ۲۳	در ۲۳
۱۸	منگل ۲۵	جمرات ۲۶	جم ۲۴	آثار ۲۳	در ۲۲	بنت ۲۲	منگل ۲۲	بنت ۲۳	در ۲۳	منگل ۲۴	در ۲۴
۱۹	در ۲۶	جم ۲۶	بنت ۲۵	در ۲۵	منگل ۲۳	جمرات ۲۳	جم ۲۳	بنت ۲۴	در ۲۴	منگل ۲۵	در ۲۵
۲۰	جمرات ۲۷	بنت ۲۸	آثار ۲۶	منگل ۲۶	جم ۲۴	بنت ۲۴	منگل ۲۴	بنت ۲۵	در ۲۵	منگل ۲۶	در ۲۶
۲۱	جم ۲۸	آثار ۲۹	در ۲۷	جمرات ۲۵	بنت ۲۵	در ۲۵	منگل ۲۵	بنت ۲۶	در ۲۶	منگل ۲۷	در ۲۷
۲۲	بنت ۲۹	در ۳۰	منگل ۲۸	جمرات ۲۸	جم ۲۶	بنت ۲۶	منگل ۲۶	بنت ۲۷	در ۲۷	منگل ۲۸	در ۲۸
۲۳	آثار ۳۱	منگل ۳۱	در ۳۰	جمرات ۳۰	در ۲۷	بنت ۲۷	منگل ۲۷	بنت ۲۸	در ۲۸	منگل ۲۹	در ۲۹
۲۴	در ۳۱	جم ۳۱	بنت ۳۰	در ۳۰	منگل ۲۸	جمرات ۲۸	جم ۲۸	بنت ۲۹	در ۲۹	منگل ۳۰	در ۳۰
۲۵	منگل ۳۲	جمرات ۳۲	جم ۳۱	آثار ۳۱	در ۲۹	بنت ۲۹	منگل ۲۹	بنت ۳۰	در ۳۰	منگل ۳۱	در ۳۱
۲۶	در ۳۲	جم ۳۲	بنت ۳۱	در ۳۱	منگل ۳۰	جمرات ۳۰	جم ۳۰	بنت ۳۱	در ۳۱	منگل ۳۲	در ۳۲
۲۷	جمرات ۳۳	بنت ۳۳	آثار ۳۲	منگل ۳۲	جم ۳۱	بنت ۳۱	منگل ۳۱	بنت ۳۲	در ۳۲	منگل ۳۳	در ۳۳
۲۸	جم ۳۴	آثار ۳۵	در ۳۳	جمرات ۳۳	بنت ۳۲	در ۳۲	منگل ۳۲	بنت ۳۳	در ۳۳	منگل ۳۴	در ۳۴
۲۹	بنت ۳۵	در ۳۶	منگل ۳۴	جمرات ۳۴	جم ۳۳	بنت ۳۳	منگل ۳۳	بنت ۳۴	در ۳۴	منگل ۳۵	در ۳۵
۳۰	آثار ۳۸	در ۳۸	بنت ۳۷	در ۳۷	منگل ۳۴	جمرات ۳۴	جم ۳۴	بنت ۳۵	در ۳۵	منگل ۳۶	در ۳۶

۱۸ قبل ہجری = ۶۰۶-۶۰۵ عیسوی

[illegible]



۱۶ قبل ہجری = ۶۰۷ عیسوی

[illegible]

# ۱۵ قبل هجری = ۶۰۸-۶۰۷ عیسوی

رمح ۲	رمح ۱	رجب ۲	رجب ۱	شعبان ۲	شعبان ۱	رمضان ۲	رمضان ۱	شوال ۲	شوال ۱	ذی القعدة ۲	ذی القعدة ۱	ذی الحجه
رمح ۲	رمح ۱	رجب ۲	رجب ۱	شعبان ۲	شعبان ۱	رمضان ۲	رمضان ۱	شوال ۲	شوال ۱	ذی القعدة ۲	ذی القعدة ۱	ذی الحجه
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹
۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲
۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵
۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸
۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱
۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴
۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰
۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳
۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶
۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹
۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲
۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸
۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱
۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴
۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷
۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰
۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳
۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶
۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹
۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲

۱۳ قبل هجری = ۲۰۹-۲۰۸ عیسوی

خرم	مهر	رجب	شوال	ذی القعدة	ذی الحجة
رجب ۲	جمادی ۱	رجب ۱	شعبان	جمادی ۲	رجب ۱
شوال	ذی القعدة	ذی الحجة	مهر	شعبان	رجب ۲
۱	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱
۲	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲
۳	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳
۴	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴
۵	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵
۶	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶
۷	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷
۸	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸
۹	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹
۱۰	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰
۱۱	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱
۱۲	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲
۱۳	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳
۱۴	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴
۱۵	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵
۱۶	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶
۱۷	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷
۱۸	۱	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸
۱۹	۲	۱	۳۱	۳۰	۲۹
۲۰	۳	۲	۳۱	۳۰	۲۹
۲۱	۴	۳	۳۱	۳۰	۲۹
۲۲	۵	۴	۳۱	۳۰	۲۹
۲۳	۶	۵	۳۱	۳۰	۲۹
۲۴	۷	۶	۳۱	۳۰	۲۹
۲۵	۸	۷	۳۱	۳۰	۲۹
۲۶	۹	۸	۳۱	۳۰	۲۹
۲۷	۱۰	۹	۳۱	۳۰	۲۹
۲۸	۱۱	۱۰	۳۱	۳۰	۲۹
۲۹	۱۲	۱۱	۳۱	۳۰	۲۹
۳۰	۱۳	۱۲	۳۱	۳۰	۲۹



۱۳ قبل ہجری = ۱۰-۶۰۹ عیسوی

[illegible]

۱۲ قبل ہجری = ۱۱-۶۱۰ عیسوی

[illegible]

۱۱ قبل ہجری = ۶۱۱-۱۲ عیسوی

[illegible]

۱۰ قبل ہجری = ۶۱۳-۱۳ عیسوی

[illegible]

۹ قبل ہجری = ۱۲-۶۱۳ عیسوی

[illegible]

۸ قبل ہجری = ۱۵-۶۱۴ عیسوی

[illegible]

۷۱۵۔۱۶ قبل ہجری = ۶۱۵ عیسوی

[illegible]

۶ قبل ہجری = ۱۷-۶۱۶ عیسوی

کلی ہجری	سن	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کلی ہجری	سن	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کلی ہجری	سن	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	۱۸۸۸	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲	۱۸۸۹	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۳	۱۸۹۰	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۴	۱۸۹۱	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۵	۱۸۹۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۶	۱۸۹۳	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۷	۱۸۹۴	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۸	۱۸۹۵	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۹	۱۸۹۶	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۰	۱۸۹۷	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۱	۱۸۹۸	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۲	۱۸۹۹	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۳	۱۹۰۰	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۴	۱۹۰۱	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۵	۱۹۰۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۶	۱۹۰۳	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۷	۱۹۰۴	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۸	۱۹۰۵	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۹	۱۹۰۶	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۰	۱۹۰۷	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۱	۱۹۰۸	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۲	۱۹۰۹	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۳	۱۹۱۰	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۴	۱۹۱۱	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۵	۱۹۱۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۶	۱۹۱۳	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۷	۱۹۱۴	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۸	۱۹۱۵	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۹	۱۹۱۶	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۳۰	۱۹۱۷	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ



۵ قبل ہجری = ۱۸-۶۱۷ عیسوی

[illegible]

۳ قبل ہجری = ۱۹-۶۱۸ عیسوی

کلی جری	مهر	شهر	رجب	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجه
کلی جری	مهر	شهر	رجب	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجه
۱	مهر ۱۸	شهر ۲۶	رجب ۱۲	جمادی ۱ ۱۵	جمادی ۲ ۱۵	رجب ۱۵	شعبان ۱۵	رمضان ۱۵	شوال ۱۵	ذیقعدہ ۱۵	ذی الحجه ۱۵
۲	مهر ۱۹	شهر ۲۷	رجب ۱۳	جمادی ۱ ۱۶	جمادی ۲ ۱۶	رجب ۱۶	شعبان ۱۶	رمضان ۱۶	شوال ۱۶	ذیقعدہ ۱۶	ذی الحجه ۱۶
۳	مهر ۲۰	شهر ۲۸	رجب ۱۴	جمادی ۱ ۱۷	جمادی ۲ ۱۷	رجب ۱۷	شعبان ۱۷	رمضان ۱۷	شوال ۱۷	ذیقعدہ ۱۷	ذی الحجه ۱۷
۴	مهر ۲۱	شهر ۲۹	رجب ۱۵	جمادی ۱ ۱۸	جمادی ۲ ۱۸	رجب ۱۸	شعبان ۱۸	رمضان ۱۸	شوال ۱۸	ذیقعدہ ۱۸	ذی الحجه ۱۸
۵	مهر ۲۲	شهر ۳۰	رجب ۱۶	جمادی ۱ ۱۹	جمادی ۲ ۱۹	رجب ۱۹	شعبان ۱۹	رمضان ۱۹	شوال ۱۹	ذیقعدہ ۱۹	ذی الحجه ۱۹
۶	مهر ۲۳	شهر ۳۱	رجب ۱۷	جمادی ۱ ۲۰	جمادی ۲ ۲۰	رجب ۲۰	شعبان ۲۰	رمضان ۲۰	شوال ۲۰	ذیقعدہ ۲۰	ذی الحجه ۲۰
۷	مهر ۲۴	شهر ۳۲	رجب ۱۸	جمادی ۱ ۲۱	جمادی ۲ ۲۱	رجب ۲۱	شعبان ۲۱	رمضان ۲۱	شوال ۲۱	ذیقعدہ ۲۱	ذی الحجه ۲۱
۸	مهر ۲۵	شهر ۳۳	رجب ۱۹	جمادی ۱ ۲۲	جمادی ۲ ۲۲	رجب ۲۲	شعبان ۲۲	رمضان ۲۲	شوال ۲۲	ذیقعدہ ۲۲	ذی الحجه ۲۲
۹	مهر ۲۶	شهر ۳۴	رجب ۲۰	جمادی ۱ ۲۳	جمادی ۲ ۲۳	رجب ۲۳	شعبان ۲۳	رمضان ۲۳	شوال ۲۳	ذیقعدہ ۲۳	ذی الحجه ۲۳
۱۰	مهر ۲۷	شهر ۳۵	رجب ۲۱	جمادی ۱ ۲۴	جمادی ۲ ۲۴	رجب ۲۴	شعبان ۲۴	رمضان ۲۴	شوال ۲۴	ذیقعدہ ۲۴	ذی الحجه ۲۴
۱۱	مهر ۲۸	شهر ۳۶	رجب ۲۲	جمادی ۱ ۲۵	جمادی ۲ ۲۵	رجب ۲۵	شعبان ۲۵	رمضان ۲۵	شوال ۲۵	ذیقعدہ ۲۵	ذی الحجه ۲۵
۱۲	مهر ۲۹	شهر ۳۷	رجب ۲۳	جمادی ۱ ۲۶	جمادی ۲ ۲۶	رجب ۲۶	شعبان ۲۶	رمضان ۲۶	شوال ۲۶	ذیقعدہ ۲۶	ذی الحجه ۲۶
۱۳	مهر ۳۰	شهر ۳۸	رجب ۲۴	جمادی ۱ ۲۷	جمادی ۲ ۲۷	رجب ۲۷	شعبان ۲۷	رمضان ۲۷	شوال ۲۷	ذیقعدہ ۲۷	ذی الحجه ۲۷
۱۴	مهر ۳۱	شهر ۳۹	رجب ۲۵	جمادی ۱ ۲۸	جمادی ۲ ۲۸	رجب ۲۸	شعبان ۲۸	رمضان ۲۸	شوال ۲۸	ذیقعدہ ۲۸	ذی الحجه ۲۸
۱۵	مهر ۳۲	شهر ۴۰	رجب ۲۶	جمادی ۱ ۲۹	جمادی ۲ ۲۹	رجب ۲۹	شعبان ۲۹	رمضان ۲۹	شوال ۲۹	ذیقعدہ ۲۹	ذی الحجه ۲۹
۱۶	مهر ۳۳	شهر ۴۱	رجب ۲۷	جمادی ۱ ۳۰	جمادی ۲ ۳۰	رجب ۳۰	شعبان ۳۰	رمضان ۳۰	شوال ۳۰	ذیقعدہ ۳۰	ذی الحجه ۳۰
۱۷	مهر ۳۴	شهر ۴۲	رجب ۲۸	جمادی ۱ ۳۱	جمادی ۲ ۳۱	رجب ۳۱	شعبان ۳۱	رمضان ۳۱	شوال ۳۱	ذیقعدہ ۳۱	ذی الحجه ۳۱
۱۸	مهر ۳۵	شهر ۴۳	رجب ۲۹	جمادی ۱ ۳۲	جمادی ۲ ۳۲	رجب ۳۲	شعبان ۳۲	رمضان ۳۲	شوال ۳۲	ذیقعدہ ۳۲	ذی الحجه ۳۲
۱۹	مهر ۳۶	شهر ۴۴	رجب ۳۰	جمادی ۱ ۳۳	جمادی ۲ ۳۳	رجب ۳۳	شعبان ۳۳	رمضان ۳۳	شوال ۳۳	ذیقعدہ ۳۳	ذی الحجه ۳۳
۲۰	مهر ۳۷	شهر ۴۵	رجب ۳۱	جمادی ۱ ۳۴	جمادی ۲ ۳۴	رجب ۳۴	شعبان ۳۴	رمضان ۳۴	شوال ۳۴	ذیقعدہ ۳۴	ذی الحجه ۳۴
۲۱	مهر ۳۸	شهر ۴۶	رجب ۳۲	جمادی ۱ ۳۵	جمادی ۲ ۳۵	رجب ۳۵	شعبان ۳۵	رمضان ۳۵	شوال ۳۵	ذیقعدہ ۳۵	ذی الحجه ۳۵
۲۲	مهر ۳۹	شهر ۴۷	رجب ۳۳	جمادی ۱ ۳۶	جمادی ۲ ۳۶	رجب ۳۶	شعبان ۳۶	رمضان ۳۶	شوال ۳۶	ذیقعدہ ۳۶	ذی الحجه ۳۶
۲۳	مهر ۴۰	شهر ۴۸	رجب ۳۴	جمادی ۱ ۳۷	جمادی ۲ ۳۷	رجب ۳۷	شعبان ۳۷	رمضان ۳۷	شوال ۳۷	ذیقعدہ ۳۷	ذی الحجه ۳۷
۲۴	مهر ۴۱	شهر ۴۹	رجب ۳۵	جمادی ۱ ۳۸	جمادی ۲ ۳۸	رجب ۳۸	شعبان ۳۸	رمضان ۳۸	شوال ۳۸	ذیقعدہ ۳۸	ذی الحجه ۳۸
۲۵	مهر ۴۲	شهر ۵۰	رجب ۳۶	جمادی ۱ ۳۹	جمادی ۲ ۳۹	رجب ۳۹	شعبان ۳۹	رمضان ۳۹	شوال ۳۹	ذیقعدہ ۳۹	ذی الحجه ۳۹
۲۶	مهر ۴۳	شهر ۵۱	رجب ۳۷	جمادی ۱ ۴۰	جمادی ۲ ۴۰	رجب ۴۰	شعبان ۴۰	رمضان ۴۰	شوال ۴۰	ذیقعدہ ۴۰	ذی الحجه ۴۰
۲۷	مهر ۴۴	شهر ۵۲	رجب ۳۸	جمادی ۱ ۴۱	جمادی ۲ ۴۱	رجب ۴۱	شعبان ۴۱	رمضان ۴۱	شوال ۴۱	ذیقعدہ ۴۱	ذی الحجه ۴۱
۲۸	مهر ۴۵	شهر ۵۳	رجب ۳۹	جمادی ۱ ۴۲	جمادی ۲ ۴۲	رجب ۴۲	شعبان ۴۲	رمضان ۴۲	شوال ۴۲	ذیقعدہ ۴۲	ذی الحجه ۴۲
۲۹	مهر ۴۶	شهر ۵۴	رجب ۴۰	جمادی ۱ ۴۳	جمادی ۲ ۴۳	رجب ۴۳	شعبان ۴۳	رمضان ۴۳	شوال ۴۳	ذیقعدہ ۴۳	ذی الحجه ۴۳
۳۰	مهر ۴۷	شهر ۵۵	رجب ۴۱	جمادی ۱ ۴۴	جمادی ۲ ۴۴	رجب ۴۴	شعبان ۴۴	رمضان ۴۴	شوال ۴۴	ذیقعدہ ۴۴	ذی الحجه ۴۴

۳ قبل هجری = ۲۰-۶۱۹ عیسوی

قبل هجری کاخ لای کریانی	عمر سده ۱۰	مهر سده ۱۰	رجب سده ۱۰	شعبان سده ۱۰	رجب سده ۱۰	جمادی ۱ سده ۱۰	جمادی ۲ سده ۱۰	رجب سده ۱۰	شعبان سده ۱۰	رجب سده ۱۰	شعبان سده ۱۰	شوال سده ۱۰	ذی القعدة سده ۱۰	ذی الحجه سده ۱۰
۱	جمادی ۱	مهر ۱	رجب ۱	شعبان ۱	رجب ۱	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب ۱	شعبان ۱	رجب ۱	شعبان ۱	شوال ۱	ذی القعدة ۱	ذی الحجه ۱
۲	بنه ۱۸	ی ۱۸	مهر ۱۸	مهر ۱۸	مهر ۱۸	مهر ۱۸	مهر ۱۸	مهر ۱۸	مهر ۱۸	مهر ۱۸	مهر ۱۸	مهر ۱۸	مهر ۱۸	مهر ۱۸
۳	بنه ۱۹	مهر ۱۹	مهر ۱۹	مهر ۱۹	مهر ۱۹	مهر ۱۹	مهر ۱۹	مهر ۱۹	مهر ۱۹	مهر ۱۹	مهر ۱۹	مهر ۱۹	مهر ۱۹	مهر ۱۹
۴	ی ۲۰	ی ۲۰	ی ۲۰	ی ۲۰	ی ۲۰	ی ۲۰	ی ۲۰	ی ۲۰	ی ۲۰	ی ۲۰	ی ۲۰	ی ۲۰	ی ۲۰	ی ۲۰
۵	مهر ۲۱	مهر ۲۱	مهر ۲۱	مهر ۲۱	مهر ۲۱	مهر ۲۱	مهر ۲۱	مهر ۲۱	مهر ۲۱	مهر ۲۱	مهر ۲۱	مهر ۲۱	مهر ۲۱	مهر ۲۱
۶	بنه ۲۲	ی ۲۲	ی ۲۲	ی ۲۲	ی ۲۲	ی ۲۲	ی ۲۲	ی ۲۲	ی ۲۲	ی ۲۲	ی ۲۲	ی ۲۲	ی ۲۲	ی ۲۲
۷	مهر ۲۳	بنه ۲۳	مهر ۲۳	مهر ۲۳	مهر ۲۳	مهر ۲۳	مهر ۲۳	مهر ۲۳	مهر ۲۳	مهر ۲۳	مهر ۲۳	مهر ۲۳	مهر ۲۳	مهر ۲۳
۸	ی ۲۴	ی ۲۴	ی ۲۴	ی ۲۴	ی ۲۴	ی ۲۴	ی ۲۴	ی ۲۴	ی ۲۴	ی ۲۴	ی ۲۴	ی ۲۴	ی ۲۴	ی ۲۴
۹	بنه ۲۵	ی ۲۵	ی ۲۵	ی ۲۵	ی ۲۵	ی ۲۵	ی ۲۵	ی ۲۵	ی ۲۵	ی ۲۵	ی ۲۵	ی ۲۵	ی ۲۵	ی ۲۵
۱۰	مهر ۲۶	مهر ۲۶	مهر ۲۶	مهر ۲۶	مهر ۲۶	مهر ۲۶	مهر ۲۶	مهر ۲۶	مهر ۲۶	مهر ۲۶	مهر ۲۶	مهر ۲۶	مهر ۲۶	مهر ۲۶
۱۱	ی ۲۷	ی ۲۷	ی ۲۷	ی ۲۷	ی ۲۷	ی ۲۷	ی ۲۷	ی ۲۷	ی ۲۷	ی ۲۷	ی ۲۷	ی ۲۷	ی ۲۷	ی ۲۷
۱۲	مهر ۲۸	مهر ۲۸	مهر ۲۸	مهر ۲۸	مهر ۲۸	مهر ۲۸	مهر ۲۸	مهر ۲۸	مهر ۲۸	مهر ۲۸	مهر ۲۸	مهر ۲۸	مهر ۲۸	مهر ۲۸
۱۳	بنه ۲۹	ی ۲۹	ی ۲۹	ی ۲۹	ی ۲۹	ی ۲۹	ی ۲۹	ی ۲۹	ی ۲۹	ی ۲۹	ی ۲۹	ی ۲۹	ی ۲۹	ی ۲۹
۱۴	مهر ۳۰	بنه ۳۰	مهر ۳۰	مهر ۳۰	مهر ۳۰	مهر ۳۰	مهر ۳۰	مهر ۳۰	مهر ۳۰	مهر ۳۰	مهر ۳۰	مهر ۳۰	مهر ۳۰	مهر ۳۰
۱۵	ی ۳۱	ی ۳۱	ی ۳۱	ی ۳۱	ی ۳۱	ی ۳۱	ی ۳۱	ی ۳۱	ی ۳۱	ی ۳۱	ی ۳۱	ی ۳۱	ی ۳۱	ی ۳۱
۱۶	بنه ۳۲	ی ۳۲	ی ۳۲	ی ۳۲	ی ۳۲	ی ۳۲	ی ۳۲	ی ۳۲	ی ۳۲	ی ۳۲	ی ۳۲	ی ۳۲	ی ۳۲	ی ۳۲
۱۷	مهر ۳۳	مهر ۳۳	مهر ۳۳	مهر ۳۳	مهر ۳۳	مهر ۳۳	مهر ۳۳	مهر ۳۳	مهر ۳۳	مهر ۳۳	مهر ۳۳	مهر ۳۳	مهر ۳۳	مهر ۳۳
۱۸	ی ۳۴	ی ۳۴	ی ۳۴	ی ۳۴	ی ۳۴	ی ۳۴	ی ۳۴	ی ۳۴	ی ۳۴	ی ۳۴	ی ۳۴	ی ۳۴	ی ۳۴	ی ۳۴
۱۹	بنه ۳۵	ی ۳۵	ی ۳۵	ی ۳۵	ی ۳۵	ی ۳۵	ی ۳۵	ی ۳۵	ی ۳۵	ی ۳۵	ی ۳۵	ی ۳۵	ی ۳۵	ی ۳۵
۲۰	مهر ۳۶	مهر ۳۶	مهر ۳۶	مهر ۳۶	مهر ۳۶	مهر ۳۶	مهر ۳۶	مهر ۳۶	مهر ۳۶	مهر ۳۶	مهر ۳۶	مهر ۳۶	مهر ۳۶	مهر ۳۶
۲۱	ی ۳۷	ی ۳۷	ی ۳۷	ی ۳۷	ی ۳۷	ی ۳۷	ی ۳۷	ی ۳۷	ی ۳۷	ی ۳۷	ی ۳۷	ی ۳۷	ی ۳۷	ی ۳۷
۲۲	بنه ۳۸	ی ۳۸	ی ۳۸	ی ۳۸	ی ۳۸	ی ۳۸	ی ۳۸	ی ۳۸	ی ۳۸	ی ۳۸	ی ۳۸	ی ۳۸	ی ۳۸	ی ۳۸
۲۳	مهر ۳۹	مهر ۳۹	مهر ۳۹	مهر ۳۹	مهر ۳۹	مهر ۳۹	مهر ۳۹	مهر ۳۹	مهر ۳۹	مهر ۳۹	مهر ۳۹	مهر ۳۹	مهر ۳۹	مهر ۳۹
۲۴	ی ۴۰	ی ۴۰	ی ۴۰	ی ۴۰	ی ۴۰	ی ۴۰	ی ۴۰	ی ۴۰	ی ۴۰	ی ۴۰	ی ۴۰	ی ۴۰	ی ۴۰	ی ۴۰
۲۵	بنه ۴۱	ی ۴۱	ی ۴۱	ی ۴۱	ی ۴۱	ی ۴۱	ی ۴۱	ی ۴۱	ی ۴۱	ی ۴۱	ی ۴۱	ی ۴۱	ی ۴۱	ی ۴۱
۲۶	مهر ۴۲	مهر ۴۲	مهر ۴۲	مهر ۴۲	مهر ۴۲	مهر ۴۲	مهر ۴۲	مهر ۴۲	مهر ۴۲	مهر ۴۲	مهر ۴۲	مهر ۴۲	مهر ۴۲	مهر ۴۲
۲۷	ی ۴۳	ی ۴۳	ی ۴۳	ی ۴۳	ی ۴۳	ی ۴۳	ی ۴۳	ی ۴۳	ی ۴۳	ی ۴۳	ی ۴۳	ی ۴۳	ی ۴۳	ی ۴۳
۲۸	بنه ۴۴	ی ۴۴	ی ۴۴	ی ۴۴	ی ۴۴	ی ۴۴	ی ۴۴	ی ۴۴	ی ۴۴	ی ۴۴	ی ۴۴	ی ۴۴	ی ۴۴	ی ۴۴
۲۹	مهر ۴۵	مهر ۴۵	مهر ۴۵	مهر ۴۵	مهر ۴۵	مهر ۴۵	مهر ۴۵	مهر ۴۵	مهر ۴۵	مهر ۴۵	مهر ۴۵	مهر ۴۵	مهر ۴۵	مهر ۴۵
۳۰	ی ۴۶	ی ۴۶	ی ۴۶	ی ۴۶	ی ۴۶	ی ۴۶	ی ۴۶	ی ۴۶	ی ۴۶	ی ۴۶	ی ۴۶	ی ۴۶	ی ۴۶	ی ۴۶

۲ قبل ہجری = ۶۲۰-۲۱ عیسوی

[illegible]

۱ قبل ہجری = ۶۲۱-۲۲ عیسوی

[illegible]

بعد ہجرت = ۲۳-۶۲۲ عیسوی

[illegible]

حصہ دوم

تقویم بعد ہجرت

# ۳۳۳-۱۳۵ هجری قمری

هجری	مهر	رجب	رمضان	شعبان	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کی رتبی	مهر	رجب	رمضان	شعبان	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۴	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۵	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۶	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۷	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۸	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۹	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۰	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۲	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۴	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۵	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۶	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۷	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۸	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۹	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۰	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۲	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۵	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۶	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۷	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۸	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۹	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۳۰	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۳۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳

۱ خرداد ۱۳۵۷/۱۵ شوال ۱۳۵۷ مطابق ۲۳ اردیبهشت ۱۳۵۷  
 ۲ خرداد ۱۳۵۷/۱۵ شوال ۱۳۵۷ مطابق ۲۳ اردیبهشت ۱۳۵۷  
 ۳ خرداد ۱۳۵۷/۱۵ شوال ۱۳۵۷ مطابق ۲۳ اردیبهشت ۱۳۵۷



۴ ہجری = ۲۶ - ۶۲۵ عیسوی

[illegible]

# ۵ هجری = ۲۷-۲۸ عیسوی

هجری	عمر	مهر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	ذی الحج
کربلا	شمال	ذیقعد	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	ذی الحج
کربلا	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	ذی الحج
۱	در ۲۸	مهر ۱۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۲	مهر ۳	جم ۲	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۳	جم ۳	جم ۳	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۴	جم ۵	جم ۴	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۵	جم ۶	جم ۵	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۶	جم ۷	جم ۶	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۷	جم ۸	جم ۷	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۸	جم ۹	جم ۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۹	جم ۱۰	جم ۹	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۱۰	جم ۱۱	جم ۱۰	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۱۱	جم ۱۲	جم ۱۱	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۱۲	جم ۱۳	جم ۱۲	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۱۳	جم ۱۴	جم ۱۳	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۱۴	جم ۱۵	جم ۱۴	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۱۵	جم ۱۶	جم ۱۵	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۱۶	جم ۱۷	جم ۱۶	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۱۷	جم ۱۸	جم ۱۷	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۱۸	جم ۱۹	جم ۱۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۱۹	جم ۲۰	جم ۱۹	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۲۰	جم ۲۱	جم ۲۰	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۲۱	جم ۲۲	جم ۲۱	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۲۲	جم ۲۳	جم ۲۲	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۲۳	جم ۲۴	جم ۲۳	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۲۴	جم ۲۵	جم ۲۴	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۲۵	جم ۲۶	جم ۲۵	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۲۶	جم ۲۷	جم ۲۶	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۲۷	جم ۲۸	جم ۲۷	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۲۸	جم ۲۹	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۲۹	جم ۳۰	جم ۲۹	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸
۳۰	جم ۳۱	جم ۳۰	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸	جم ۲۸

۶: ہجری = ۲۸ - ۶۲۷ عیسوی

[illegible]

۷: ہجری = ۲۹-۶۲۸ عیسوی

[illegible]

۸ ہجری = ۳۰-۶۲۹ عیسوی

[illegible]

۹، ہجری = ۳۱ - ۶۳۰ عیسوی

کمرنگی	شعبان	مهر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	مهر	رجب ۱	رجب ۲	شوال	ذیقعدہ	جمادی ۲
۱	جم ۱۳	آوار ۱۰	ی ۱۸	مکل ۱۱	جمرات ۱۸	جم ۱۳	آوار ۱۳	ی ۱۲	جمرات ۱۳	جم ۱۲	آوار ۱۲	ی ۱۱	جمرات ۱۱	ی ۱۱
۲	بنہ ۲۱	ی ۲۱	جم ۱۹	بنہ ۱۸	جم ۱۸	بنہ ۱۷	ی ۱۵	مکل ۱۳	جمرات ۱۳	جم ۱۲	ی ۱۱	آوار ۱۰	مکل ۱۲	ی ۱۲
۳	آوار ۲۲	مکل ۲۲	جم ۲۲	جمرات ۱۹	بنہ ۱۸	آوار ۱۷	ی ۱۶	مکل ۱۶	جمرات ۱۶	جم ۱۵	ی ۱۴	بنہ ۱۳	ی ۱۲	جم ۱۳
۴	ی ۲۳	جم ۲۳	جمرات ۲۱	جم ۲۰	آوار ۱۹	ی ۱۸	جم ۱۷	مکل ۱۷	جمرات ۱۷	جم ۱۶	ی ۱۵	بنہ ۱۴	مکل ۱۳	جمرات ۱۳
۵	مکل ۲۴	جمرات ۲۳	جم ۲۲	بنہ ۲۱	ی ۲۰	مکل ۱۸	جمرات ۱۸	جم ۱۷	آوار ۱۶	ی ۱۶	ی ۱۵	بنہ ۱۴	ی ۱۳	جم ۱۵
۶	جم ۲۵	جم ۲۵	بنہ ۲۳	آوار ۲۲	مکل ۲۱	ی ۲۰	جم ۱۹	بنہ ۱۸	ی ۱۷	ی ۱۶	ی ۱۵	بنہ ۱۴	جمرات ۱۳	بنہ ۱۲
۷	جمرات ۲۶	بنہ ۲۶	آوار ۲۴	ی ۲۳	جم ۲۲	بنہ ۲۱	ی ۲۰	مکل ۱۸	آوار ۱۸	ی ۱۸	ی ۱۷	بنہ ۱۶	جم ۱۵	آوار ۱۴
۸	جم ۲۷	آوار ۲۷	ی ۲۵	مکل ۲۴	جمرات ۲۳	جم ۲۱	ی ۲۰	ی ۱۹	بنہ ۱۸	ی ۱۸	ی ۱۷	بنہ ۱۶	جمرات ۱۵	ی ۱۸
۹	بنہ ۲۸	ی ۲۸	مکل ۲۶	جم ۲۵	جم ۲۳	بنہ ۲۲	ی ۲۱	مکل ۲۰	جمرات ۲۰	جم ۱۹	ی ۱۸	بنہ ۱۷	آوار ۱۶	ی ۱۸
۱۰	آوار ۲۹	مکل ۲۹	جم ۲۹	جمرات ۲۶	بنہ ۲۵	آوار ۲۳	ی ۲۲	مکل ۲۱	جمرات ۲۱	جم ۲۰	ی ۱۹	بنہ ۱۸	ی ۱۸	ی ۲۰
۱۱	ی ۳۰	جم ۳۰	جمرات ۲۸	جم ۲۷	آوار ۲۶	ی ۲۴	ی ۲۳	جم ۲۲	جمرات ۲۲	بنہ ۲۱	ی ۲۰	بنہ ۱۹	مکل ۱۹	جمرات ۲۱
۱۲	مکل ۳۱	جمرات ۳۱	جم ۳۱	بنہ ۲۸	ی ۲۷	مکل ۲۷	جمرات ۲۵	جم ۲۳	آوار ۲۳	ی ۲۲	ی ۲۱	بنہ ۲۰	ی ۲۰	جم ۲۲
۱۳	جم ۳۲	جم ۳۲	جم ۳۱	آوار ۲۹	ی ۲۸	مکل ۲۸	ی ۲۶	جم ۲۴	بنہ ۲۳	ی ۲۳	ی ۲۲	بنہ ۲۱	ی ۲۰	جم ۲۳
۱۴	جمرات ۳۳	بنہ ۳۳	آوار ۳۰	ی ۲۹	جم ۲۸	بنہ ۲۷	ی ۲۶	مکل ۲۷	آوار ۲۵	ی ۲۴	ی ۲۳	بنہ ۲۲	ی ۲۲	آوار ۲۳
۱۵	جم ۳۴	آوار ۳۴	ی ۳۲	مکل ۳۱	جمرات ۳۳	جم ۳۰	ی ۲۹	مکل ۲۸	آوار ۲۸	ی ۲۸	ی ۲۷	بنہ ۲۶	ی ۲۵	ی ۲۵
۱۶	بنہ ۳۵	ی ۳۵	مکل ۳۲	جم ۳۱	بنہ ۳۰	ی ۲۹	مکل ۲۸	ی ۲۸	بنہ ۲۷	ی ۲۷	ی ۲۶	بنہ ۲۵	ی ۲۵	ی ۲۶
۱۷	ی ۳۶	جم ۳۶	جمرات ۳۴	جم ۳۳	آوار ۳۱	ی ۳۰	ی ۲۹	مکل ۲۸	بنہ ۲۷	ی ۲۷	ی ۲۶	بنہ ۲۵	ی ۲۵	ی ۲۶
۱۸	ی ۳۷	جم ۳۷	جمرات ۳۵	جم ۳۴	آوار ۳۲	ی ۳۱	ی ۳۰	مکل ۲۹	بنہ ۲۸	ی ۲۸	ی ۲۷	بنہ ۲۶	ی ۲۵	ی ۲۶
۱۹	مکل ۳۸	جمرات ۳۸	جم ۳۸	بنہ ۳۱	ی ۳۷	ی ۳۶	ی ۳۵	مکل ۳۴	جمرات ۳۴	ی ۳۳	ی ۳۲	بنہ ۳۱	ی ۳۱	ی ۳۱
۲۰	ی ۳۹	جم ۳۹	جم ۳۸	بنہ ۳۲	ی ۳۸	ی ۳۷	ی ۳۶	مکل ۳۵	بنہ ۳۴	ی ۳۴	ی ۳۳	بنہ ۳۲	ی ۳۲	ی ۳۲
۲۱	جمرات ۴۰	بنہ ۴۰	آوار ۳۹	ی ۳۹	جم ۳۸	بنہ ۳۷	ی ۳۶	مکل ۳۶						
۲۲	جم ۴۱	آوار ۴۰	ی ۴۰	مکل ۳۷	جمرات ۳۹	جم ۳۸	ی ۳۷	مکل ۳۷	جمرات ۳۷	جم ۳۶	ی ۳۵	بنہ ۳۴	ی ۳۴	ی ۳۴
۲۳	بنہ ۴۲	ی ۴۱	جم ۴۱	مکل ۳۸	جمرات ۴۰	جم ۳۹	ی ۳۸	مکل ۳۸	جمرات ۳۸	جم ۳۷	ی ۳۶	بنہ ۳۵	ی ۳۵	ی ۳۶
۲۴	آوار ۴۳	مکل ۴۲	جم ۴۲	جمرات ۴۱	جم ۴۰	آوار ۳۹	ی ۳۸	مکل ۳۹	جمرات ۳۹	جم ۳۸	ی ۳۷	بنہ ۳۶	ی ۳۶	ی ۳۷
۲۵	ی ۴۴	جم ۴۳	جمرات ۴۲	جم ۴۱	آوار ۴۰	ی ۳۹	ی ۳۸	مکل ۴۰	جمرات ۴۰	جم ۳۹	ی ۳۸	بنہ ۳۷	ی ۳۷	ی ۳۸
۲۶	مکل ۴۵	جمرات ۴۳	جم ۴۳	بنہ ۴۲	ی ۴۱	مکل ۴۱	جمرات ۴۱	جم ۴۰	آوار ۴۰	ی ۴۰	ی ۳۹	بنہ ۳۸	ی ۳۸	ی ۳۹
۲۷	ی ۴۶	جم ۴۴	جم ۴۴	بنہ ۴۳	ی ۴۲	مکل ۴۲	جمرات ۴۲	جم ۴۱	آوار ۴۱	ی ۴۱	ی ۴۰	بنہ ۳۹	ی ۳۹	ی ۴۰
۲۸	جمرات ۴۵	بنہ ۴۴	آوار ۴۱	ی ۴۳	جم ۴۲	بنہ ۴۱	ی ۴۰	مکل ۴۳	جمرات ۴۲	جم ۴۱	ی ۴۰	بنہ ۴۰	ی ۴۰	ی ۴۱
۲۹	جم ۴۶	آوار ۴۲	ی ۴۴	مکل ۴۴	جمرات ۴۳	جم ۴۳	ی ۴۲	مکل ۴۴	جمرات ۴۳	جم ۴۲	ی ۴۱	بنہ ۴۱	ی ۴۱	ی ۴۲
۳۰	بنہ ۴۷	ی ۴۵	جم ۴۵	مکل ۴۵	جمرات ۴۴	جم ۴۴	ی ۴۳	مکل ۴۵	جمرات ۴۴	جم ۴۳	ی ۴۲	بنہ ۴۲	ی ۴۲	ی ۴۳

۱۰ هجری = ۳۲-۶۳۱ عیسوی

[illegible]

۱۱۔ ہجری = ۳۳-۶۳۲ عیسوی

[illegible]



۱۲ ہجری = ۳۲-۶۳۳ عیسوی

هجری کلی کلی	محرم ۱۲	مهر شعبان مهر	ربیع ۱ ربیع ۲	جمادی ۱ جمادی ۲	رجب ۱ رجب ۲	شعبان ۱ شعبان ۲	رمضان ۱ رمضان ۲	شوال ۱ شوال ۲	ذی الحجه ۱ ذی الحجه ۲	ذی القعدة ۱ ذی القعدة ۲	ذی الحجه ۱ ذی الحجه ۲
۱	جمرات ۱۸	جم ۱۲	شکل ۱۵	جم ۱۲	شکل ۱۵	جم ۱۲	شکل ۱۵	جم ۱۲	شکل ۱۵	جم ۱۲	شکل ۱۵
۲	جم ۱۹	بنش ۱۶	شکل ۱۵	بنش ۱۵	شکل ۱۵	بنش ۱۵	شکل ۱۵	بنش ۱۵	شکل ۱۵	بنش ۱۵	شکل ۱۵
۳	بنش ۲۰	انوار ۱۸	شکل ۱۵	جم ۲۱	شکل ۱۵	جم ۲۱	شکل ۱۵	بنش ۱۱	انوار ۱۹	شکل ۱۵	بنش ۸
۴	انوار ۲۱	شکل ۱۹	جم ۱۹	بنش ۱۶	شکل ۱۵	بنش ۱۶	شکل ۱۵	بنش ۱۰	شکل ۱۵	بنش ۹	بنش ۹
۵	شکل ۲۲	بنش ۲۰	جم ۲۰	انوار ۱۸	شکل ۱۵	بنش ۱۵	بنش ۱۵	بنش ۱۳	شکل ۱۱	بنش ۱۰	بنش ۱۰
۶	شکل ۲۳	جم ۲۱	جم ۲۱	بنش ۱۹	شکل ۱۵	بنش ۱۹	شکل ۱۵	شکل ۱۳	بنش ۱۲	بنش ۱۲	بنش ۱۲
۷	جم ۲۴	جمرات ۲۲	بنش ۲۲	شکل ۲۰	جمرات ۱۹	جم ۲۰	بنش ۱۵	بنش ۱۵	جمرات ۱۳	بنش ۱۳	بنش ۱۳
۸	جمرات ۲۵	جم ۲۳	انوار ۲۳	شکل ۲۱	جم ۲۰	بنش ۱۸	شکل ۱۵	بنش ۱۴	جمرات ۱۶	بنش ۱۳	بنش ۱۳
۹	جم ۲۶	بنش ۲۳	شکل ۲۳	جمرات ۲۲	بنش ۲۱	انوار ۱۹	شکل ۱۴	بنش ۱۴	جم ۱۶	بنش ۱۵	شکل ۱۳
۱۰	بنش ۲۷	انوار ۲۵	شکل ۲۵	جم ۲۳	انوار ۲۲	شکل ۲۰	جمرات ۱۸	بنش ۱۸	انوار ۱۸	شکل ۱۴	بنش ۱۵
۱۱	انوار ۲۸	شکل ۲۶	جم ۲۶	جمرات ۲۴	بنش ۲۳	شکل ۲۳	جم ۲۱	بنش ۱۹	انوار ۱۹	شکل ۱۴	بنش ۱۹
۱۲	شکل ۲۹	بنش ۲۷	جمرات ۲۵	انوار ۲۵	شکل ۲۳	بنش ۲۲	شکل ۲۰	بنش ۲۰	شکل ۱۸	بنش ۱۸	بنش ۱۸
۱۳	شکل ۳۰	جم ۲۸	جم ۲۸	بنش ۲۶	شکل ۲۴	بنش ۲۴	بنش ۲۳	بنش ۲۱	شکل ۲۱	بنش ۱۹	بنش ۱۸
۱۴	جم ۳۱	جمرات ۲۹	بنش ۲۹	انوار ۳۰	شکل ۲۵	جمرات ۳۱	شکل ۲۳	بنش ۲۲	شکل ۲۲	بنش ۲۲	بنش ۱۹
۱۵	جمرات ۳۲	جم ۳۰	شکل ۳۰	جم ۳۱	بنش ۲۸	جم ۳۰	بنش ۲۵	شکل ۲۲	جمرات ۳۳	بنش ۲۱	بنش ۲۰
۱۶	جم ۳۲	بنش ۳۱	شکل ۳۱	بنش ۲۹	جمرات ۳۲	بنش ۲۸	شکل ۲۴	بنش ۲۳	بنش ۲۳	بنش ۲۲	بنش ۲۱
۱۷	بنش ۳۳	انوار ۳۲	شکل ۳۲	جم ۳۲	بنش ۳۰	انوار ۳۱	بنش ۲۵	بنش ۲۳	بنش ۲۳	بنش ۲۲	بنش ۲۲
۱۸	انوار ۳۳	شکل ۳۳	بنش ۳۳	بنش ۳۱	شکل ۳۰	بنش ۳۰	بنش ۲۶	بنش ۲۴	بنش ۲۴	بنش ۲۳	بنش ۲۳
۱۹	شکل ۳۴	بنش ۳۴	بنش ۳۴	بنش ۳۲	بنش ۳۱	بنش ۳۱	بنش ۲۶	بنش ۲۴	بنش ۲۴	بنش ۲۳	بنش ۲۳
۲۰	شکل ۳۵	بنش ۳۵	بنش ۳۵	بنش ۳۳	بنش ۳۲	بنش ۳۲	بنش ۲۶	بنش ۲۴	بنش ۲۴	بنش ۲۳	بنش ۲۳
۲۱	بنش ۳۶	بنش ۳۶	بنش ۳۶	بنش ۳۴	بنش ۳۳	بنش ۳۳	بنش ۲۶	بنش ۲۴	بنش ۲۴	بنش ۲۳	بنش ۲۳
۲۲	بنش ۳۷	بنش ۳۷	بنش ۳۷	بنش ۳۵	بنش ۳۴	بنش ۳۴	بنش ۲۶	بنش ۲۴	بنش ۲۴	بنش ۲۳	بنش ۲۳
۲۳	بنش ۳۸	بنش ۳۸	بنش ۳۸	بنش ۳۶	بنش ۳۵	بنش ۳۵	بنش ۲۶	بنش ۲۴	بنش ۲۴	بنش ۲۳	بنش ۲۳
۲۴	بنش ۳۹	بنش ۳۹	بنش ۳۹	بنش ۳۷	بنش ۳۶	بنش ۳۶	بنش ۲۶	بنش ۲۴	بنش ۲۴	بنش ۲۳	بنش ۲۳
۲۵	بنش ۴۰	بنش ۴۰	بنش ۴۰	بنش ۳۸	بنش ۳۷	بنش ۳۷	بنش ۲۶	بنش ۲۴	بنش ۲۴	بنش ۲۳	بنش ۲۳
۲۶	بنش ۴۱	بنش ۴۱	بنش ۴۱	بنش ۳۹	بنش ۳۸	بنش ۳۸	بنش ۲۶	بنش ۲۴	بنش ۲۴	بنش ۲۳	بنش ۲۳
۲۷	بنش ۴۲	بنش ۴۲	بنش ۴۲	بنش ۴۰	بنش ۳۹	بنش ۳۹	بنش ۲۶	بنش ۲۴	بنش ۲۴	بنش ۲۳	بنش ۲۳
۲۸	بنش ۴۳	بنش ۴۳	بنش ۴۳	بنش ۴۱	بنش ۴۰	بنش ۴۰	بنش ۲۶	بنش ۲۴	بنش ۲۴	بنش ۲۳	بنش ۲۳
۲۹	بنش ۴۴	بنش ۴۴	بنش ۴۴	بنش ۴۲	بنش ۴۱	بنش ۴۱	بنش ۲۶	بنش ۲۴	بنش ۲۴	بنش ۲۳	بنش ۲۳
۳۰	بنش ۴۵	بنش ۴۵	بنش ۴۵	بنش ۴۳	بنش ۴۲	بنش ۴۲	بنش ۲۶	بنش ۲۴	بنش ۲۴	بنش ۲۳	بنش ۲۳

۱۳ ہجری = ۳۵-۶۳۴ عیسوی

[illegible]

حصہ سوم

# توضیحات

چند یادگار تاریخوں

کا

تقویمی تطابق

## ایسی تاریخیں جو کی (قری شمس خرفی) تقویم کے مطابق صحیح ہیں۔

۱۔ ہجرت کا واقعہ وہ ہے جسکی نسبت سے ہجری تقویم کو اختیار و امتیاز حاصل ہے۔ واقعہ ہجرت نہ صرف یہ کہ اسلامی تاریخ کا عظیم الشان واقعہ، مسلمانوں کی تاریخ کا اہم موڑ، قافلہ اسلام کی راہ کا سنگ میل ہے، بلکہ تمام واقعات سیرت میں نمایاں ترین حیثیت رکھتا ہے۔ اس واقعہ کا دن اور تاریخ محفوظ ہے۔

مشہور سیرت نگار ابن اسحاق نے واقعہ ہجرت کے سلسلہ میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبا (مدینہ) میں آمد پیر ۱۲ ربیع الاول ۱ھ بیان کی ہے۔ یہ تاریخ مجمع علیہ ہے اور صدر الاول کے تمام مورخوں نے اسی کو اختیار کیا ہے بلکہ کئی متشرقیں بھی اس سے خفق ہیں۔ مگر قابل غور بات یہ ہے کہ یہ دن اور تاریخ (۱۲ ربیع الاول) قمری ہجری تقویم کے لحاظ سے مطابقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ ہجری اور عام تقویمی حساب سے مذکورہ تاریخ (۱۲ ربیع الاول) کو پیر نہیں جمعہ کا دن پڑتا ہے۔ چنانچہ عام تقویمی حساب سے ۱ھ میں محرم اور صفر کے ۵۹ دن ہوتے ہیں پھر ۱۲ دن ربیع الاول کے ملا کر کل ۷۱ دن ہوئے جنہیں ۷ سے تقسیم کیا تو ایک دن باقی بچا۔ قمری تقویم کا سلسلہ قاعدہ ہے کہ چونکہ یکم محرم کو جمعہ تھا اس لئے یہاں سے شمار کی کسی بھی تعداد ایسا کم و سے تقسیم کرنے پر اگر ایک باقی بچتا ہے تو دن جمعہ ہوگا۔ لہذا ۱۲ ربیع الاول ۱ھ کو جمعہ ثابت ہوتا ہے۔

دن تاریخ کے اس فرق اور تفاوت کی نشاندہی غالباً سب سے پہلے مشہور مورخ المبردونی نے کی اور حسابی قاعدوں سے ثابت کیا کہ تاریخ ہجرت ۱۲ ربیع الاول نہیں بلکہ ۸ ربیع الاول ہے کیونکہ پیر کا دن ۸ ربیع الاول کو پڑتا ہے۔ چنانچہ عہد حاضر کے کئی بڑے معضنین مارگو لیچ، ایچ جی ویلز اور مولانا شبلی وغیرہ نے بھی مان لیا کہ یہ تاریخ ۸ ربیع الاول ہے۔ جس کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ عام قمری ہجری حساب سے ۱۲ ربیع الاول کو پیر کا دن ممکن نہیں البتہ ۸ اور ۱۵ ربیع الاول کو پیر تھا اور ۱۲ ربیع الاول کو جمعہ۔ علامہ محمد ہاشم غصوی نے اپنی کتاب ”نبوت کے ماہ و سال“ میں (صفحہ ۱۲۲ پر شامی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول پیر کے دن قبا پہنچے۔ ہجرت کے سلسلہ میں دوسری تاریخیں بھی اسی کے مطابق دی ہیں۔) مثلاً عازر و زکریا کو ۱۲ ربیع الاول عازر و زکریا سرورہ قیام ۵۲۲ ربیع الاول قیام ۱۲ ربیع الاول ۱ھ مطابق ۲۲ نومبر ۶۲۲ء وغیرہ)

جبکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ وقائع ہجرت میں دنوں اور تاریخوں کا یہ فرق دو مختلف تقویموں کے سبب نظر آتا ہے۔ چنانچہ پیر ۱۲ ربیع الاول ۱ھ مطابق ۲۲ نومبر ۶۲۲ء کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبا (مدینہ) میں آمد دراصل کی (قری شمس خرفی) تقویم کے مطابق درست اور صحیح ہے۔ جبکہ قمری ہجری تقویم کے مطابق قیام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پیر ۸ ربیع الاول اور مدینہ منورہ میں داخلہ اور نماز جمعہ ۱۲ ربیع الاول ۱ھ مطابق ۲۳ ستمبر ۶۲۲ء کا واقعہ تھا جو ہجری تقویم کے مطابق صحیح اور درست ہے۔ (ملاحظہ ہو تقویم ہذا کا صفحہ نمبر ۹۳)

۲۔ صوم عاشورہ | ہجرت کے بعد پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ پہنچ کر مسلمانوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا۔ یہ بالکل واضح ہے کہ یہ واقعہ ۲ھ کا ہے۔ ظاہر ہے ۱ھ کا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الاول ۱ھ میں ہجرت فرمائی تھی (جبکہ یکم محرم بقیعہ گذر چکا تھا) اس لئے ہجرت کے بعد پہلا یوم عاشورہ دوسرے سال ہی آیا۔ نیز یہ عاشورہ قمری ہجری تقویم کے مطابق نہیں

بلکہ کئی مسمیٰ خریفی تقویم کے مطابق ۱۰ محرم ۲ھ (مطابق ۱۱ اکتوبر ۶۲۳ء منسلک) کو واقع ہوا۔ قمری ہجری تقویم کے مطابق اس دن ۱۰ ربیع الثانی ۲ھ تھی یعنی اس سال کی محرم دینی ربیع الثانی کے متوازی چل رہا تھا۔ (ملاحظہ ہو تقویم ہذا کا صفحہ ۹) مولوی اسحاق النبی علوی نے اپنے مقالہ میں صوم عاشورہ اور اس سے متعلقہ حدیث و سیر کی روایات کو تقادیم با قبل عہد رسالت کے تصقین میں اصل الاصول قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ ”یہی احادیث پوری جاہلی تقویم کے لئے قول فیصل کا حکم رکھتی ہیں (مقالہ صفحہ ۱۰۳) اس کے بعد حضرت ابن عباسؓ سے مروی دور روایت اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی تیسری یہ روایت نقل کی ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہود عاشورے کی عظمت کرتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہم اس روزہ کے زیادہ حقدار ہیں اور اس روزہ کا حکم دیا۔ (بحوالہ بخاری صفحہ ۱۰۴) علوی صاحب آگے لکھتے ہیں کہ ”ان تینوں روایتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عاشورہ کا روزہ نہ صرف مسلمانوں نے بلکہ خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے عین اس دن رکھا تھا جس روز یہودیوں کے عاشورہ کا دن تھا۔ یہودی یہ روزہ ماہ تشریٰ کی ۱۰ تاریخ کو رکھا کرتے تھے جو ان کی تقویم کا پہلا مہینہ شمار ہوتا تھا اور مسلمانوں میں بھی یہ روزہ دس محرم کا مسنون ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جس سال پہلی بار مدینہ میں یہ روزہ رکھا گیا تھا کم از کم اس سال عربوں کا ماہ محرم یہودی ”تشریٰ“ کے عین مطابق تھا جو ہمیشہ اعتدال خریفی میں آتا تھا۔ ان روایات سے اکثر مستشرقین یہ نتیجہ نکالنے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ روزہ یہودی تقلید میں اختیار کیا تھا (مقالہ علوی صفحہ ۱۰۴ بحوالہ، مارگولیتھ) مگر واقعاتی اعتبار سے یہ خیال صحیح نہیں، بلکہ زمانہ جاہلیت میں قریش مکہ بھی یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ”یوم عاشورہ کا روزہ زمانہ جاہلیت میں قریش رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی رکھتے تھے (ایضاً) بہر حال عاشورہ کا روزہ یہود مدینہ کی تقلید کا نتیجہ نہ تھا۔ (ایضاً صفحہ ۱۰۵) آخر میں بطور نتیجہ دیکھتے ہیں کہ ”یہ بات صاف ظاہر ہو جاتی ہے کہ عربی تقویم کا ماہ محرم جس میں یہ روزہ مسنون ہے، عہد رسالت میں اگر ہمیشہ نہیں تو اکثر و بیشتر یہودیوں کا ماہ تشریٰ سے مطابق رہتا جو بغیر اس صورت کے ممکن نہیں کہ ہم اصولی یکپہلو کے تحت عربی تقویم کی ابتداء ہمیشہ اعتدال خریفی سے کریں۔“ (ایضاً صفحہ ۱۰۶)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ کئی قمری مسمیٰ خریفی تقویم اور یہودی تقویم کی نوعیت ایک جیسی ہی تھی اور یہ کہ یہودی تقویم کا پہلا مہینہ تشرین ہمیشہ ستمبر، اکتوبر کے متوازی ہوا کرتا تھا جیسا کہ زیر نظر تقویم میں کئی خریفی تقویم کا محرم۔ البیرونی نے اپنی مشہور کتاب الاثار الباقیہ میں خود اقرار کیا ہے کہ عہد رسالت میں کئی قمری مسمیٰ خریفی تقویم (Lunar Solar) مکہ میں موجود اور مستعمل تھی لیکن وہ یہ بات نہیں مانتے کہ ۱ھ یا ۲ھ میں اس تقویم کے ۱۰ محرم (اور اس دن ۱۰ تشرین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا تھا۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کئی خریفی تقویم علامہ کے زمانے میں موجود ہی نہیں تھی اور اس کے مطابق محفوظ کی ہوئی تاریخیں (غالباً غیر شعوری طور پر) قمری ہجری تقویم کے مطابق سمجھی جا رہی تھیں۔ قمری ہجری تقویم کے محرم میں بے شک عاشورہ واقع نہیں ہوا۔ نہ ۱ھ میں نہ ۲ھ میں۔ لیکن اصلاً کئی خریفی تقویم کے محرم میں ضرور واقع ہوا۔ اس لئے کہ کئی خریفی محرم اور یہودی تقویم کا پہلا مہینہ تشرین تقویم ہمیشہ ہی متوازی ہوا کرتے تھے حواشی اور حوالے اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔ البیرونی کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ مدینہ (۸ ربیع الاول) یہودی مہینہ کی دس تاریخ (مطابق ۹ ربیع الاول) سے ایک دن پہلے وقوع میں آیا اور عاشورہ کسی طرح محرم میں واقع نہیں ہوا (قمری ہجری تقویم کے مطابق۔ جیسا کہ اوپر وضاحت آچکی) محرم میں اس کا وقوع یا تو

ہجرت سے کئی سال پہلے ممکن ہے یا کچھ اور بیس برس کے بعد ہونے والا تھا۔ ۱۔ اس لئے باطل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن اس وجہ سے روزہ رکھا کہ وہ اس سال (قمری ہجری) کے پہلے ماہ کی دس تاریخ تھی اور دونوں تاریخیں (یعنی دس تشرین اور دس محرم) ایک دن واقع ہوئی تھیں۔ ۲۔

میرا اور علامہ اسحاق النبی علوی صاحب کا موقف یہ ہے کہ کئی قمری شمس خریفی تقویم کے محرم کی دس تاریخ اور یہودی سال کے پہلے مہینہ تشرین کی دس تاریخ ایک ہی دن تھیں (یا ایک دن کے فرق سے) لیکن علامہ المیردنی صاحب کے سامنے چونکہ یہ کئی خریفی تقویم موجود ہی نہیں تھی وہ تو بہت پہلے منسوخ ہو کر بھولی بسر ہو چکی تھی اس لئے علامہ نے دس تشرین کا مقابلہ رائج الوقت دس محرم ۱۔ سے کیا اور جب اس کے ساتھ مطابقت ٹھیک نہ لی تو اصل واقعہ کو ہی باطل قرار دیا واقعہ یہ ہے کہ کئی خریفی تقویم کا دس محرم اور یہودی تقویم کا دس تشرین ایک ہی دن ہوا کرتے تھے اس دن عاشورہ کا روزہ رکھا جاتا تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مدینہ منورہ پہلے پہنچے یہ دن گذر چکا تھا۔ اگلے سال ۲۔ سے ہی بات ہے کہ حضور نے یہ روزہ خود بھی رکھا اور صحابہ کو بھی حکم دیا۔

**۳۔ غزوہ بدر** بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ۲ شعبان ۲۔ ھ ہجرات کے دن روانہ ہوئی تھی۔ حساب کے مطابق قمری ہجری تقویم میں دس تاریخ کو ہجرات ممکن نہیں بلکہ اتوار آتا ہے لیکن اگر ۲ شعبان ۲۔ ھ کو بجائے قمری ہجری تقویم کے کئی (قمری شمس خریفی) تقویم پر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ۲ شعبان ۲۔ ھ کو ہجرات ہی ہے گویا یہ تاریخ کئی تقویم کے مطابق ہی ریکارڈ کی گئی تھی۔ (ملاحظہ ہو تقویم ہذا صفحہ ۹۴)

**۴۔ معاہدات** ۲۔ ھ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاز کے ساحلی علاقے کے متعدد قبائل سے سیاسی اور تجارتی اغراض کے تحت کئی معاہدے کئے تھے۔ بنو اسلم اور غفار سے جو معاہدے ہوئے تھے ان کے لئے ایک روایت کے بموجب منگل ۱۴ شعبان ۲۔ ھ کو بغیر اسلام تشریف لے گئے تھے۔ اس تاریخ کو مدنی ہجری تقویم کے مطابق منگل نہیں جمعہ آتا ہے، البتہ اگر اس تاریخ کو کئی تقویم پر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا

۱۔ ھ میں المیردنی کے حساب سے اتوار ۱۲ تمبر کو یہودی سال شروع ہوا تھا (۲۹ صفر کو اور میرے حساب سے اس تاریخ سے اگلے ہی دن پیر ۱۳ تمبر ۲۹ کو کئی خریفی تقویم کا سال یعنی محرم شروع ہوا ہے۔ گویا یہ ایک شہادت ہے کہ کئی خریفی سال اور یہودی سال ایک ساتھ شروع ہوا کرتے تھے۔ اور یہ کہ علامہ (المیردنی) کے اور میرے حساب میں صرف ایک دن کا فرق ہے۔ علامہ نہ معلوم کس وجہ سے ۲۹ صفر سے سال شروع کر رہے ہیں میں نے تو چاند کی کیم تاریخ سے شروع کیا ہے (ملاحظہ ہو تقویم ہذا کا صفحہ نمبر ۹۳)

۲۔ دراصل کئی خریفی تقویم کے حساب سے ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴

کہ واقعی اس تاریخ کو منگل ہی پڑتا ہے اور اصل روایت میں جو تاریخ اور دن بتایا گیا ہے وہ کی تقویم کے مطابق ٹھیک ہے گویا یہ تاریخ بھی کی تقویم کے مطابق ریکارڈ کی گئی تھی۔ (ملاحظہ ہو تقویم ہذا صفحہ ۹۳)

۵۔ غزوہ بواط | اس غزوہ پر جانے کی تاریخ ابن حبیب کے یہاں ۱۳ ربیع الاخر ۲ھ ہجری ہے اور مراجعت ۲۰ ربیع الاخر ۲ھ ہجری ہے کی تقویم کے حساب سے ہجری کا دن ۱۲ ربیع الاخر ۲ھ کی (قریٰ قریٰ خریفی) کو پڑتا ہے گویا ایک دن کا فرق ہے جو ناقابل لحاظ ہے۔ (ملاحظہ ہو تقویم ہذا صفحہ ۹۳)

۶۔ معرکہ بدر | ابن اسحاق، واقدی اور دوسرے علمائے سیر بھی متفق ہیں کہ یہ معرکہ ۱۷ رمضان ۲ھ ہجری کے دن پیش آیا۔ ”مسند رک حاکم“ میں عامر بن ربیع بدری سے جو روایت منقول ہے اس سے ایک ہلکے سے اختلاف کا پتہ چلتا ہے جو قمری مہینوں میں وجہ حیرت نہیں یعنی یہ کہ معرکہ بدر بجائے ۱۷ رمضان کا واقعہ ہے تاہم جمعہ کے دن اور ۱۶ یا ۱۷ رمضان پر سب کا اتفاق ہے۔ حتیٰ کہ سب سے قدیم سیرت نگار عروہ بن زبیر نے بھی جمعہ کا دن اور ۱۶ رمضان بیان کی ہے مگر جب اس تاریخ کا مقابلہ تقویمی جدولوں سے کیا جاتا ہے تو مدنی تقویم کی رو سے ۱۶ رمضان ۲ھ کو بجائے جمعہ کے ہجری اور ۱۷ کو منگل آتا ہے لیکن اگر ۱۶ رمضان ۲ھ کو کی تقویم پر رکھ کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ۱۶ رمضان کو ہفتہ تھا روایت میں جمعہ آیا ہے۔ ایک دن کا فرق آ سکتا ہے۔ اس طرح یہ تاریخ بھی کی تقویم کے مطابق صحیح معلوم ہوتی ہے علاوہ ازیں روایت سے اس غزوے کا موسم بھی گرم ثابت ہوتا ہے (۱) اور کی تقویم کے لحاظ سے رمضان ۲ھ جون ۶۲۳ء سے مطابق تھا جو گرمی کا مہینہ ہے جبکہ مدنی ہجری تقویم کے مطابق رمضان ۲ھ فروری مارچ ۶۲۳ء کے مطابق تھا واللہ اعلم بالصواب۔ (صفحہ ۹۳)

۷۔ غزوہ بنو قنیقاع | غزوہ بنو قنیقاع معرکہ بدر سے تھوڑے ہی عرصہ بعد کا واقعہ ہے سیرت نگار پورے وثوق سے اس مہم کی تاریخ ہفتہ ۱۲ یا ۱۵ اشوال ۲ھ بیان کرتے ہیں۔ اب اگر ہم اس تاریخ کو مدنی ہجری تقویم پر دیکھتے ہیں تو اس تاریخ کو ہفتہ نہیں منگل آتا ہے البتہ اگر ہم اس تاریخ کو کی تقویم پر دیکھتے ہیں تو ۱۵ اشوال ۲ھ کو ہفتہ کا ہی دن آتا ہے جو بد روایت واقدی صحیح ہے۔ (دیکھو صفحہ ۹۵)

۸۔ غزوہ سويق | علامہ محمد بن محمد ہاشم صاحب کی سیرت النبی پر کتاب ”عہد نبوت کے ماہ و سال“ کے صفحہ ۵۹ پر ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی کہ ابوسفیان اپنے ساتھ دو سو سواروں کو لے کر عرض تک پہنچ چکا ہے یہ جگہ مدینہ سے ۳ میل ہے تو آپ ۵ ذی الحجہ ۲ھ کو انوار کے دن دو سو سواروں کے ہمراہ مقابلے کے لئے نکلے۔ ہجری تقویم کے مطابق تو اس تاریخ کو منگل آتا ہے اس لئے یہ تاریخ قمری ہجری تقویم

۱۔ صحیح مسلم جلد ۵ صفحہ نمبر ۳۳



کے مطابق نہیں البتہ کی خریفی تقویم کے مطابق اس تاریخ کو ضرور اتوار کا دن تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تاریخ کی خریفی تقویم کے مطابق محفوظ کی گئی تھی۔ ابوسفیان مقابلے پر نہیں آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کامیاب و کامران واپس تشریف لائے۔ (صفحہ ۹۵ تقویم ہذا)

۹۔ غزوہ بنو نضیر | احد کے بعد ۳۰ کا سب سے مشہور واقعہ غزوہ بنو نضیر ہے جس کی تاریخ منگل ۱۲ ربیع الاول متعین ہے مگر تقویمی حساب سے یہ تاریخ آوردن آپس میں مطابقت نہیں کرتے ہیں کیونکہ از روئے حساب ۱۲ ربیع الاول ۳۰ مدنی کو دن منگل نہیں جہرات آتا ہے البتہ اگر اس تاریخ کو کی تقویم میں دیکھیں تو ۱۲ ربیع الاول ۳۰ کو دن منگل ملتا ہے جو روایت کے عین مطابقت ہے لہذا معلوم ہوا کہ یہ تاریخ کی تقویم کے مطابق محفوظ کی گئی تھی۔ (صفحہ ۹۶)

۱۰۔ قتل کسریٰ پرویز | کسریٰ اپنے بیٹے شروہ کے ہاتھوں منگل ۱۰ جمادی الاول ۶۰ کو نینوا میں قتل ہوا۔ اس تاریخ کو پیر کا دن کی تقویم کے مطابق آتا ہے۔ صرف ایک دن کا فرق ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تاریخ کی تقویم کے مطابق محفوظ کی گئی ہوگی۔ اس تاریخ کی مطابقت میں ۲۳ فروری ۶۲۸ء آتی ہے لیکن یورپین مورخین اس واقعہ کی تاریخ ۲۵، ۲۷ یا ۲۹ فروری بتاتے ہیں۔ ۲۲ سے ۲۹ فروری تک کوئی بھی تاریخ ہوگی خریفی جمادی الاول ۶۰ کی تائید میں ہے۔ (دیکھئے تقویم ہذا صفحہ ۹۹)

صفحہ ۱۱۲ پر حدیبیہ کے ذیقعدہ اور کسریٰ کے جمادی الاول میں بظاہر چھ ماہ کا فرق معلوم ہوتا ہے لیکن دراصل یہ دونوں واقعات بالکل قریب الحدد ہیں اس طرح کہ کی جمادی الاول ۶۰ سے مدنی ذیقعدہ ۶۰ اگلا ہی ہمیں ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۹۹)

## ایسی تاریخیں جو ہجری تقویم کے مطابق صحیح ہیں۔

۱۱۔ سر یہ عبد اللہ بن انیس | سیرت کی کتابوں میں ایک چھوٹا سا واقعہ سر یہ عبد اللہ بن انیس کہلاتا ہے اس واقعہ کی تاریخ خود عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ سے دو شبہ کے دن ۵ عمر کو نکلا از روئے حساب بالکل صحیح ہے ۵ محرم ۳۰ھ کو مدنی قمری ہجری تقویم کے مطابق ہجری کا ہی دن تھا۔ (تقویم ہذا صفحہ ۹۶)

۱۲۔ غزوہ خندق | ابن جیب کا بیان ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ کے لئے جمعرات ۱۰ شوال کو نکلے تھے ہجری تقویم کے مطابق یکم شوال ۵ھ کو پور تھا اور اس حساب سے ۱۰ شوال کو بدھ آتا ہے گویا ایک دن کافرق ہے جو ناقابل التفات ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۹۷) اسے غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں اس کے فوراً بعد غزوہ بنی قریظہ ہے۔

۱۳۔ چاند گرہن ۵ ہجری | مورخین بیان کرتے ہیں کہ جمادی الاخرہ ۵ھ ہجری میں مدینہ میں ایک چاند گرہن دیکھا گیا تھا از روئے حساب ۹ نومبر ۶۲۶ء کو ایک چاند گرہن ہوا تھا جو مدنی ہجری ۱۳ جمادی الاخرہ سے مطابق ہوتا ہے۔ (صفحہ ۹۷)

۱۴۔ عمرہ حدیبیہ | عمرہ حدیبیہ کی تاریخ بھی صحیح معلوم ہوتی ہے۔ ابن سعد نے صراحت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے لئے دو شبہ کے دن یکم ذی قعدہ ۶ھ کو عازم مکہ ہوئے تھے ہجری تقویم میں ۲۹ کا چاند مانا جائے تو یکم ذی قعدہ کو اتوار کا دن پڑتا ہے گویا روایت میں اور حساب میں ایک دن کافرق ہے یہ فرق ایسا نہیں جو تاریخ کو غلط قرار دیا جاسکے اور اگر ۳۰ کا چاند مان لیا تو پھر یکم ذی قعدہ کو پور کا ہی دن آ جاتا ہے جو روایت کے بالکل ہی مطابق ہے۔ (ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۹۸) از روئے حساب یعنی رویت ہلال کے مطابق یکم ذی قعدہ کو دو شبہ کا ہی دن تھا ۱۳ مارچ ۶۲۸ء۔

۱۵۔ رحلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | ۶ ربیع الاول بدھ کے دن یکا یک پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت ناساز ہونا شروع ہوئی۔ ۸ ربیع الاول ۱۱ھ کو آپ کی طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی تو آپ نے ایک تحریر لکھنی چاہی لیکن بیماری کی شدت تھی اور یہ کام نہ ہو سکا۔ اس عرصہ میں طبیعت کبھی بگڑتی کبھی سنبھلتی۔ اتوار کے دن مرض پوری شدت پر تھا۔ پور کے دن صبح کو طبیعت قدرے بہتر ہو گئی۔ آپ نے جرے کا پردہ اٹھا کر دیکھا تو لوگ نماز میں مشغول تھے۔ یہ دیکھ کر حضور فرط مسرت سے ہنس پڑے۔ لوگوں نے سمجھا آپ باہر آنا چاہتے ہیں۔ قریب تھا کہ صفیں درجہ درجہ ہو جائیں۔ آپ نے اشارہ سے روکا۔ یہ جمال اقدس کی آخری زیارت تھی جو فدایان نبوت نے کی۔ جوں جوں دن چڑھتا گیا حالت بگڑتی گئی۔ بار بار ہوش آتا اور بار بار غشی طاری ہو جاتی آخر کار رفیق اعلیٰ سے ملنے کا وقت آ گیا اور لب مبارک بے لے تو لوگوں نے یہ الفاظ

سے ”نماز“ اور ”غلام“ روایت کے مطابق یہ واقعہ ۱۲ ربیع الاول ہجر کے دن بعد دوپہر کا ہے۔ یعنی ۸ جون ۶۳۲ء صلوا علیہ وسلموا تسلیا علمائے سیرت اور پوری امت کا اس پر اتفاق ہے لیکن تقویمی حساب سے صرف ۱۶ اور ۱۳ ربیع الاول کو ہجر کا دن آ سکتا ہے اس پر بھی تمام ریاضی دانوں کا اتفاق ہے میرے نزدیک ان دونوں صورتوں میں تطبیق کی دو صورتیں ممکن ہیں۔

ایک یہ کہ مان لیا جائے کہ اس مہینے مدینہ میں اس ہجر کے دن چاند کی ۱۲ تاریخ ہی مانی گئی تھی۔ آخر اس زمانے میں بھی تو ہم دیکھتے ہیں کہ کئی اور پاکستان کی قمری تاریخوں میں اکثر ایک دن کبھی دو دن کا فرق ہوتا ہی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ یہ مان لیا جائے کہ ممکن ہے کہ وہاں صورتحال یہ رہی ہو کہ ۱۲ ربیع الاول کو وفات اور اگلے دن ہجر کو تدفین ہوئی ہو اور اس طرح ۱۲ ربیع الاول ہجر کا دن مشہور ہو گیا ہو۔ بہر حال ۱۲ ربیع الاول ہجر کا دن ۸ جون ۶۳۲ء پر سب کا اتفاق ہے۔ اگر چہ از روئے تقویمی حساب اور روایت ہلال کے مطابق اس ہجر کے دن ۱۳ ربیع الاول اور ۸ جون تھی۔ (ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۱۰۳)

۱۶۔ سورج گرہن ۶ھ | علمائے تاریخ کا بیان ہے کہ صلح حدیبیہ کے سال ایک سورج گرہن بھی ہوا تھا۔ از روئے حساب قمری ہجری اسی مہینہ میں اتوار ۲۹ ذی قعدہ ۶ھ کو بمطابق ۱۰ اپریل ۶۲۸ء صبح ۳ بجکر ۴۱ منٹ پر مکہ کے وقت کے مطابق ایک سورج گرہن ہوا ہو گا۔ (صفحہ ۹۸)

۱۷۔ حج زیر امارت حضرت ابو بکر صدیقؓ | حج کے لئے روانگی کی تاریخ ذی قعدہ ۹ھ بیان کی گئی ہے یہ حج غزوہ تبوک کے صرف ایک ماہ پہلے ہوا تھا قمری ہجری تقویم کے مطابق اسلامی طریقے پر پہلا حج حضرت ابو بکر کی امارت میں ۹ ذی الحجہ ۹ھ بمطابق ۶۳۱ء میں ہوا۔ (دیکھیے صفحہ ۱۰۱) یہاں پر یہ بتانا ضروری ہے کہ ۸ھ ۹ھ ۱۰ھ کے دوران قمری ہجری تقویم اور کی قمری شکی ربیع تقویم میں صرف ایک مہینہ کا فرق مل رہا تھا اس طرح کہ جس دن کی تقویم کا ذی الحجہ ختم ہوتا تھا اس سے اگلے دن ہجری تقویم کا ذی الحجہ شروع ہوتا تھا اور یہ کہ یکم محرم ۱۱ھ سے یہ ایک مہینہ کا فرق بھی ختم ہو کر کی ربیع تقویم مدنی ہجری تقویم میں ضم ہو گئی تھی یعنی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہمیشہ کے لئے منسوخ ہو گئی تھی جیسا کہ صفحات ۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲ پر غور کرنے سے معلوم ہوگا۔

۱۸۔ حجتہ الوداع | ذی قعدہ ۱۰ھ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حج کا ارادہ فرمایا جس کو حجتہ الوداع کہا جاتا ہے ابن سعد کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۲۵ ذی قعدہ کو ہفتہ کے دن مدینہ سے روانہ ہوئے تھے۔ (صفحہ ۱۰۲) یہ تاریخ صحیح ہے اس تاریخ کو ہفتہ کا ہی دن تھا از روئے حساب ۱۰ ہجری میں ذی الحجہ پہلی اور آٹھ تاریخ کو جمعہ تھا لیکن روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سال حج جمعہ کو ہوا تھا یعنی جمعہ کے دن ۹ تاریخ مانی گئی تھی اس کے یہ معنی ہوئے کہ مکہ معظمہ میں ذی قعدہ ۲۹ دن کا اور یکم ذی الحجہ جمعرات ۷ فروری کی قرار دی گئی تھی اور حج اسی حساب سے

ادا کیا گیا تھا یا ایک دن کا فرق ایسا نہیں جو قمری مہینوں میں کوئی خاص اہمیت رکھتا ہو۔

## ۱۹۔ ولادت رسول مقبول ﷺ | علامہ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر کی عربی تالیف ”الفصول فی سیرۃ الرسول“ کا اردو ترجمہ ”سیرۃ سرور

انبیاء“ جو غلام احمد حریری صاحب نے کیا ہے اس کے صفحہ ۷ پر ہے۔

آپ کی ولادت باسعادت بروز سوموار ۲ ربیع الاول کو ہوئی۔ بعض علماء کے نزدیک ۸ ربیع الاول یا دس یا ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی زہیر بن بکار نے لکھا ہے کہ آپ ماہ رمضان میں پیدا ہوئے مگر یہ شاذ قول ہے جس کو سبکی نے اروض الاناف میں تحریر کیا ہے۔

یہ تاریخیں اگر ۵۳ قبل جبری کی ہیں تو ان میں صرف ۲ ربیع الاول ایک ایسی تاریخ ہے جس کو بیکر کا دن تھا۔ اور اگر یہ تاریخیں ۵ قبل جبری کی ہیں تو ان میں صرف ۱۰ تاریخیں ایک ایسی تاریخ ہے کہ اس کو بیکر کا دن پڑتا ہے میرے نزدیک یہی تاریخ صحیح ہے۔

علامہ ازہری مندرجہ بالا اقتباس میں علامہ ابن کثیر نے زہیر بن بکار اور سبکی اور اروض الاناف کے حوالے سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مہینہ رمضان بھی بتلایا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر علامہ کے سامنے یہ تقویم ہوتی تو آپ رمضان والے قول کو شاذ نہ کہتے اس لئے کہ ۱۰ ربیع الاول ۵۵ قبل جبری جو میرے حساب سے صحیح تاریخ ولادت نبوی ہے اور اس زمانے کی مروجہ خبر خربنی (قمری شمسی) تقویم ۱۰۰۰ رمضان ۵۳ قبل جبری ایک ہی دن واقع ہیں۔ (ملاحظہ ہو تقویم ہند صفحہ ۳۸)

## ۲۰۔ بعثت نبوی ﷺ | علامہ مخدوم محمد ہاشم صاحب سندھی سیرت النبی پر اپنی کتاب ”عہد نبوی کے ماہ و سال“ صفحہ ۳ پر تحریر فرماتے ہیں ”اس سال

جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا اکتالیسواں سال تھا آپ نبوت و رسالت سے سرفراز ہوئے سیرت شامیہ کے مصنف لکھتے ہیں مشہور قول کے مطابق عمر مبارک کے ٹھیک چالیس برس پورے ہوئے تو آپ کو منصب رسالت پر فائز کیا گیا اس مشہور قول پر علماء کا اتفاق ہے اور یہی صحیح ہے اگرچہ بعض نے ایک دن بعض نے دس دن اور بعض نے دو ماہ بعد کا قول بھی نقل کیا ہے ذرقاتی شرح مواجب میں فرماتے ہیں پہلا قول ہی درست اور صحیح ہے اور یہ حضرت عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے صحیحین میں مروی ہے۔ بعثت نبوی ماہ ربیع الاول میں ہوئی یا رمضان المبارک میں علماء کے دو قول ہیں۔ ”صحیح اور مشہور قول اول ہے۔“

ہجرت سے قبل کے واقعات کی متعین طور پر تاریخیں نہیں ملتی ہیں۔ علامہ کے بیان سے بس اتنا پتہ چلتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک بعثت سے ایک دن قبل پورے چالیس سال ہو چکی تھی۔

(۱) اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت باسعادت ۱۰ ربیع الاول ۵۵ قبل جبری ہے جیسا کہ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے تو

سادہ قمری جبری کے مطابق ۸ ربیع الاول ہفتہ ۱۵ قبل جبری کو چالیس سال ہوئے تھے ۱۲ مارچ ۶۰۸ء۔ (دیکھئے صفحہ نمبر ۷۸)

(۲) خربنی (قمری شمسی) تقویم کے حساب سے ۱۰ رمضان ۵۳ قبل جبری منگل کو پورے چالیس ہوتے ہیں۔ (۲۰ مئی ۶۰۹ء) اور اگلا

دن آجکی نبوت کا پہلا دن تھا۔ (دیکھئے صفحہ ۷۹)

۳۔ کی رینی (قری شعی) تقویم کے حساب سے ۹ ربیع الاول ۱۴ھ ہجری کو پورے چالیس سال ہوتے ہیں۔ (۱۹ مئی ۱۶۰۹ء)۔

(دیکھئے صفحہ ۷۹)

۴۔ اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت ۸ ربیع الاول ۵۳ھ قبل ہجری مانی جائے تو ۸ ربیع الاول ۱۳ھ قبل ہجری کو پورے چالیس سال ہوتے ہیں (مطابق ۹ فروری ۶۱۰ء) علامہ سید سلیمان منصور پوری نے یہی تاریخ بتائی ہے۔ (دیکھئے صفحہ ۸۰)

**۲۱۔ معراج** | علامہ محمد ہاشم صاحب ٹھٹھوی معراج کی تاریخ بیان کرتے ہوئے عہد نبوت کے ماہ و سال میں صفحہ ۳۵ پر لکھتے ہیں ”۲۷ جب ہفت یاہری کی رات کو ایک قول کے مطابق رمضان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔ اب اس تقویم کے صفحہ ۸۰ پر غور فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ ہجرت سے تقریباً ۱۹ مہینے قبل ۲۷ جب کی (قری شعی) اور ۲۷ رمضان ۲ھ قبل ہجری یہ دونوں تاریخیں اتوار کے دن ۲۶ مارچ ۶۱۰ء پر واقع ہیں صاف معلوم ہوتا ہے کہ ۲۷ جب کی تقویم کے مطابق محفوظ کی گئی ہے اور کسی دوسرے راوی نے ۲۷ رمضان قمری ہجری تقویم کے مطابق محفوظ کی ہے اس لئے کہ ۲ھ قبل ہجری میں کی رجب اور مدنی رمضان متوازی چل رہے تھے اور یہ دونوں مہینے ۳۱ مارچ اتوار ۶۱۰ء سے شروع ہوئے تھے۔ لیکن قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے رحمتہ العالمین جلد سوم صفحہ ۱۴۸ پر اس تاریخ کے ۲ مہینے قبل ۲۷ جب ۵۲ میلادی ۲۵ فروری ۶۱۰ء بدھ بتائی ہے۔ (دیکھئے صفحہ ۹۱)

**۲۲۔ غزوہ بطلب کرز بن جابر الغنوی** | ایک غزوہ غزوہ بطلب کرز بن جابر الغنوی کے نام سے مشہور ہے ابن حبیب نے اس کی تاریخ ۱۲ جمادی الاخر ۲ھ بیان کی ہے ہجری تقویم کے بموجب یکم جمادی الاخر ۲ھ کو بدھ تھا اس اعتبار سے ۱۲ جمادی الاخر کو اتوار آتا ہے مطابق ۱۱ دسمبر ۶۲۳ء مگر جیسا کہ سب جانتے ہیں قمری مہینوں میں ایک روزہ فرق کی کوئی اہمیت نہیں اور ابن حبیب کی صراحت صحیح معلوم ہوتی ہے اکثر مورخین اور واقفی نے یہی واقعہ ربیع الاول ۲ھ کا قرار دیا ہے دراصل یہ دونوں مہینے متبادل ہیں جمادی الاخر مدنی ہے اور ربیع الاول کی ہے یہ دونوں مہینے ۳۰ نومبر ۶۲۳ء بدھ سے شروع ہوئے تھے۔ (دیکھئے تقویم ہذا صفحہ ۹۲) اس کو غزوہ سلوان یا غزوہ بدر الاولیٰ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

**۲۳۔ نکاح حضرت فاطمہ** | طبری نے اس کی تاریخ آخری مفر بیان کی ہے جو غالباً ہجری مدنی روایت ہے جبکہ علامہ شیعہ یکم ذی الحجہ پر متفق ہیں جو کی ریکارڈ معلوم ہوتا ہے تقویم ہذا (صفحہ ۹۵) پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یکم ذی الحجہ کی خریفی ۲ھ ۳۰ مفر مدنی ۳ھ سے متصل ہے۔

۲۴۔ غزوہ ذوالمریا غزوہ بنو غطفان | ابن اسحاق کے بیان کے مطابق یہ واقعہ اواخر ذی الحجہ ۲۔ کا ہے جبکہ واقدی کے نزدیک یہ ربیع الاول ۳۔ کا واقعہ ہے۔ تقویم پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ یہ دونوں میں متبادل ہیں۔ (ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۹۵) ربیع الاول ہجری مدنی ہے جبکہ ذی الحجہ کی تقویم کے مطابق ہے یہ دونوں میں بدھ ۲۲ مراکت ۶۲۳ء سے شروع ہوئے تھے۔ (نقش سیرت مولفہ ثار احمد صفحہ ۴۲۶ کے مطابق) اس موقع پر دشمن سے مدد بھیج نہیں ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس دن باہر رہ کر ہجرات ۲۳ ربیع الاول ۳۔ کا مطابق ۱۲ ستمبر ۶۲۳ء کو مدینہ واپس تشریف لائے۔

۲۵۔ سر یہ زید بن حارثہ | اس مہم کے متعلق ابن اسحاق کی تصریح یہ ہے کہ یہ واقعہ غزوہ بدر سے چھ ماہ بعد کا ہے یعنی ربیع الاول ۳۔ کا خلاف اس کے واقدی ابن سعد نے اس کو جمادی الاخر کا واقعہ قرار دیا ہے (تقویم صفحہ ۹۵ پر نظر ڈالئے) ربیع الاول ۳۔ کی خریفی ہے اور جمادی الاخرہ ۳۔ مدنی ہے اور یہ دونوں میں متبادل ہیں ۱۸ نومبر ۶۲۳ء سے شروع ہوئے روایات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ موسم سرما کا ہے چنانچہ مذکورہ میں نومبر دسمبر کے مطابق ہیں۔

۲۶۔ معرکہ احد | اس واقعہ کی تاریخ ۱۱ شوال ۳۔ بیان کی گئی ہے اور ہفتہ کے دن پر سب کا اتفاق ہے اگر ہم اس ۱۱ شوال کو مدنی ہجری تقویم میں دیکھیں تو بجائے ہفتہ کے بدھ کا دن ملتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ تاریخ مدنی ہجری تقویم کے مطابق نہیں ہے البتہ اگر ہم اس تاریخ کو کئی تقویم (صفحہ ۹۶) میں دیکھیں تو ۱۱ شوال ۳۔ کو اتوار کا دن ملتا ہے جبکہ روایت میں ہفتہ کا دن ہے۔ یہ ایک دن کا فرق ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ تاریخ کئی خریفی تقویم کے مطابق ریکارڈ کی گئی ہے۔

واقدی کے بموجب یہ واقعہ محرم ۳۔ کا ہے اسکو ہجری مدنی تقویم کے مطابق سمجھئے اور شوال ۳۔ کو کئی تقویم کے مطابق اور شوال کو اتوار ۲۳ جون ہے۔ یہ دونوں میں ۱۳ جون ۶۲۵ء کو شروع ہوئے تھے (دیکھئے صفحہ ۹۶)

۲۷۔ غزوہ حمراء الاسد | معرکہ احد اور غزوہ حمراء الاسد شوال ۳۔ کے واقعات ہیں واقدی کی روایت میں محرم ہے حالانکہ بلا استثناء تمام علمائے اسلام کا اتفاق ہے کہ دونوں غزوے معرکہ احد اور غزوہ حمراء الاسد شوال ۳۔ کے واقعات ہیں ایک دن کے آگے پیچھے سے تقویم جدول پر نظر ڈالنے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں میں محرم اور شوال متوازی تھے شوال کئی تقویم کے مطابق ۳۔ میں اور محرم مدنی ہجری تقویم کے مطابق ۳۔ میں تھے یہ دونوں میں ۱۳ جون ۶۲۵ء کو شروع ہوئے تھے۔ (صفحہ ۹۶)

۲۸۔ غزوہ بدر الموعد یا غزوہ بدر ثالث | ۳۔ کی ایک دوسری مہم غزوہ بدر الموعد کے نام سے مشہور ہے جس کی تاریخ ہجرات

یکم شعبان بیان کی گئی ہے لیکن از روئے حساب اگر یہ یکم شعبان ہجری مدنی ہے تو جمہرات کا دن مطابقت نہیں کرتا البتہ اگر کسی خریفی تقویم پر دیکھا جائے تو یکم شعبان کو جمعہ ہے یعنی ایک دن کا فرق ہے جو جائز ہے۔ اس لئے یہ تاریخ بھی کی تقویم کے مطابق صحیح معلوم ہوتی ہے۔ واندی اور ابن سعد کا بیان ہے کہ یہ واقعہ یکم ذی قعدہ کا ہے دراصل یہ دونوں مہینے ہجری اور کی خریفی تقویم کے ہیں اور تبادل اور ہم زمانہ ہیں (ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۹۶) ذی قعدہ ۳۔ مدنی ہجری ہے اور شعبان ۳۔ خریفی کی ہے یہ دونوں مہینے ۴ اپریل ۶۲۶ء کو شروع ہوئے۔ نقش سیرت کے مطابق اس غزوہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً ۱۴ دن مدینہ سے باہر رہے اور ۱۲ یا ۱۳ ذی قعدہ ۳۔ ۵ کو مدینہ واپس تشریف لائے۔ (دیکھئے صفحہ ۴۴۳)

**۲۹۔ غزوہ ذات الرقاع** ابن حبیب نے اس غزوے کی تاریخ تفصیل سے بتائی ہے۔ ہجر کا دن ۱۰ جمادی الاول ۵۔ ہجری۔ بخلاف اسکے واندی اور ابن سعد نے اس کو ۱۰ محرم ۵۔ کا واقعہ قرار دیا ہے اس تقویم کا صفحہ ۹۷ دیکھئے کی محرم کا متوازی مدنی ہجری مہینہ جمادی الاول لے گا یہ دونوں مہینے ۲۸ ستمبر اور ۲۶ اکتوبر ۶۲۶ء سے شروع ہوئے ہیں۔ (ہجر کے بجائے منگل کا دن یعنی ایک دن کا فرق ناقابل التفات ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۵ دن بعد ۲۵ محرم ۵۔ کو مدینہ مراجعت فرمائی (نقش سیرت صفحہ ۴۴۴)

**۳۰۔ غزوہ خیبر** امام مالک ابن حزم ابن اسحاق امام بخاری اور ان کے بعد کے جملہ مصنفین کے نزدیک غزوہ خیبر کا زمانہ آخر ۶۔ یا اوائل ۷۔ ہے بالفاظ دیگر ذی الحجہ ۶۔ یا محرم ۷۔ میں یہ ہم شروع ہوئی تھی بخلاف اس کے واندی اور ابن سعد نے یہ مراجعت کی ہے کہ یہ واقعہ جمادی الاول ۷۔ کا ہے گویا ۷۔ کے تقریباً وسط کا جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس غزوے کے متعلق بھی دو ابتدائی دستاویزیں موجود تھیں جن میں سے ایک امام مالک اور ابن اسحاق کا مذکور اور دوسری واندی کا تقویم پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ ۶۔ کا کی ذی الحجہ اور ۷۔ کا مدنی جمادی الاول دونوں ساتھ ساتھ چل رہے تھے اور دونوں کی ابتداء ۶ ستمبر ۶۲۸ء کو ہوئی تھی اس بناء پر دونوں آئمہ سیرت کی دستاویزیں ایک ہی زمانے کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ (ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۹۹)

**۳۱۔ آنحضرت کے صاحبزادہ ابراہیم کی تاریخ رحلت** بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی رحلت کا واقعہ ربیع الاول یا ربیع الآخر ۱۰ء کا ہے روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کی پیدائش ذی الحجہ ۸۔ میں کسی تاریخ کو ہوئی تھی صحاح کی ایک روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ۱۸ یا ۱۹ مہینے زندہ رہے تھے یہ روایت بھی ملتی ہے کہ جس روز ان کا انتقال ہوا اسی روز سورج کو گرہن لگا تھا اور یہ بھی معلوم ہے کہ یہ سورج گرہن ۲۷ جنوری ۶۳۲ء کو ۱۱ بجکر ۴۳ منٹ پر ہوا تھا (پاکستانی وقت)

علامہ صفی الرحمن مبارک پوری نے سیرت پر اپنی کتاب الریح المختوم صفحہ ۵۱۰ پر صاحبزادہ کی وفات کی تاریخ ۲۸ یا ۲۹ شوال مطابق ۲۷ جنوری ۶۳۲ء بتائی ہے اس تاریخ کے متعلق اتنا اور عرض کرنا ہے کہ ہماری اس تقویم کے مطابق مدنی ہجری ۲۸ شوال ۱۰، ۲۷ جنوری ۶۳۲ء سے کی

خریفی جبکہ شوال الاخریٰ ۲۸ سے مطابقت رکھتی ہے۔ گویا دونوں تقویموں سے دونوں مہینے متوازی تھے جو ۳۱ دسمبر منگل کو شروع ہوئے تھے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۱۰۲)

**۲۲۳۔ قتل ابو عصفک یہودی** | ایک شائم رسول یہودی کو جس کا نام ابو عصفک تھا کسی مسلمان نے شوال ۲ میں قتل کر دیا اس واقعہ کی تفصیلات سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ شدید موسم گرما کا تھا اور کئی خریفی تقویم کی رو سے شوال ۲ جون جولائی ۶۲۳ء سے مطابق ہوتا ہے اس لئے یہ تاریخ کئی خریفی تقویم کی معلوم ہوتی ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۹۵) اس کی مطابقت ہجری مدنی تقویم کے محرم ۳ سے ۵ ہوتی ہے۔

**۳۳۔ غزوہ تبوک** | اس غزوے کی تاریخ روایتی مختلف طور پر جب ۹ اور وہی رمضان یا شوال ۹ بیان کی جاتی ہے۔ اس غزوے کا موسم گرم تھا اصح السیر صفحہ ۳۶۵ پر ہے کہ گرمی اور دھوپ کی ایسی شدت تھی کہ کوئی شخص باہر نہیں نکل سکتا تھا ۹ میں موسم گرما میں آنے والا رجب کی خریفی ہی ہو سکتا ہے جو اپریل مئی سے مطابق ہوتا ہے۔ اور رمضان شوال کی وہی (کئی خریفی تقویم کے لحاظ سے مئی جون) سے مطابقت رکھتی ہے۔

قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ جب پیغمبر اسلام نے مسلمانوں کو اس غزوے پر چلنے کی ترغیب دی تو منافقین نے بہکانا شروع کیا اور کہا کہ اس شدید گرمی میں نہ نکلو (لا تھروا الی الحار) اس کا جواب یہ دیا گیا کہ جہنم کی آگ تو سب سے بڑھ کر گرم ہے۔ (قل لار جھم اشد حرا) مگر جب ان موسیٰ صراحتوں کا ہجری تقویم سے تقابلی نتیجہ تو رجب ۹ ہجری اکتوبر نومبر ۶۳۰ء سے مطابق ہوتا ہے اور رمضان شوال کے مہینے جن میں مسلمان فوج واپس آئی تھی دسمبر جنوری اور فروری سے مطابقت کرتے ہیں۔ ابن حبیب نے اس غزوے کی تاریخ روایتی دو شبہ کم رجب بیان کی ہے تقویمی حساب سے کم رجب کو منسلک آتا ہے۔ ان حالات میں اس تاریخ کو قمری ہجری ثابت کرنے میں موسیٰ مطابقت سے تائید نہیں ہوتی چنانچہ اس غزوہ کی کئی خریفی تقویم سے مناسبت نمایاں ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے تقویم ہذا کا صفحہ نمبر ۱۰۱)

**بازگشت** | گذشتہ صفحات میں بطور مثال تقریباً ۱۳۳ ایسے واقعات کا تقویمی جائزہ لیا گیا ہے جن میں سے ہر ایک کی مطابقت رائج الوقت تقادیم میں تلاش کر کے دکھائی گئی ہے۔

(۱) ان میں سے متعدد واقعات کی تاریخیں دریافت شدہ کئی خریفی تقویم کے مطابق محفوظ کی ہوئی معلوم ہوتی ہیں مثلاً اگر کسی روایت میں کسی واقعہ کی تاریخ مثلاً ۱۲ ربیع الاول ہے اور اس تاریخ کو روایات میں پیر کا دن بتایا گیا ہے اور ہم اس تاریخ کو قمری ہجری تقویم میں دیکھتے ہیں اور اس میں ۱۲ ربیع الاول کو پیر کا دن نہیں ملتا بلکہ جمعہ یا کوئی اور دن ملتا ہے لیکن جب اس تاریخ کو اپنی مجوزہ کئی خریفی تقویم میں دیکھتے ہیں تو ۱۲ ربیع الاول کو ٹھیک پیر کا دن ہی ملتا ہے جو روایت کے عین مطابق ہے اس کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ یہ اور ایسی دوسری بہت سی تاریخیں عہد



نبوی میں کسی ایسی تقویم کے مطابق محفوظ کی گئی تھیں جیسی اس کتاب میں مکی قمری شمسی خریفی تقویم کے نام سے وضع کی گئی ہے۔

(۲) اسی طرح مذکورہ بالا میں سے متعدد واقعات کی تاریخیں موجود قمری ہجری تقویم کے مطابق محفوظ کی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اس لئے کہ ان تاریخوں کا ان روایات میں جودن بتایا گیا ہے وہ ہجری تقویم کے مطابق صحیح ملتا ہے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ عہد رسالت میں موجود ہجری تقویم بھی زیر استعمال تھی۔

(۳) کچھ واقعات ایسے ہیں جن کی تاریخیں متوازی ہیں یعنی کسی واقعے کی تاریخ ایک راوی نے مکی خریفی تقویم کے مطابق بیان کی جبکہ اسی واقعہ کی تاریخ کسی دوسرے راوی نے قمری ہجری تقویم کے مطابق بیان کی اگر ان دونوں تاریخوں کو جو بظاہر مختلف ہیں عیسوی حساب میں تبدیل کر کے اس تقویم کی جدولوں پر دیکھتے ہیں تو بالکل ایک ہی زمانہ متعین ہوتا ہے۔

(۴) مزید چند واقعات کی تاریخیں ایسی ہیں کہ ان واقعات کا روایت میں جو موسم بتایا گیا ہے وہ واقعہ کی تقویم کے مطابق تو ضرور اسی موسم میں ہوا ہوگا لیکن قمری ہجری تقویم کی مطابقت اس موسم سے نہیں ہو سکتی یا اس کے برعکس صورت حال بھی ممکن ہے۔

ان تمام مذکورہ واقعات میں سے اکثر و بیشتر واقعات اس بات کو تقویت پہنچاتے ہیں کہ عہد نبوی میں ایک ایسی تقویم موجود مستعمل تھی جیسی کہ کتاب خدا میں مکی خریفی (قمری شمسی) کے نام سے وضع کی گئی ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اس کے متعلق بالکل صحیح طور پر یہ معلوم کرنا ممکن نہیں ہے کہ اس میں کی کا مہینہ کب کب لگایا گیا تھا۔

# (قمری شمسی) کی خریفی اور کی ربعی تقاویم کا فرق

بحوالہ حیات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ التحیات

کی قمری شمسی خریفی تقویم کا سال ۲۲ ستمبر سے متصل نئے چاند سے اور کی ربعی تقویم کا سال ۲۱ مارچ سے متصل نئے چاند سے شروع ہوتا تھا ہر تیسرے کبھی دوسرے سال ایک ماہ کا اضافہ کر کے قمری سالوں کو شمسی سالوں کے برابر کر لیتے تھے میرے معاصر مولوی اسحاق النبی علوی ربیعی تقویم کے قائل نہ تھے۔ اور اس معاملہ میں ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی رائے سے بھی اختلاف کرتے رہے۔ عرض یہ ہے کہ کی ربعی تقویم کا نظریہ میں نے محترم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے ایک انگریزی مقالے سے اخذ کیا ہے تقاویم البستہ میں نے خود ترتیب دی ہیں۔ یہاں اس موقع پر علوی صاحب کے ایک بیان کا تجزیہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جس کے مطابق علوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”اگر یہ خیال صحیح ہے کہ کی تقویم ہمیشہ اعتدال خریفی سے شروع ہوتی تھی اور اگر یہ روایتیں غلط نہیں کہ عہد رسالت میں صوم عاشورہ ہمیشہ محرم میں رکھا جاتا تھا جو یہودیوں کے یوم عاشورہ سے صرف ایک دن آگے یا پیچھے ہوتا تھا تو یہ امر بالکل ناممکن ہے کہ اللہ ھ میں مکہ اور مدینہ کی تقویموں کے ایام و شہور مشترک ہو گئے تھے۔“ علوی صاحب کا یہ قول بلاشبہ اس صورت میں درست ہو سکتا ہے جبکہ ہجری تقویم کے مقابلہ پر کی خریفی (قمری شمسی) تقویم کو رکھا جائے اگر قمری ہجری تقویم کے مقابلے پر اس دوسری تقویم کو رکھا جائے جس کو خاکسار نے کی ربعی (قمری شمسی) تقویم کے نام سے متعارف کرایا ہے اور جو ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے نظریہ تقویم سے ماخوذ ہے۔ تو معلوم یہ ہوگا کہ کی ربعی تقویم کے ایام و شہور میرے حساب کے مطابق محرم اللہ ھ میں ضرور مدنی قمری ہجری تقویم کے متوازی اور مشترک ہو گئے تھے۔ (ملاحظہ ہو اس تقویم کے صفحات ۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵)

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ زمانہ قدیم میں بعض قوموں کے تقویمی سال کا آغاز نقطہ اعتدال خریفی یعنی ۲۲ ستمبر سے متصل نئے چاند سے ہوتا تھا اور بعض کا نقطہ اعتدال ربیعی ۲۱ مارچ سے متصل نئے چاند سے ہوتا تھا اس کتاب میں یہ دونوں تقاویم اس خاکسار نے پورے عرصہ حیات نبوی پر محیط ہجری تقویم اور عیسوی کیلنڈر کے ساتھ ساتھ دکھائی ہیں۔ (صفحہ ۱۰۵ تا ۱۰۶) جس تقویم کے سال کا آغاز اعتدال خریفی سے ہوتا تھا اس کی قمری شمسی خریفی تقویم کی اہمیت خصوصیت اور افادیت یہ ہے کہ عہد نبوی کی بہت سی تاریخیں جو روایات میں بیان ہوئی ہیں اس تقویم کی ترتیب پر صحیح بیٹھتی ہیں جیسا کہ گذشتہ صفحات میں مثالوں سے واضح ہوا۔ اس لئے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اسی قسم کی یا اس سے ملتی جلتی تقویم (کی خریفی قمری شمسی تقویم) اس وقت کہ معظمہ اور اس کے مضافات میں مروج و متداول رہی ہوگی۔

ربی دوسری صورت یعنی اعتدال ربیعی سے شروع ہونے والی تقویم تو ظاہر ہے کہ چونکہ ان دونوں تقویموں کے آغاز میں چھ ماہ کا فصل ہے اس لئے جو تاریخیں درج بالا کی خریفی تقویم پر صحیح ثابت ہو چکی ہیں وہ ربیعی ترتیب پر ظاہر ہے غلط نظر آئیں گی۔ اس لئے یہ کہنا تو صحیح نہ ہوگا کہ اس طرز کی کوئی کی ربیعی (قمری شمسی) تقویم کہ میں یا مدینہ میں عام طور پر رائج اور مستعمل تھی لیکن پھر بھی ہمیں اس ترتیب میں یعنی کی ربیعی (قمری شمسی) تقویم کے حوالہ سے کئی باتیں قابل غور، اہم اور مافیہ نظر آتی ہیں چنانچہ۔

اول یہ کہ سادہ قمری ہجری تقویم کے مطابق ۱۱۰ھ کا محرم اور مذکورہ کی ربتی تقویم کی ترتیب کے مطابق ۱۱۰ھ کا محرم یہ دونوں اپنے وقت میں متوازی اور ہم زمانہ ہو گئے تھے۔ یہ الفاظ دیگر مذکورہ بالا دونوں تقویمیں اپنا ۳۳ سالہ دور پورا کرتے ہوئے (۳ سال کے لئے) ۲۹ مارچ ۶۳۲ء کو ایک ہو گئی تھیں۔ (ملاحظہ کریں اس تقویم کا صفحہ ۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵) اور ایک دوسرے سے متوازی چل رہی تھیں۔ اور غالباً اسی صورت حال کو دیکھتے ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا ان الزمان لقد استدار کھبتہ یوم خلق اللہ السموات والارض ۱۰ زمانہ گھوم کر اسی روز جیسی حالت پر آ گیا ہے جس روز اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا۔

دوسرے یہ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا اگر یہ مطلب اخذ کیا جائے تو شاید غلط نہ ہوگا کہ حضور کو ان دونوں تقویموں کا زمانی وجود انکی ترتیب اور ایک خاص مدت کے بعد ایک خاص مدت کے لئے ان کے ہم نام مہینوں کا مشترک و متوازی ہو جانا معلوم تھا اور اس طرح گویا اس تقویم کے امکانی وجود کو بصرہ پیغمبری کی تائید حاصل ہو رہی تھی۔

تیسری اہم اور قابل غور بات یہ ہے کہ اگر ہم کی ربتی (قمری شمسی) تقویم کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت باسعادت معلوم کرنا چاہیں تو حضور کی تاریخ وفات (۸ جون ۶۳۲ء ۱۲ ربیع الاول ۱۱۰ھ) سے بقدر عمر حیات نبوی یعنی کی ربتی (قمری شمسی) تقویم کے ۶۳ سال اور ۴ دن اس مدت کے (۲۳۰۳۸ دن ہوتے ہیں) ماضی کی طرف پیچھے لوٹ جاویں تو کی ربتی (قمری شمسی) کے ۵۳ ویں سال میں۔ قمری قبل ہجری کے ۵۵ ویں سال میں۔ سن عیسوی کے ۵۶۹ء میں ولادت کی ٹھیک وہی تاریخ ملتی ہے جو احادیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہے یعنی مہینہ ربیع الاول تاریخ ۱۰ قبل ہجری (دوشنبہ) بمطابق ۱۳ مئی ۵۶۹ء۔ (ملاحظہ ہو تقویم کا ہذا صفحہ ۳۸)

علامہ محمود پاشا مصری نے ۹ جون تاریخ ۱۲ ربیع الاول ۱۱۰ھ قبل ہجری مطابق ۱۲۰ اپریل ۱۱۰ھ بتائی ہے اس پر ایک اعتراض تو یہ ہو سکتا ہے کہ یہ تاریخ حدیث میں وارد شدہ نہیں ہے جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے۔ اس تاریخ کو علامہ موصوف نے غالباً اس لئے اختیار کیا ہے کہ احادیث مبارکہ میں وارد شدہ مختلف تاریخوں میں سے کسی تاریخ سے نزدیک تر ایک ایسی تاریخ ہے جس پر رویت ہلال کے مطابق یہی کا دن پڑتا ہے۔ دوسرا اعتراض یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حیات طیبہ قمری ۶۳ سال اور چھ دن جو ۱۲۰ اپریل ۱۱۰ھ سے ۸ جون ۶۳۲ء تک ہے یہ تو خالص قمری ہجری کے مطابق ہے اور اس زمانے میں ظاہر ہے قمری قبل ہجری تقویم کا رواج نہ تھا اس لئے ہم کو اس مقصد کیلئے اس کی تقویم کی رعایت رکھنا چاہئے جو اس زمانے میں ممکنہ طور پر وہاں مردج اور مستعمل تھی چنانچہ اگر کی ربتی (قمری شمسی) تقویم کے مطابق جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ۶۳ سال اور ۴ دن جس کے کسی واسطے حساب سے ۲۳۰۳۸ دن ہوتے ہیں تاریخ وفات سے ماضی کی طرف پیچھے ہٹ جاویں تو احادیث میں وارد شدہ تاریخوں میں سے ایک تاریخ یعنی ۱۰ ربیع الاول یہی کا دن ۱۵ قبل ہجری پر پہنچ جاتے ہیں اس تاریخ کے تمام اشارات تاریخ دن مہینہ بدرجہ اولیٰ احادیث کے قریب ترین ہیں نیز اس پر وہ دو اعتراضات جو اوپر بیان ہوئے وہ بھی اس تاریخ پر وارد نہیں ہوتے۔

احادیث مبارکہ اور سیرت مبارکہ کی کتابوں میں تاریخ ولادت کی جو اطلاع ملتی ہے وہ عام الفیل کے حوالہ سے ہے اور یہ بات طے نہیں ہے کہ بارہ کا کتبہ اللہ پر حملہ ۵۶۹ عیسوی کا واقعہ ہے یا ۵۷۰ عیسوی کا یا ۵۷۱ عیسوی کا تاریخ کی کتابوں میں یہ تینوں سنہ ملتے ہیں۔ اسی طرح

احادیث مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ ۶۳ سال بھی بتلائی گئی ہی اور ۶۵ سال بھی (مسلم جلد ۶ صفحہ ۵۱)

از روئے حساب حیات مبارکہ ۶۳ قمری سال کا مطلب یہ ہوا کہ حضور کا سال ولادت ۱۷ھ ہے اور حیات مبارکہ ۶۵ سال کا مطلب یہ ہوا کہ حضور کا سال ولادت ۱۷ھ ہے۔ اس صورت میں جبکہ سال پیدائش ۱۷ھ ہو تاریخ ولادت ۹ ربیع الاول ۵۳ قبل ہجری مطابق ۲۰ اپریل ۱۷ھ ہجری اور اس صورت میں جبکہ حضور کا سال ولادت ۱۷ھ ہو تاریخ ولادت ۱۰ ربیع الاول ۵۵ قبل ہجری مطابق ۱۳ مئی ۱۷ھ اور میرے نزدیک یہی تاریخ صحیح ہے۔

پہلے عرض کیا گیا کہ احادیث مبارکہ میں حضور کی عمر مبارکہ ۶۳ سال بھی بیان ہوئی ہے اور ۶۵ سال بھی یہ دونوں مدتیں مختلف اور متضاد نہیں ہیں بلکہ ۶۳ سال کی قمری شمسی حساب سے ہے اور ۶۵ سال قمری قبل ہجری حساب سے ہے۔ ۶۳ سال اور چار دن کی ریثی (قمری شمسی) کے حساب سے بھی ۶۳۰۳۸ دن ہوتے ہیں اور ۶۵ سال اور چار دن قمری قبل ہجری کے حساب سے بھی ۶۳۰۳۸ دن ہوتے ہیں اگر تاریخ وفات ۸ جون ۶۳۲ء سے اتنے دن پیچھے ہٹ جاویں تو دونوں حسابوں سے ایک ہی دن اور ایک ہی تاریخ متعین ہوتی ہے یعنی ۱۰ ربیع الاول ۵۵ قبل ہجری ۵۵ مطابق ۱۰ ربیع الاول ۵۳ کی ریثی (قمری شمسی)۔ مطابق ۱۰ رمضان ۵۳ کی خربنی (قمری شمسی)۔ ایک حدیث میں حضور کی ولادت ماہ رمضان میں بتائی گئی ہے جو ہماری تقویم سے مطابقت رکھتی ہے۔ (دیکھئے تقویم کا صفحہ ۳۸)۔ علاء قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے اپنی گراں مایہ کتاب ”رحمۃ اللعالمین“ جلد اول صفحہ ۴۲ پر لکھا ہے۔

”تاریخ ولادت میں مؤرخین نے اختلاف کیا ہے طبری و ابن خلدون نے ۱۰ ربیع الاول لکھی ہے مگر نسب کا اتفاق ہے کہ دو شنبہ کا دن ۹ ربیع الاول کے سوائے کسی اور تاریخ سے مطابقت نہیں کرتا اس لئے ۹ ربیع الاول ہی صحیح ہے۔ تاریخ دول العرب والاسلام میں محمد طلعت عرب نے بھی ۹ تاریخ کو ہی صحیح قرار دیا ہے۔“

اس سلسلہ میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنی کتاب ”سیرت سرور عالم“ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے اگرچہ اس سے بھی سال کی تعیین نہیں ہوتی تاہم فائدے سے خالی نہیں لکھتے ہیں:-

”محمد شین اور مؤرخین کا اس بات پر قریب قریب اتفاق ہے کہ اصحاب قبل کا واقعہ (یعنی مکہ پر بارہ کا حملہ) محرم میں پیش آیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ربیع الاول میں ہوئی ولادت میرے روز ہوئی تھی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کے سوال پر بیان فرمائی (صحیح مسلم برادوست قتادہ) ربیع الاول کی تاریخ کو کونسی تھی؟ اس میں اختلاف ہے لیکن ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عباس اور

۱۔ تاریخ ۱۰ ربیع الاول ۵۳ قبل ہجری کی ہے تو اس تاریخ کو بے شک ہر کا دن نہیں پڑتا۔ اگر ۵۵ قبل ہجری کی ہے تو اس کو ضرور ہر کا دن ہے۔ میرے حساب سے یہی تاریخ صحیح ہے۔ (دیکھئے تقویم کا صفحہ ۳۸)

حضرت جابر بن عبد اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے تھے ۱۔ اس کی تصریح محمد بن اسحاق نے کی ہے اور جمہور اہل علم میں یہی تاریخ مشہور ہے۔ واقعہ قبل اور حضور کی پیدائش میں فصل کتنا تھا اس میں بھی اختلاف ہے مگر مشہور ترین قول یہ ہے کہ آپ اس واقعہ کے ۵۰ دن بعد پیدا ہوئے مثنیٰ اور قمری مہینوں اور سالوں کے درمیان مطابقت ایک چھیدہ مسئلہ ہے اس لئے قطعی طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ پیدائش کا مثنیٰ سال اور مہینہ کونسا تھا عموماً آپ کا سال پیدائش ۵۷۰ء یا ۵۷۱ء بیان کیا جاتا ہے سکھلی نے ”روض الاف“ میں ۲۰ اپریل (نیسان) تاریخ بتائی ہے مگر سال کا ذکر نہیں کیا کوساں دی پرسال (CAUSSAN DE PERCEVAL) تاریخ عرب میں ۲۰ اگست ۵۷۰ء تاریخ پیدائش متعین کرتا ہے HITTI کہتا ہے کہ آپ ۵۷۰ء یا اس کے لگ بھگ زمانے میں پیدا ہوئے بعض مستشرقین دو سال پیچھے جا کر ۵۶۹ء ۲۔ آپ کا سال پیدائش بیان کرتے ہیں ولادت مبارکہ کا وقت معتبر روایات میں صبح صادق بیان کیا گیا ہے“

علامہ سید عبدالقدوس ہاشمی صاحب مرحوم نے اپنی کتاب تقویم تاریخی میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت ۹ دسمبر ۵۶۹ء بتائی ہے موصوف نے یہ تاریخ غالباً مکی خریفی تقویم کے مطابق نکالی ہے۔ مولوی اسحاق الثبانی علوی صاحب کے نظریہ کے مطابق بھی یہی تاریخ آتی ہے موجودہ زمانے میں کئی اہل علم حضور کا سال پیدائش ۵۶۹ء بتلاتے ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب مقیم بیس۔ ڈاکٹر ثار احمد صاحب شعبہ اسلامی تاریخ جامعہ کراچی۔ پروفیسر مسعود احمد صاحب مقیم حال سکھر۔ علامہ نیاز فتح پوری صاحب ماہوار رسالہ نگار خدا نمبر وغیرہ۔ ایک فراخ دل مستشرق ڈریپر نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا سال ۵۶۹ء بتایا ہے۔ ڈاکٹر ثار احمد صاحب نے اپنی کتاب ”مستشرقین اور مطالعہ سیرت“ میں اس کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ”۵۶۹ء میں مکہ میں وہ آدی پیدا ہوا (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے انسانیت پر تمام انسانوں میں سب سے زیادہ اثر ڈالا“ راقم الحروف کی مرتبہ تقویم صفحہ ۳۸ کے مطابق تاریخ ولادت ۱۰ ربیع الاول ۵۷۰ قمری قبل ہجری۔ ۱۰ ربیع الاول ۵۷۰ء مکی ربیع (قمری مثنیٰ) ۱۰ رمضان ۵۷۰ء مکی خریفی (قمری مثنیٰ) ۱۳ مئی ۵۶۹ء ہجری۔ (دیکھئے تقویم کا صفحہ ۳۸)

ایک سندھی عالم علامہ مخدوم محمد ہاشم صاحب ٹھٹھی کی عربی کتاب ”بذل القوت فی حوادث سنین النبوة“ مترجمہ مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی ”عہد نبوت کے ماہ و سال“ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک بوقت وصال تیسٹھ ۶۳ سال تھی اور ایک روایت کے مطابق پینٹھ ۶۵ سال۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ صاحب اگرچہ ترجیح تو ۶۳ سال والی روایت کو ہی دیتے ہیں لیکن ۶۵ سال والی روایت کو بھی

۱۔ ازروئے صاحب ۱۲ ربیع الاول کو جو کادان ٹکٹن ٹکٹن۔ جو ضروری ہے۔

۲۔ بعض مستشرقین جو دو سال پیچھے جا کر ۵۶۹ء یا ۵۷۰ء کا سال پیدائش بیان کرتے ہیں وہ گویا اس حدیث کی تصدیق کرتے ہیں جس میں حضور کی حیات مبارکہ ۶۵ سال بتائی گئی ہے اور ان کے بیان سے میرے اس مضمون کی تصدیق ملتی ہے جو میں نے گذشتہ صفحات میں عرض کیا ہے۔ اور جس کا حامل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ۱۰ ربیع الاول ۵۷۰ء مکی قبل ہجری مطابق ۱۳ مئی ۵۶۹ء ہے۔

کم از کم قابل اعتنا ضرور سمجھتے ہیں اور اس کا امکان ظاہر کرتے ہیں کہ شاید ۶۵ سال والی روایت ہی صحیح ہو اور یہ امکان بھی ہمارے موقف کی تائید میں ہے۔

اسی طرح علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۲۰ھ کی تاریخ طبری جلد اول سیرت النبی ترجمہ مطبوعہ نقیض اکیڈمی صفحہ ۵۴۳ پر ۶۳ سال والی روایت بیان کرنے کے بعد لکھا ہے۔ ”بعض معاصیوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۵ سال ہوئی اس کے متعلق ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی ابن حنظلہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی ہے۔“

علامہ حافظ ابن کثیر کی الفصول فی سیرۃ الرسول کا اردو ترجمہ سیرت ہرور انبیاء میں بخاری کی حضرت ابن عباس سے منقول روایت میں ۶۳، ۶۱ اور ۶۵ سال حضور کی عمر مبارک بیان کی ہے ان میں راقم الحروف کے مطابق ۶۳ سال کی ریختی تقویم کے حساب سے صحیح ہے اور ۶۵ سال قمری قبل ہجری حساب سے صحیح ہے۔ یہ دونوں مدتیں ۶۳ سال اور چار دن کی ریختی (قمری شمسی) کے مطابق اور ۶۵ سال اور چار دن قمری قبل ہجری کے مطابق اگرچہ بظاہر مختلف معلوم ہوتی ہیں لیکن دراصل ان دونوں مدتوں سے ایک ہی دن متعین ہوتا ہے یعنی ۱۰ ربیع الاول ۵۵ھ قبل ہجری مطابق ۱۳ مئی ۵۶۹ء۔ (ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۳۸)

یہ بات ایک تاریخی حقیقت ہے کہ بغیر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نگاری کے سلسلہ میں مسلمانوں نے جو اعتنا برتا ہے اسکی مثال دنیا کی کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی مسلمانوں نے سیرت طیبہ کے ایک ایک لمحہ کو محفوظ کر لیا۔ آپ کی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس پر تاریکی کا پردہ پڑا ہوا ہو۔ آپ کی زندگی کے ایک ایک پہلو کو موضوع تحقیق بنایا گیا۔ راقم الحروف کے خیال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا یہ بھی ایک قابل توجہ گوشہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیائے فانی میں کتنا عرصہ قیام فرمایا اور حضور کی عمر مبارک ۶۳ سال ہوئی ہے یا ۶۵ سال احادیث مبارکہ میں یہ دونوں مدتیں بیان ہوئی ہیں اور اس لحاظ سے کوئی صاحب حضور کی عمر مبارک ۶۳ سال بیان کرتے ہیں اور کوئی صاحب ۶۵ سال یہ الجھن اس لئے ہوئی کہ جس زمانے کی یہ تاریخیں ہیں اس زمانے تک کسی بھی سلسلہ تقویم پر کوئی امتیازی نشان (جیسا کہ آجکل ہے) نہیں تھا۔ چنانچہ جو راوی کسی خریفی تقویم استعمال کر رہا تھا اس نے کئی تقویمی حساب کے مطابق ۶۳ سال اور جو راوی قمری ہجری تقویم استعمال کر رہا تھا اس نے حضور کی حیات مبارکہ قمری ہجری حساب کے مطابق ۶۵ سال ظاہر کی۔ مدت تو خیر بالکل صحیح حساب سے محفوظ کی گئی لیکن آئندہ نسلوں کو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کوئی مدت کوئی تقویم کے مطابق ہے یہ حقیر راقم الحروف شاید پہلا شخص ہے جو عرض کرتا چاہتا ہے کہ یہ دونوں مدتیں جو بظاہر مختلف دکھائی دیتی ہیں

ان میں کوئی اختلاف یا تضاد نہیں ہے۔ ۶۵ سال اور چار دن کی مدت خالص قمری حساب سے آتی ہے۔ اور ۶۳ سال اور چار دن کی قمری شمسی خریفی حساب سے بنتی ہے۔ دونوں طرح حساب سے ولادت نبوی کا ایک ہی دن متعین ہوتا ہے یعنی ۱۰ ربیع الاول ہجری کا دن ۵۵۰ قمری قبل ہجری مطابق ۱۳ مئی ۵۶۹ء [اور اس مدت قیام کے جو ۱۳ مئی ہجری ۵۶۹ء سے ۸ جون ہجری ۶۳۲ء تک ہے ۲۳۰۳۸ دن بنتے ہیں (۱۳ مئی اور ۸ جون کو محسوب کرتے ہوئے) ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۳۸]

آخر میں عرض ہے کہ راقم الحروف نے یہ تمام کام پوری دیانت داری سے انجام دیا ہے۔ اگر دانستہ یا نادانستہ کوئی غلطی سرزد ہوگئی ہے یا طرز بیان میں کوئی لفظ حد ادب سے تجاوز کر گیا ہے تو اس کیلئے پورے اخلاص کے ساتھ اللہ سے معافی کا خواستگار اور آپ سے معذرت خواہ ہوں۔  
اقول تولی بذلو استغفر اللہ لی ولکم ولسائر المسلمین۔ آمین یا رب العالمین۔